بحرهٔ شمالی
رود بار شمالی
بحرهٔ آئرلش
رود بار سینت جرج
بحر اوقیانوس
رود بار انگلستان
دوور
فرانس

بحرهٔ شمالی
بحر اوقیانوس
رودبار انگلستان

Awaq
۴۸۶
۵۹۷۰۵
۲۰/
۲۰/
الکا

الکنوز العامرہ

فی شرح

دُرّۃ النادرہ

یعنی شرح دُرّہ نادرہ حامل المتن بقدر نصاب منشی فاضل

مُصنّفہ

پروفیسر مولوی سیّد اولاد حسین صاحب شادان نقوی بخاری بلگرامی

مُصنّف شرح مرو خیس ـ شرح معما و فن معمائے حدایق البلاغۃ
و مترجم مقامات حمیدی (مطبوع) و شارح قصاید قاآنی و حاجی بابا
اصفہانی و نعت ترکی و فارسی جدید مع انگریزی وغیرہ (غیر مطبوع)

سنہ ۱۹۲۳ء

حسب فرمایش شیخ مُبارک علی تاجر کُتب {اندرون لوہاری دروازہ لاہور}

باراول ایکہزار جلد (مطبوعہ کریمی پریس لاہور ـ باہتمام میر قدرت اللہ پرنٹر) قیمت فی جلد چار روپیہ

ڈیڈی کیشن

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

میں اپنی اس ناچیز تصنیف "الکنوز العامرہ" کو بنام نامی و اسم گرامی علامۂ دوران فخر ہندوستان۔ جناب مستطاب مُعلّٰی القاب مولوی محمد شفیع صاحب ایم۔اے وائس پرنسپل اورینٹل کالج لاہور معنون کرکے سر امتیاز و افتخار تا فلک دوّار بلند کرتا ہوں ؎

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

ہیچمدان شادان بلگرامی

حامداً و مصلیاً

سن اٹھارہ سو اٹھانوے عیسوی میں جب میرا ارادہ امتحان منشی فاضل میں شریک ہونے کا ہوا تو دُرّہ نادرہ کا انتخاب اس امتحان میں داخل تھا۔ اس کتاب کی دِقت مشہور ہے۔ میرا ارادہ ہُوا کہ اس کتاب کی شرح خود لکھوں چنانچہ شرح کی طرف منہمک ہُوا اور دس سال کی محنت شاقہ کے بعد پوری کتاب کی شرح کر سکا۔ ۱۹۰۸ء میں اس کا دیباچہ بعد تشریح و تصحیح بندہ سعیدی پریس ریاست رامپور میں چھپا۔ مگر پریس مین اور کاپی نویس کی ناقابلیت سے اُس کی لکھائی اور چھپائی دونوں خراب رہی۔ اس لئے آگے چھاپنا ملتوی کر دیا گیا۔ اب پھر اُسی قدر ۱۹۲۴ء کے نصاب منشی فاضل میں درہ نادرہ کا انتخاب پنجاب یونیورسٹی نے داخل کر دیا ہے۔ شیخ مُبارک علی صاحب تاجر کتب لاہور کی استدعا پر بقدر نصاب درہ نادرہ مشرحہ و مصححہ حقیر اُن کو دیا گیا۔ تاکہ امیدواران امتحان منشی فاضل اُس سے فائدہ اُٹھائیں۔

درہ نادرہ کے دیکھنے والے اس کے اغلاق اور اشکال کو خوب جانتے ہیں جو ناواقف ہیں وُہ فرماتے ہیں اس میں رکھا کیا ہے۔ لغات سے دیکھ کر اس کے معانی حل ہو سکتے ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہے اگر کوئی شخص اسکا ایک صفحہ حل کرنے کے لئے لیکر بیٹھے تو اُسے معلوم ہو گا کہ کن کن دشواریوں سے سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بہت سے الفاظ بڑے بڑے لغات میں اور بہت سے امثال عربیہ کتب امثال میں نہیں ملتے۔ بہت سی چیزوں کی حل سیر کتب تاریخ و سیر پر مبنی ہے پھر لغات میں ایک لفظ کے بہت سے معانی مرقوم ہیں۔ معنی مناسب محل کے انتخاب میں بھی کچھ کم دشواری نہیں ہوتی ہے۔

مصنف نے اکثر مقامات پر اصطلاحات علوم طب۔ موسیقی۔ نجوم منطق۔ فلسفہ وغیرہ سے بھی کام لیا ہے۔ چونکہ تجنیس اور اشتقاق سے اس کتاب میں زیادہ کام لیا گیا ہے۔ اس لئے جاہل کاپی نویسوں نے اسے مسخ کر دیا ہے۔ لہذا اس کی صحت بھی مشکل ہو گئی ہے۔ بالکل ابتدا میں درہ نادرہ مطبوعہ بمبئی میں "زمرد فریابی" لکھا ہے۔ اگر کسی کی نظر سے

اقسام جواہر نہ گذرے ہوں اُسے اس کی صحت "زمرد ذبابی" سے کرنے میں کس قدر دشواری ہو گی۔ بیان اختلال ممالک ایران میں ایک جگہ انما خدش المخدوش النوش آیا ہے محشی نے اس کا ترجمہ "بدرستیکہ خراش خراشندہ شیرین است" لکھ دیا ہے۔ حالانکہ النوش ادریس کے بیٹے کا نام ہے جو واضع خط تھے اور یہ مثل ہے۔ بعض الفاظ و امثال دو دو تین تین برس کے بعد کتب ادبیہ عربیہ میں حقیر کی نظر سے گذرے تب وُہ حل ہُوئے۔ غرضکہ مدت دراز میں مَیں اس کتاب کو حل کر پایا ہوں۔ اور اب بھی سب اطمینان کے لائق نہیں۔

اس رنگ کی کتاب کا ترجمہ بامحاورہ اُردو میں اس حیثیت سے کہ کوئی لفظ ترجمہ سے رہ نہ جائے تقریباً ناممکن ہے اس لئے اس کے اَدبی اشکالات کے حل کرنے پر اکتفا کی گئی۔

چونکہ یہ کتاب بحیثیت تاریخ اور ادب داخل نصاب ہے۔ اس لئے چاہئیے تھا کہ ہر بیان کا خلاصہ لکھا جاتا۔ مگر حاصل ہر بیان کا بہت کم ہے اور شیخ صاحب کو تعجیل ہے اس لئے یہ کام طلبہ کے حوالہ کرتا ہوں۔

مختصر حالات مُصنّف دُرّۂ نادرہ

مُصنّف دُرّہ کے حالات مجھے نہ ملے۔ تذکرۃ الشعرا مصنّفہ والہ داغستانی۔ و صبح گلشن و روز روشن مصنّفہ نواب صدیق حسن خانصاحب میں صرف اس قدر لکھا ہے کہ مرزا محمد مہدی المتخلص بہ کوکب نادر شاہ بادشاہ ایران کے وقائع نگار تھے۔ نادر شاہ نے بطور ایلچی ان کو خواندگار روم کے پاس ایک پیام کے ساتھ بغداد بھیجا۔ انہوں نے بغداد پہنچکر قتل نادر کی خبر سنی اس لئے بغیر پیغام پہنچائے واپس ایران ہُوئے اور باقی عمر گوشہ عزلت میں بسر کی ان کے صرف دو شعر ملتے ہیں جو ان دونوں تذکروں میں درج ہیں۔

دیباچہ درہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے باپ کا نام محمد نصیر ہے اور استرآباد کے رہنے والے ہیں۔ بارھویں صدی ہجری کے شخص ہیں سن وفات و پیدائش دونوں کا پتہ نہیں

چلتا۔ ان کی تصنیف سے جہانکشائے نادری۔ ترسل مرزا مہدی خان اور دُرہ نادرہ ہے۔

جس زمانہ میں یہ کتاب لکھی گئی ہے اُس زمانہ میں یہی رنگ پسند تھا۔ اب اس طرز کی عبارت ناپسندیدہ ہے۔ اس میں بھی شک نہیں کہ آیات کا اقتباس اور تضمین امثال و اشعار اس خوبی سے کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت اسی محل کے لئے اوتری ہے۔ اور وُہ مثل یا شعر اسی جگہ کے لئے کہا گیا ہے۔

یہ کتاب تاریخ وصاف کے جواب میں تصنیف کی گئی ہے۔ مصنف وصاف کا نام عبداللہ اور اُن کے والد کا نام فضل اللہ ہے۔ تعریف تاریخ وصاف میں بزبان عبداللہ اس آیت کا اقتباس کیا ہے۔ انی عبد اللہ اٰتٰنی الکتاب اور پھر قریب ہی تعریف مصنف میں فرماتے ہیں۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ کتنا برمحل اقتباس ہے۔

ناصر خان نے جب اپنے میں قوت مقابلہ نہ دیکھی اور بھاگا تو اقتباس کرتے ہیں۔ فما لہ من قوۃ ولا ناصر۔ یہ بھی کس قدر دلچسپ اقتباس ہے۔ غرض اس کتاب کا دارومدار صنایع و بدایع لفظی پر ہے۔

اگرچہ یہ کتاب قوت ادبی دکھانے کے لئے مثل حریری تصنیف کی گئی ہے مگر خوشامد اور شاعری کو حذف کرکے واقعات تاریخی پایۂ اعتبار سے گرے ہوئے نہیں ہیں۔ پھر بھی اس کتاب کو بحیثیت ادب دیکھنا اولیٰ ہے۔ بوجہ تعجیل و علالت اس مختصر دیباچہ پر اکتفا کی گئی۔

سیّد اولاد حسین شادان نقوی بُخاری بلگرامی

نوٹ:۔ میرے حل اور تصحیح کئے ہُوئے دُرہ نادرہ کے اوراق اکثر مقامات سے ضائع ہو گئے تھے۔ ارادہ تھا کہ اُسکی تکمیل کرکے کاپی کیلئے دونگا۔ مگر شیخ مبارک علی صاحب کی تعجیل سے میں اپنے ارادہ کو پُورا نہ کرسکا مجبوراً مجھے ایک نسخہ قلمی محشی جو ۱۹۱۲ء میں مل گیا تھا کاپی کے لئے دیدینا پڑا۔ کچھ میرے لکھے ہُوئے سے اور کچھ اس نسخہ سے یہ کتاب لکھی گئی ہے (شارح کے حالات شرح مرد خیس یا ترجمہ مقامات حمیدی میں دیکھو)۔

وبعد چوں عنوان نویساں نشان ذی شان

اے بعد الحمد و الصلوٰۃ ۱۲ — سرنامہ ۱۲ منتہی الارب — فرمان ۱۲ غیاث — صاحب شوکت بر ہان

خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ منشور

(خالق عالم) پیدا کرد انسان را و موخت آنرا بیان — فرمان شاہی ۱۲

ذات بدائع نشان اَلْفَاضِلُ الْفَاصِلُ

مراد از وصاف مصنف تاریخ وصاف — صاحب افزونیہا و ہنرہا و درجات — جدا کنندہ حق و باطل ۱۲

بلند و مرد دانا و صاحب فضل ۱۲ منتخب — وصاحب کلام فصیح و روشن ۱۲

اَلْبَاذِلُ الْبَازِلُ الْفَارِعُ الْبَارِعُ

سخی — مرد از مودہ کار ۱۲ منتہی — بعین مہملہ بلند و بہتر و مہتر — کامل در فضل و دانش ۱۲

قوم خود بجزئی یا بکمال ۱۲

اَلصَّيدَقُ الْاَشْدَقُ - اَلْمِصْدَعُ

جوش مصادع

امین و معتمد و قطب و بادشاہ ۱۲ منتہی — فصیح و بلیغ تر ۱۲ صراح — خطیب خوش تقریر و سخن حق آشکار اگوینده ۱۲

اَلْمِصْطَعُ الْلَوْذَعِيُّ الْبَلْتَعِيُّ - وَالْوَعْوَعِيُّ

فصیح و بلیغ و مرد — خوش تقریر و خوش مصالح ۱۲ — چالاک تیز خاطر ہوشیار — تیز فہم تیز زبان خوش تقریر و ظریف ۱۲ منتہی — زبان آور و خوش تقریر و ظریف ۱۲ منتہی الارب و صراح — عقلمند و خوش طبع و تیز ذہن ۱۲ منتہی

اَلْيَلْمَعِيُّ - اَلْفَائِقُ النِّحْرِيرُ وَالْحِبْرُ

مرد تیز خاطر و روشن عقل ۱۲ منتہی و کشف — کشادہ زبان و ہر کہ کار عجب کنندہ ۱۲ — حاذق الماہر المجرب ۱۲ فوائد اللغۃ

اَلْخَيِّرُ الْخَبِيرُ اَلْفَائِقُ فِي التَّحْبِيرِ وَالتَّحْرِيرِ

مرد لیبا نیکوکار و دیندار ۱۲ منتہی — آگاہ و دانا ۱۲ — بہتر و برگزیدہ و فوق گیرندہ ۱۲ — آراستن سخن ۱۲ منتہی

اَلْمُتَبَحِّرُ الْمُمَهِّرُ اَلَّذِي لَدَى تَلَاطُمِ

مرد بسیار علم ۱۲ — استاد و حاذق ۱۲ — حرف صلہ ۱۲ — نزدیک ۱۲ صراح — جوش زدن موج دریا

یمّ فضائلِ الطمطام طُمطُمٌ و

عِندَ لُجّةِ بحرٍ تجراه غِطماط اللُّجّی

مُتلجلِجٌ و مُتلعثِمٌ، انواعُ

جواهرِ التّرصیعِ و اجناسُ الجِناس

البدایع فی دُرَجِ دُرجِ املائه

الصّافی صوافٌّ، و اصنافُ وَشائح

التّوشیحِ و التّلمیحِ الملیحِ فی دُرجِ الشّائع

الصّافی علی مواقعِ وقیعِ التّوقیعِ طوافٌ

ابنُ فضلِ اللهِ عبدُ اللهِ الملقّب

بالوصّاف را الطّغرای غرّای ذالک

فضلُ اللهِ یُؤتیه من یّشاءُ معنون

ساخته بودند خامهٔ سحر طرازش جامهٔ براعت بر قدرود

قدر و سخن در پوشید، و تنمیق تاریخ تجربة الامصار

و هو آیاتٌ بیّناتٌ فی صُدورِ الّذین

اُوتوا العلمَ قلمِ نسخ بر خطوط قطوط اماثل

و سطور طروسِ افاضل در کشید، و ازین تالیف

متین و فی نسختها هدًی و رحمةٌ

للعالمین جهانیان را بلسانٍ عربیٍّ مبین

برهان دعوت اِنّی عبدُ اللهِ آتٰنِیَ الکتابَ
دلیل ۱۲ من داد مرا کتاب

مُبَیَّن ساخت، و در احیای رفات اموات کلام ر
ظاهر بکسر زنده کردن ۱۲ ریزه ریزه ۱۲ موتی ۱۲ مردگان ۱۲

دم سحر بیان باظهار معجزات عیسیٰ مترنّم پرداخته
نفس ۱۲ در نفس عیسیٰ قوت احیاء مردگان بود ۱۲

الحق از بدو گهر زائی عمّان ابداع مرتّم فضائل
راست است ابتداء ۱۲ پیدا کننده دریا ایجاد ۱۲ علی الخصوص ۱۲

راچنین گوهر عالی غالی بکنار نیامده، و از آغاز
بلند ۱۲ گرانبها ۱۲ حاصل نشده

ثمر بخشی دوحه انفاس و نفوس بخنگی
کنایه از تصنیف مفید ۱۲ دوحه انفاس و نفوس کنایه از ... جمع نفس بسکون فا جانها ... انسان ۱۲

کلام منفوسش میوهٔ کام رستی بکام نیفتاده
مرغوب و نفیس ۱۲ میوه که بمقصد رساند ۱۲ دهن

ساقی شافی طبعش با ساقی سخنان پر طیب
سیرابی کننده شفا دهنده اضافت استعاره ۱۲ جمع ساق کرشک شیره آب و شراب ۱۲ پاکیزه و خوشبو

ترطیب دماغ خشک مغزان عالم معنی نموده، و حریف
تر کردن ۱۲ بیهوده گو و سوداوی ۱۲ هم پیشه

ظریف کلکش اکواب رحیق از شیشه
خوش طبع وزیرک قلم کوزه‌های شراب خالص و خوشبو ۱۲ ظرف شراب ۱۲

کتابی بر بادهٔ گساران مے تحقیق پیموده.
یائے نسبتی اضافت استعاره ۱۲ میخواران ۱۲

اشعار

ابوالفتح بستی

لَمْ تَرَ عَیْنِی کَاتِبًا مِثْلَهُ لِکُلِّ شَیْءٍ شَاءَ وَشَا
ندید چشم من منشی مثل وصاف در هر چیز که خواست نقش و نگار کرده ۱۲

یُبْدِعُ فِی الْخَطِّ وَفِی غَیْرِهِ بِسِحْرِهِ إِنْشَاءَ إِنْشَاءَ
ایجاد میکند در تحریر و در غیر آن از جادوے خود اگر خواست ۱۲ انشا کردن

رائض خیالش گاہے بمقرعه رجاحت محجّلات لغات
سوار کار ۱۲ تازیانه ۱۲ افزونی و غلبه ۱۲ اسپ دست و پا سفید ۱۲

تازی تاخته، و خائض فکرش زمانے از
عربی و جهیده مشتق از تاختن ۱۲ دوانیده ۱۲ آب و سخن درآینده گاہے

بحار لجهٔ دُرّی درّے طاهر کانّها کوکب
جمع بحر زبان و محاوره ۱۲ مروارید ۱۲ پاک ۱۲ گویا آن ستاره روشن بزرگ است

غائص در آب فرو رونده بطلب مروارید ۱۲

دُرری ظاہر ساختہ ؛ درجنب مقولات عجمی نثرادش

متانت گفتار فصحاے عرب بارطانت بیان

ترکان سخنش گو بیک نمط ؛ ودرمقابل مقالات

سلاست بنیادش اسفار اضبار سفرت سخن

سنجان ازدساتیر اساطیر مستطیر احظ

خامہ سفاکش درسفک بدائع لسان سفاک

چالاک تیزدست ؛ دروان افلاطون خُم نشین

ازنشاء مسطار مساطر وراؤوق اوراق روق

سرمست ؛ سبوکشان خمخانہ تلمذش بابوعلی

بنُوقابیا ؛ وسرجوشش فضل دانشوران درخدای

بحرہ قلاشش فضائلش مشتی کف

فاحتمل السیل زبدا رابیا قلم

بنانش انگشت نماد معجز نگاری ؛ وقلامۂ قلمش

ہلال آسا براعت استہلال ازصنع باری ؛ ونقاطہ

ونفاظۂ طبع نقادش روائق الفاظ بلغا ؛

وفضالہ وقصالۂ ذہن وقادش روائع افضال

فضلا ؛ ودقائق دقیقہ یابان حفالہ ونخالۂ منخل خامہ

اش ؛ ونفائس تبقیۂ سخنوران نتافہ ونسافۂ منجل

کلک مشکین ختامه اش ؛ ابکار مبتکر آتش

لم یطمثهن انس قبلهم ولا جان ؛

در حاملِ حواصلِ ضمیرِ رکازِ گوزور رموز

مرموز آتش کانهن الیاقوت والمرجان ؛

بمشاطگیِ شاکلهٔ مشکل پسند اشکالِ مشکلهٔ اشکال

معانی بااشکال دلفریب را از اشکال پرزین و زیب

زیوربسته ؛ و بوساطتِ خامهٔ واسطی وصائف

نکاتِ نیکوصفات را بجلباب تجلیات آراسته ؛

اشهبِ قرطاسیِ قلم را در عرصهٔ فسیحِ فصاحت بر سر جهانِ

جهان جهانده ؛ و بخمیرِ سخن را بالوح و قلم در معراج

بلاغت بعرش مجرده بر کرسی نشانده ؛ بسلسله موبیان

عبارتِ مسلسل اسیر خمِ خامِ خامه اش

و قدح نوشان جامِ سلسل مقدر قدح نشاء یابان

خام خمِ آمه اش ؛ از سلیقه سلاقتِ نحاریر

سالفه مستِ سلافهٔ معارف ؛ و نتیجهٔ نواقش

قبل از افاضهٔ صورتِ تحریر بر هیولای ملاقیح

مضامین بل مضامینِ معانی عارف ؛ لآلیِ لالای

قلامیس اقلامش و درة التاج بلاغت

حَسَّانٍ ؛ وَعَبْقَرَةٍ حَصَانٍ کلامش در نمارق

مَصْفُوفَةٍ سطور مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ

صف کرده شده و — جمع سطر — تکیه زنندگان — بر — بالش گسترده ۱۲

خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ؛ يُتَّصَفُ

سبز — و فرش منقش دیبائے — خوب — وصف کرده میشود

عَنْ حُسْنِ لَسَنِهِ وَلَسَنِهِ كُلُّ اللُّسْنِ

نزد — خوبی — کلام — و فصاحت او — هر — فصیح

لِكُلِّ اللِّسَانِ ؛ وَيَخْتَصُّ مِنْ إِحْصَانِ

به کندی — زبان — خاص کرده میشود — از احاطه کردن

أَحْضَانِ أَحْصَانٍ عَمِيمِ أَفْضَالِهِ

کنارها جمع حضن ۱۲ — جمع حصن قلعها ۱۲ — تمام ۱۲ منتخب — فضل او

بِالْعَجْزِ عُمُومُ الْخُصْيَانِ ؛ دَرَّ اللَّبَنُ

به عجز — کل ۱۲ — خواص مردم جمع خاصه ۱۲ منتهی الارب — جاری کرده شد — شیر

وَشَيَّرَ الْعَسَلَ مِنْ أَنَابِيبِ بَنَانِهِ ؛

بندهائے انگشت

و جاری کرده شد — شهد — از — قلم و نے — انگشتان او

وَصَادَفَ الصَّدَفُ اللَّآلِئَ رَدَّ الْفَرِيدِ

یافت — صدف — جمع دره — مروارید یگانه

مِنْ صَدَفِ بَيَانِهِ ؛ تا نسخهٔ قرون

غلاف مروارید ۱۲ هندی سیپی ۱۲ — اداء کلام ۱۲ — جمع قرن مدتها ۱۲

و دهور منظور انظار نظار گردیده ؛ نظیر

جمع دهر ۱۲ — پسند خاطر — جمع نظر — جمع ناظر و نظیر یعنی افاضل و اماثل و سردار قوم ۱۲ منتهی — مثل مانند و همسر ۱۲

کتاب تاریخش در هیچ تاریخ بنظر نرسیده ؛

کتب سیر ۱۲ — زمانه ۱۲

هنروران جهان دیده ندیده اش را بدیده دید

تجربه کار — جمعش ندائد مثل و نظیر ۱۲ — چشم ۱۲ — مشاهده عقل ۱۲

ندیده اند ؛ وخود فروشان اسواق سخن

آنکه تعریف خود و آباء و اجداد خود پیش مردم بیان میکنند ۱۲ — بهار تجم ۱۲ — جمع سوق ۱۲ بازار ۱۲

خریدهٔ این جریده را جریدهٔ جریدهٔ

زن شرمگین جمعش خرائد ۱۲ قاموس — دفتر ۱۲ جمعش جرائد ۱۲ — فرد ۱۲ — فرد ۱۲

بندهٔ درم خریده اند ؛ جلامید جلامیت

بندهٔ درم: بندی کوڑی یا غلام ۱۲ — خرید کرده شده اند ۱۲ — جمع جلمود سنگ بزرگ درشت ۱۲ — روشن و صاف

شطور سطور سنگلاخ کلام کلامش تمام

جمع شطر نیمه و پاره از هر شے ۱۲ — جمع سطر — مسخ ترکیبی جائے سنگ — ما یحکم به الناس — فصیح

در و گوهر شاهوار است ؛ وجنادل دلنواز

الفاظ انیق و طرز ظریف طرز تلفیقش سراسر
جواهر رنگین آبدار ٭ هر جزوے از اجزاء ایش
را با نثر آلی رابطهٔ کلی است ٭ و فقرات
فقراتش را با نضد درر قرابت صلبی ٭
زلابیهٔ کلمات شیرین و درر لخلخهٔ لخلخه
سایٔ صحیفه و صحیفهٔ ورقش همه بشیرهٔ جان
سرشته ٭ و موائد سبیغ و سبیع معانی سابغه
و قطوف و قطائف مضامین سایغه در ظروف
سیاه قلم حروفش جمله مشک آغشته ٭ از نشاء شروح

کلام موجزش مستمعان مست معانی ٭ و بیان
مشروح دلکشش خوشتر از استماع اغانی
و استمتاع از غوانی ٭ هر لفظ از ان تکیه گاه
شاهد نکته ٭ و بفحوای العلم نقطة محوی
هر نقطه ٭ گرد بالش دوائر حروفش دوشیزهٔ
دوشیزگان فکر ٭ و غرفات نکات بنان و نکات
بیانش جلوه گاه مرمورات مرموزات افکار
بکر ٭ هر معنی مغنی معطے در لفظش آبحیاتے
در ظلمات سیاهی ٭ و ماهیت هر حرفش امج

فصاحت را ماہے تاباں بروجہ کماہی ؛ پلیلی
قمرہا — چنانکہ است ۱۲

وشانِ عباراتِ غریبہ عربیہ اش در سیاہ خیمہ
نادرہ — (موصوف است)

بدادحُورٌ مَّقصُورَاتٌ فِی الخِیَامِ
روشنائی ۱۲ — حوران پوشیدہ کردہ شدہ اند ۱۲ — در خیمہ ہا

اند کہ در نجدِ ورق طِنَابِ وطناب پیوستہ
زمین بلند خلاف غور ۱۲ — اے بکثرت طناب — ایں جملہ در صفت سیاہ خیمہ است ۱۲

مَنْ نَظَرَ اِلَیھَا فَلَقِیَ نَضْرَۃً وَّسُرُوْرًا ؛
ہر کہ — دید — بطرف آنہا پس ملاقات کرد — بتازگی — و خوشی

واستعاراتِ نادرہ دَرِیشش در ہر باب از معانی
زبان معروف ۱۲ — بمعنے اضافت

ولنشین تصورِ بیقصور کہ یَطُوْفُ عَلَیْھِمْ
جمع تصور — است موصوف — میگردند — بر آنہا

وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَیْتَھُمْ
اطفال در خوبصورت کہ ہمیشہ باشند در بہشت و چون بیدے آنہارا

حَسِبْتَھُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ؛ تمثیل
گمان بردی آنہارا مروارید منتشر ۱۲

وتشبیہش را بلاتشبیہ کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَکْنُوْنِ
مانند مروارید کہ در صدف پوشیدہ باشد ۱۲ تفسیر

خوان ؛ وایہام وتلمیحش را بی ابہام وَجَنَا
ہر دو نام صنعتے — از فن بدیع ۱۲ — بغیر شبہ ۱۲ — و میوہ

الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ؛ مَا اَعْجَبَہٗ مِنْ
ہر دو بہشت — نزدیک شوندہ است ۱۲ تفسیر — چہ خوبست آں — از

تالیفِ بکساءِ الْکِسَاءِ کَاْسٌ ؛ وَ
تالیف — کہ — چادر — مجرد شرف ۱۲ قاموس پوشندہ است ۱۲

کَاْسٌ یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِھَا شَرَابٌ
پیالہ است — بیروں مے آید — از شکم آں زنبور عسل — شربت کہ

مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ؛
مختلف است — رنگہائے او — در آں — شفا است — برائے آدمیان

مُصَحَّفَاتُہٗ مَعَ اَخَوَاتِ الْجِنَاسِ.
تصحیف کردہ شدہ مراد از الفاظ متجانس ۱۲ — مثل و نظیر — تشابہ در لفظ

عَلٰی کَرَاسِیِ الْقِرْطَاسِ. اِخْوَانٌ عَلٰی
جمع کرسی ۱۲ — کاغذ — برادراند — بر تختہا

سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ؛ وَصَفْحَاتُہٗ صِحَافٌ
الخ ۱۲ در بہشت — در حالیکہ رخ کنندہ کا مقابل یکدیگر — و جہ کتاب — کاسہ ہا جمع صحیفہ

وَكَأْسٌ مِنْ مَعِينٍ تَخْلُو عَنْ خَمَرٍ لَذَّةٍ

و جامیست پر از شراب یاد میدهد از شراب که لذیذ است

لِلشَّارِبِينَ ؛

برائے نوشندگان

اشعار

زُلَالٌ ذَاكَ أَمْ صَفْوُ الْعُقَارِ ، وَزَهْرُ اللُّغْزِ أَمْ زُرُّ الدَّرَارِي

آب خوشگوار این صاف شراب ، شگوفه لغز است یا گرو ستارها

كَنَشْرِ الْقُطْرِ فَاحَ بِكُلِّ قُطْرٍ ، وَكَالدَّارِي عِطْرٌ كُلُّ دَارِ

مانند خوش عود بو داد گرانه گوشه ، عطار خوشبو فروش معطر کرد خانه

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ مِنْ أَفْنَانٍ فُنُونٍ

اے آنانکه از شاخهائے جمع فن شاخهائے فن و علوم

الْأَفْنَانِ تَجْتَنُونَ ؛ أَسِحْرٌ هٰذَا

جمع فن از شاخها و گوناگون از چیدن میوه میچینید آیا جادو است این

أَمْ أَنْتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ؛ وَلَكُمْ

یا شما نمی بینید و برائے شما

فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا

در آں چیزیست که نفسهائے شما خواهش دارند و برائے شما در آں

مَا تَدَّعُونَ ؛ أَفَبِهٰذَا الْحَدِيثِ

آنست آنچه که میخواهید آیا باین بیان

أَنْتُمْ مُدْهِنُونَ ؛ چوں ایں نُسْخَةٌ

شما سستی و مداهنت و تسامح کنندگانید کتاب

الْعُجَابُ الَّتِي مِنْ أَوْصَافِهَا حَارَتِ

بسیار عجیب و غریب که از اوصاف آں سرگشته شده

الْعُقُولُ وَكَلَّتِ الْأَلْسُنُ ؛ وَفِيهَا مَا

جمع عقل کند شد جمع لسان و در آنست آں چیز

تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ؛

که خواهش میکنند نفوس بآں و لذت می یابند چشم ها

بنظر تحدیق و تدقیق مرموق آمد ؛ و بدیدهٔ

تیز نگریستن بسوئے نیک نظر کردن مفعول از رمق دیده شده چشم

تحمیج و تحدیج مرنوق ؛ و دریں مغانی معانی

تیز نگریستن مفعول از رنق نگریستن جمع مغنی منازل جمع معنی

معالی امعانے وافی ؛ و اعماق و امعاقے

بلند کامل و تمام دور اندیشی کردن مقلوب اعماق

کافی رفت ؛ گلچین و ناظر حدقهٔ ناظره

کفایت کننده سیاهی چشم چشم

از ثریا جبین بست و صدیقہ نافہ اش چندان

پشت بست بر پشت بست و نشاء انشا

طرازی و کیفیت کیفیت الاثر عبارت پردازش

در ہوش ربائی و فرح بخشی باخرد و خردہ دان عمل

راح رحیق بمشک سحیق آغاز نہادہ شعر

مشام جان معطر شد ازاں اوراق عنبر بود

کہ ہر یک نافۂ از مشک اذفر بود بے آہو

طبع مشتاق بے مشاق از مساق کلامش مساغ

ساغر یُسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک

دریافت کہ و فی ذلک فلیتنافس المتنافسون

و از ملاحت تلمیح و فصاحت تلویح و براعت

ترتیب و بزاعت ترکیب و سلاست تلفیق و

نفاست تلمیق و متانت تربیق و رزانت تزویق

رصافت تنبیق و طراوت تنمیق و رشاقت

تشقیق و سیاقت ترقیق و افاضۂ رایقہ

و افاضۂ رایقہ و تشبیہات رایقہ و تمثیلات

رایعۂ او مترسلان ماہر اوراق مہارق تالیفات

خود را از عرق شرمساری آب الیند کہ لمثل

هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ؛

این بجاید کہ عمل کنند عمل کنندگان

اشعار

بِنَفْسِي كِتَابٌ لَا أَرَى نِي عِيَانًا ٭ أَجَلُّ وَأَشْرَفُ نَوْعِ الْمَقُولِ

فَالْفَاظُهُ وَالْمَعَانِي جَمِيعًا ٭ مَرَائِي الْعُيُونِ مَرَاعِي الْعُقُولِ

پس در عہد دولت روز افزون سُلْطَانُ السَّلَاطِينِ

خبر این جملہ است بادشاہ بادشاہان

الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ ؛ الَّذِي سَخَّرَ

مشرق مغرب آنکہ مسخر کرد

سَيْفُهُ الْأَرْضَ كَالشَّرْقِ مِنَ الْغَرْبِ

تیغ او زمین را مثل آفتاب از تیزی تیغ

عَسَلٌ أَسَلٍ وَضَرْبِ ضَرِيبَةِ اش أَحْلَى مِنَ

جنبش نیزہ بشمشیر زدن شمشیر شیرین تر از

الْعَسَلِ وَالضَّرَبِ ؛ دمطارب جدالش

شہد شہد سفید

أَبْهَى مِنْ مَجَادِلِ الطَّرَبِ ؛ کیومرث

خوبتر از جمع مجدل نشاط و خوشی اول شاہان عالم

شاہے کہ صیت عدل و دادش از آوازۂ شہرت

ذکر خیر و آوازہ شہرت آوازہ

پیشدادیان پیش افتادہ ؛ و کیقباد مکانے

نام طبقۂ شاہان فارس از کیومرث تا آخر سبقت بردہ اول شاہان کیانی مرتبہ

کہ رشک قباب کیان جلالش کی بر دل کیان

جمع قبہ خیمہ داغ شاہان کیانی

نہادہ ؛ فرخ نژاد شہریارے کہ ساسانیان

مبارک نہاد بادشاہ بزرگ نیز نام بہمن بن اسفندیار

در دربار فلک ساانش ساسانی حسب اللہ ؛

مانند منسوب گرچہ ساسان

و ترسی شوکتے کہ اشکانیان از ترسیدن نجدمنش

طبقہ از سلاطین عجم

از اشک فشانی اشکانی لقب ؛ اردشیر توانے

منسوب بہ اشک گریان و نالان نام پسر ساسان بن بہمن طاقت

کہ اردشیر در پیش نہیب مہیبش از روباہ کم آید ؛

شیر خشمناک آواز مہیب خشمناک ثعلب

و بهمن بهمن مقامے کہ بمطاردهٔ ضیغم تهورش
عقل اول ۱۲ بیکبارگی حمله بردن شیر درنده ۱۲ افراط قوت غضبی ۱۲

پلنگی گر آید بلنگی گراید ۔ ٭ اسکندر دارا کُشش
فتح و کسر هر دو قصد یعنی فیلقوس یعنی کشنده دارا کننده میل نماید

دارا گُشش مُنحازهٔ احسانش ٭ وخُسروانِ پرویزاز
شاهان باشوکت مظفر و سعید گرامی ۱۲ برهان

پردهٔ دیده خاک پرویزِ درگاه پرویز شانش ٭
طبقه عنکبوتیه خاک بیزنده ۱۲ برهان بلند مکان پرویز ۱۲ برهان

از لطفِ سکنه ورش بر سکندر بختے فراسیاب
جمع ساکن ساکنان ۱۲ دانش نصیب ۱۲ نام بادشاه ترکستان ۱۲

شان میگردد ٭ و در بحرِ سطوتِ هائلش کاسهٔ سر
شوکت ۱۲ قهر و تسلط هولناک ۱۲

سکندر تخته فراسیاب سان میگردد ٭
حباب ۱۲ مانند ۱۲ مراد از بادشاه ۱۲

دارا رای جهان آرایش آرایش فزاے
نام بادشاه ۱۲ آرایش کننده جهان ۱۲ زینت افزای ۱۲

و بهیم وا ورنگ ٭ و بیش اورنگ و فرهنگش
تخت ۱۲ دانش و عقل و خوشحالی ۱۲ برهان

نام بادشاه مقابل ضحاک ۱۲
فریدون دُون و هوشنگ هشنگ ٭ در عرصهٔ
عقل ثانی ۱۲ کمینه ۱۲ نبیرهٔ کیومرث ۱۲ بے سر و پا و مفلس ۱۲ برهان میدان

یلی انه بُرزو بال و بالا با بر زوو تهمتن همتن ٭
پهلوانی ۱۲ قامت مردم ۱۲ بازوی درازی قد برهان برهان لقب رستم و بهمن هم جثه ۱۲

وور میدانِ نبردش اسفندیار از ادّعای شجاعت
دعوی کردن

روئین تن ٭ بر عتبهٔ علیه اش جماجم جم شوکت
لے معزول ۱۲ بر آستانه ۱۲ بلند ۱۲ سرها ۱۲ جمشید و حضرت سلیمان ۱۲

جَمّا جمّا جم ساى ٭ و در نوشتنِ طریقِ انقیادش
جمع جمجمه ملی کردن ۱۲ راه ۱۲ فرمانبرداری ۱۲

سرکشانِ جهان یک قلم قلم آسا بپای سرقدم
متمردان یکقلم یعنی بالکل مانند ۱۲

فرسای ٭ قصهٔ تختِ جمشید در جنبِ داستان
رونده ۱۲ تخت مرصعی که جمشید در آذربائجان بروز تحویل آفتاب گذاشت ۱۲ برهان بمقابل

سریرش تخته ایست ٭ و طنطنهٔ عسکرِ روم و هند
تخت ۱۲ آواز بے ثبات ۱۲ آوازه کرو فر ۱۲ لشکر

در پهنِ دشتِ اقتدارش طقطقهٔ ٭ درپیشِ
وسعت ۱۲ صحرا ۱۲ قدرت ۱۲ اسپ ۱۲

سنگِ زرین مسندش جرمِ خورشید و ماهِ دُون ؛
و بساط گردون بساطش را اطلس چرخ اعظم
زیر انداز فَنِعم الماهِدُون ؛ آهنِ
تیغش با طالع تیموری قرین ؛ و ضرب دستش را
از جان آفرین آفرین ؛ شمشیر هلال مانندش در آبداری
ماهِ آب ؛ و دستهٔ شمشیر تابنده اش تابندهٔ دستِ
فلک و پنجهٔ آفتاب ؛ تیر مار خدنگِ اژدها کُشش
تار و مارکُنِ هستی خصم بدنشان ؛ و شکل قُلابِ
شمشیر بندِ از درش در نظرها ثعبان آتش نشان ؛

ببال زاغ کمانش تیر شکسته پر بانسر طائر ستیز و ؛
و از سهم تیر و زرع شگافش مهدُوم قیسر
در عُش فلک پر به یزد ؛ سارلیس سیاستش
را حدیث حادثه غاشیه از غاشیه کشان ؛ و قوس
معقوده عقُوبتش سهم افگن در قلوب بدکیشان ؛
از جلنبلق درگاهش چرخ از ابر پنبه در گوش ؛
و از صوتِ زهره گدازش شیر غُرّان در عرین
خموش خموش ؛ در زمان دولتش عنکبوت از
بیکاری مگس میراند ؛ و ببال حمایتش هر مگس

ضعیفی شیر مگس میراند ؛ گردش گردون

گردون بر وفق مراد و مرامش ؛ و ممالک با شکوه

کمینه شکوه درپیش املاک ؛ ممالیک ملوک

احتشامش ؛ بنارگان بیض و سودش سپر

سودت بر فلک سوده ؛ و در عهد عهد پرسودش

ابیض و اسود آسوده ؛ در زمان بهجت آثارش

از نوای خوشدلی مرغ کباب بر باب زن رباب

زنی ؛ و در ایام بی آزارش ابر آزاری از صراحی

سپهر زجاجی بر خند خود ریحان و عبهره عبهر گلاب

زن ؛ در عهد عاجز نوازش دل شاهین از چنگل

اُردک و غاز غماز است ؛ و در دور ظلم

پردازش اگر سینه باز است با بازه سینه

باز در پرواز ؛ اگر گرگر گرگر گردون پایه اش

را پای بر گردون نیفراختی سپهر از مهر دعوی

صاحب کلاهی نکردی ؛ و اگر از چرخ

چرخ صلابتش مریخ مریخ هدف و سهام

برجیس برجاس تیغ مغلغط بر آسمان بر نشدی

فلک تیر و سپهر مقوس از سهم و ترس تیر مسیی

نگردیدے ؛ بر مهر و شفقتش سما و ذره پروری را مهر و

شفق ؛ و شفق قهرش جهان بلا را شام غسق ؛

زبرجد زبر و جبر فص خاتم اجلالش ؛ و

فیروزهٔ فیروزی نگین انگشتر اقبالش ؛

در جنب سطوت رستمانه اش سام نریمان

سام ابرص ؛ و با ضوء طلعت انورش چهرهٔ ابرص

چتر ابرص ؛ در میدان رزمش از فرط دهشت

برسام بر سام و سرسام طاری ؛ و در بزمش

از تاب خجلت بر شمع مرض موم و رشته

ساری ؛ از ضرب چکیده اش خون از دُرز کلیلی

تاجداران چکیده ؛ و در چراگاه عدلش برّه

برّه از پستان شیر شیر مکیده ؛ به مشابهت

نعل پاپوشش هلال اگر سر بر آسمان ساید شاید

وجود کف کریمش را در گفتنین وهم و قیاس

اگر با سنگینی جودی سنجند به مراتب زائد

آید ؛ از آب نمیر لطفش هر که جرعه نوشد

نمیرد ؛ و سجنجل هیچ تمنائے بے توجه حضرتش

صورت حصول نپذیرد ؛ گل مزاج اقدسش

آتشین خوی و خاکِ سُمِ شهبش عنبرین بوی

چینِ کمندش خطا گیر و همتِ چین ستانش

خطا بخش و توسنِ قدرش آفتاب رکاب

و رائضِ جلالش آسمان رخش و شجرِ خلافش را

پیکانِ برگ بید ثمر و افسارِ صلّیتان و

قیاسرهٔ اشش قیاصره و سلاطین را افسر

از مناقبِ مزابرِ بشاقبِ استقصای

مناقبش نتوان رسید و بپایمردیِ نعت

سباقِ قلم گردِ مغاورِ استیعابِ نعتش

نتوان گردید و اسپِ چوبینِ کلکِ حصیر راکے

آن یارا است که در دشتِ بیاضِ صفحه

بحصرِ مدحِ ممدوح و ذکرِ مدیحِ مدیحش پوید

و حمامهٔ ورقهٔ خامهٔ مقصوص الجناح را کجا

آن قدرت که در جوّ هوای ورق بهوای

تفصیلِ تفضیلِ او بالِ بلند پروازی کشاید

چون چابک سوارانِ بنانِ یعبوبِ قلم سادر

مراعی قصیرة من طویلة قصر اطناب

اطناب و شدِّ طویله کرده بجانبِ اختصار

واقتصار عنان گرائی شد ❊ دل با تنگ برزو که ❊
کلمهٔ تنبیه — اسے مرد سی گردانیده — بهار جسم

اسم سایش را بکاغذ بکاغذ بر ❊ و نام نایش را
بهتر و بزرگ — در کاغذ بعزت تمام ببر — تمامتر و مشهور

بعزت در نامه بنامه در آور ❊ پس قلم بالراس
کتاب — جنویس — بسر

والعین گفته تخت آب گوهر معنی دهان شست ❊
بچشم — اول

و بجنبش پای جبین راه تحیتش جست جست ❊
حرکت — پیشانی — شتاد و سلام و دعا

و سر زمین ورق را ما شیا علی راسه
روندهٔ بر سر خود زمین ورق را یعنی بر سر قلم ثابت است

در نوشت ❊ خدیو آفاق و نادر آفاق نوشت ❊
طی کرده — بادشاه — کتاب اساد — تحریر کرد — اقبال دنیا

آنکه شعر
این شعر از حکیم انوری است

از نهیب زخم تیر قوس ذوالقرنین او
در چه مغرب برشب سکندر آفتاب
دال خطاب یعنی تیر زخم — کمان — صاحب دو شاخ — مخفف چاه — سرنگون داخل

اللهم ابن ایادیه لاغاثة الانام ❊
اے رب من — همیشه دار نعمتهای او — برائے فریاد رسی — جمیع مخلوق

و ابن ایادیه لاعانة الایام ❊ بالهام
دستگیری کن دستهای او را — برائے مدد — زمانه — آنچه در دل افکند خدا تعالی

ملهم تائید و تلقین ملقن توفیق این سیاح
الهام کرده شده و الهام کننده — قوت دهید و توانائی و دستگیری — تعلیم کردن — تعلیم کرده شده مرد و دانا و متعلم — سیاحت کننده

عریق غمرات و سباح غریق غمرات بلبل بانوای
عرق آلوده — سختیها و تنهی — شنا کننده — جوش غرقی — کثرت آب — با ناله و فریاد

بلبنوای ریاض ضعف الحالی ❊ و صلاصل بیهوای
بے نغمه و آهنگ — جمع روضه یعنی باغ — خراب حالی — فاخته — بیدل — قاموس

هوای شکسته بالی ❊ نگارندهٔ این اظروفه
عاجز و ناتوان و شکسته دل — اعجوبه و نادره

بے نظیر محمد مهدی ابن محمد نصیر را
استرآبادی وقائع نگار سرکار نادر و مصنف تاریخ جهان کشا

رزقهما الله فی الدارین بالرزق
روزی دهد آن هر دو را الله در هر دو جهان — بارزق

الکل رید. والعیش النضیر. این دعا
بے انداز — و معیشت — تازه

در خُلدِ خَلَد و جِنانِ جَنان چنان غنچه کشا شد که جواهر
کلّیّاتِ وقایعِ زمانِ این فصیح و زین زمان را در نظم
نثر بسیط ضبط کشد ؛ بر حلیه بیانیِ این مطلب
پیکِ نیکْ پیِ اندیشه را از خامه عصای طلب
بدست دهد ؛ و قوّتینِ ذاکره و ناطقه را که ماتح و مایح
قلیبِ قلب اند برای اجراءِ ماءِ معینِ این معنی
اَلقِ دلوکَ فی الدِّلاءِ از کلک و دوات
ادوات دلو و ادلاء در کنار نهد ؛ هر چند که در وته جرجه
بیانِ جنابِ مستغنی الاوصاف وصّافِ صاف

صهبای مُصطَبحانِ مصطبهٔ ترسّل است ؛
و توقّل بر قُلَلِ قواعلِ عبارات و استعاراتِ آن
خارج از اندازهٔ اقدامِ توغّل ؛ لیکن بمصدوقِ
اَلحقُّ اَحقُّ اَن یُتّبَع رای مسدّدویت مُتشدّد
گشت که در طریقِ طرائف طرازی و صنایع
صنایع نگاری و سنایع پردازی بتکافو تکاپو کرده
بُراغ یراع راحتی و النَّعل بالنَّعلِ پیرو
سلاقِ ادهم کلکِ سلاقِ او سازد ؛ و اِن لم
یُبارِك الظّالعُ شاوَ الضّلیعِ ؛ چون

دبیرِ ہمت قلمِ اظفار قلم کردہ ترقیش و ترشیق و

تعلیق و تمشیق آغاز ید، و کمیتِ خامہ از صریر

صفیر و آغاز ید آغاز ید۔ ضمیرِ ژولیدہ و خاطر

ژولیدہ با غراء خاطر من استبل برآید

فقلِ خاطر دامن از تحمل برافشاند ؛ و

بفسوس ایں افسانہ برخواند ؛ کہ ہیچ گاہ از نقشِ

بیت و نعشِ میت سخن سرالی ترقّب نرفت۔

و ہیچکس از ماہِ مقنّع و فرِ مصنّع کارِ بدرِ تمام بسیر

جوادِ خوش خرام توقع نکرد۔ موسیجہ را از اعجاز

موسوے دم زدن وامِ ہزل گشتن است ؛ و وجہ

صیدانہ را با حسنِ بہنانہ بزیوار زیور بستن

اضحوکہ شدن ؛ ما جئتم بہ السحر ان

اللہ سیبطلہ رباعی

با بہنری چند ہنر بفروشی ⁂ خر مہرہ بقیمتِ گہر بفروشی

ترسم کہ کند آتشِ رسوائی دود ⁂ تا کے بکسان سیمِ تر بفروشی

ہیہات در مقامِ ترجمہ و بیان ترجمہ و بنانِ ترا کہ

بنانُ کفٍّ لیس فیھا ساعدٌ اصفت وارد کے

دستے آنست کہ با بازوے بازور مقاولِ سحر انگیزش

که بیزور بازوی ساحر است به پنجه وری دست یازد ،

و قریحهٔ جامده و فطنت خامدهٔ ترا قدرت آن ترکتازی

کجا که با وصف اعجمیت لسان در برابر جیاد فارس

هبرزی جیاد عربیت تازد ، واعجبا ثم اعجبا

حلت الجنب البازل شبه شبه خزف

خزف مزخرف خود را چگونه با جواهر شاهوار

این جواهر رستهٔ آرستهٔ بلاغت بیک رشته

خواهی کشید ، و خزرات خزعبلات را با خرزات

خزعبلات ثمین این معدن فضل و هنر چه نوع خواهد

سنجید ، لا یستوی الخبیث والطیب ،

برابر نمیشود — پلید و پاک

ولا یشبه الضباب بالصیب ، یهور

یهماء را در جنب لآل لاله گون و لآلی لالا از جنب

در آوردن سبک سنگی ست ، و بیروزه ترهات

و هوائی و هواهی و هو واهی داهی را با

پیروزهٔ قیمتی و بهرمان رمانی مضاهی کردن دلیل

بی هنگی ، مهاجر کلم را با مهاجر حکم چه حد مشابهت

است ، و ملح بوادر را با ملح نوادر چه جای

مشاکهت ، وما یستوی البحران هذا

عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا
شیریں — خوش ذائقہ — گوارا ہست — خوردن او — واین دیگر

مِلْحٌ اُجَاجٌ بیانِ رثّ بثّ و کلامِ غثّ ثّ
نمکین شور است — کہنہ — پراگندہ — فاسد بے مزہ وحقیر

را باچناں اُعْجُوبَہ کِتَاباً مُتَشَابِہاً خواندن
عجیب ونادر — کتابے باہمدگر مشابہ

دل خستن است۔ واز جاجۂ زجاجہ کارِ گوہر
زخمی کردن — مہرۂ کم قدر — مہرۂ شیشہ

جُستن۔ کاہِ کم بہارا باسنگِ بیجادہ سنجیدن
قیمت — کہربا — برابر کردن

بے جادہ است۔ وسفینۂ ارادۂ خاطر آزاد
بیراہی وگمراہی — کشتی — دل — آزاد

است۔ دریں بحر لُجّی بیجادہ۔ مَا یَسْتَوِی الْاَ
عمیق — پایاب — اندھا اور انکھیارا برابر

عْمٰی وَالْبَصِیْرُ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَالنُّوْرُ
نہیں ہوتا ہے — اور نہ اندھیرا — اور اُجالا

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ۔ شعر
اور نہ سایہ بہشت — اور نہ دھوپ دوزخ

ایں راہ کہ سر کردۂ از مغروری — ترسم کہ بمنزل نرسی از دوری
رفتن

مَنْ صَنَّفَ فَقَدِ اسْتُهْدِفَ عِیُّ الصُّمْتِ
ہر کہ تصنیف کرد — نشانۂ تیر ملامت شد — عاجزی گنگی

اَحْسَنُ مِنْ عِیِّ الْمَنْطِقِ۔ وَالسُّکُوْتُ
از عاجزی گویائی بہتر است — وخموشی پردہ ورساز

سِتْرٌ وَحِمَلٌ وُدٌّ وَ فِنَدٌ اُمٌّ عَلَی الْفُدَامَۃِ شعر
است — صافی اور ڈانٹ پڑانٹ ہے

بے زبان باش نہ بینی کہ قلم — تا زباں یافت سرش در خطر است
جیسے سے زبان قلم کو ملی اس کا سر قطع کیا کرتا ہے

پس بوسیلۂ مَا لَا یُدْرَكُ كُلُّهٗ لَا یُتْرَكُ
اگر کوئی چیز کل نہ ملے تو اُس کا جز وچھوڑا نہیں جاتا

کُلُّہٗ توسّل بہ وبواصلۂ فَقَدْ تَسْجَعُ الْوَرْقَاءُ
وسیلہ جستن — پیوند دہندہ — چہچہاتی ہے

وَهِیَ حَمَامَۃٌ وَقَدْ تَنْطِقُ الْعِیْدَانُ
باوجودیکہ وہ طوقدار قمری ہے — اور بولتے ہیں عود (بربط نام ساز)

وَهِیَ جَمَادٌ توصل جستہ پاپے اوبِ خاتم
باوجودیکہ وہ لکڑی ہیں — پیوند یافتن — مرغوبِ تصدیہ

و با کفِ توکُّف تبکُّفُفِ کُفیه راهے خواستم۔

دست ۱۲ — امید و توقع ۱۲ — توشہ ۱۲

ذُکاء ۔ اَمْرَکُنْ مِنْ اَیَاسٍ کہ پیوستہ مانند

ذکاوت — زیادہ قیاس کرنے والا ایاس سے

اَشِعّۂ ذُکاء بر بِلاط و لِطاط و سُهول و حُزونِ جهان

جمع شعاع ۱۲ — آفتاب ۱۲ — زمین ہموار — قطعہ کوہ — زمین نرم — زمین سخت — عالم

معانی لامع بودے بتراکُمِ غُیونِ حُزن و یاس

چمکنے والا — ابر — غم — ناامیدی

محجوب شد ۔ و دہاء اَدْهیٰ مِنْ قیسٍ کہ بلاغت

چھپ گیا — زیرکی — زیرک تر از قیس

قُسّ را اَوْهیٰ اَوْهیٰ مِنَ القُسِّ شمردی ۔ و نور

محبوب — قیس بن ساعدہ الایادی — سست و کمزور

تجلّی از پرتوش دُهاۃ را لعلّی اٰتیکم منها

تجلی موسیٰ ۱۲ — تیز فہمان ۱۲ — شاید کہ آورم برائے شما ازاں (آتش)

بِقَبَسِ گفتے دہانِ نطق بربست ؛ و شاہد رُوَیَّت

قدرے آتش — فکر و اندیشہ

رُوَیَّت در یغ داشتہ در حِجالِ خجالِ خُدز

دیدار ۱۲ — زرخسار — دیدن بچشم ۱۲ — جمع حجلہ حجرۂ عروس ۱۲ — جمع خجل شرمندگی ۱۲

خِدرِ بخدرِ تخدُّر و تحذّر نهفت ؛ و بهیج وجه

کاہی — پردہ ۱۲ — لازم گرفتن — پرہیز کردن — طور ۱۲ — جائے ۱۲

وجہِ بهیجِ مطلوب را کشفُ القناع باقناع و

روئے ۱۲ — نیک و شاد و آراستہ — کشودن — مقنعہ — قناعت و نیاز مندی ۱۲

تنوّع صورت نه بست ؛ طبعِ کلیل نیز طبع

نیاز نمودن و سوال ۱۲ — حاصل نہ شد ۱۲ — کند ۱۲ — زنگ و چرک ۱۲

کلال از آئینۂ باطن ظاهر نموده تعریض گفت که

ماندگی و سستی ۱۲ — بطرز و کنایہ سخن گفتن ۱۲

پئیدا مَرسیِ کیان و گنج روان بگنجور رَوانِ رنجور

و چیکہ در زمان کیان — طبقہ از شاہان عجم — رائج بود ۱۲ — خزانہ قارون ۱۲ — خزانچی ۱۲ — جان ۱۲ — بیمار و غمگین ۱۲

نسپرده ؛ و گاوانِ جمشید و شایگانِ خسرو

گنج گاوان نام گنجی از گنجہائے جمشید ۱۲ — نام گنج دوم از ہشت گنج خسرو پرویز ۱۲

در نهانخانۂ قلبِ محزون مخزون نکرده ؛ شایگان

غمگین و ملول ۱۲ — خزانہ کردہ شدہ ۱۲ — خزانۂ لائق ۱۲

طمعِ چندیں سبیکۂ سیم و زرِ چراست ؛ و لُجّ قلزم

امید و حرص ۱۲ — زر و سیم خالص — جمع لجہ دریا ۱۲ — دریائے بزرگ نزد مصر

و عُمّان را محیط نیستم بالحاح و لجاج طلب اینهمه

بحر است نزد شام ۱۲ — اصرار در طلب ۱۲ — ستیزہ ۱۲ — احاطہ کنندہ — دریائے شور ۱۲

لُطفِ نطفِ نظیفِ لطیف اثر منِ منوط بر کجا

مَا عِندِی کَنزُ اللُطفِ وَ مَا عِندِ

ذٰلِکَ ؛ زمانہ عدو ہنرمندان است ؛ و اہل

زمانہ ضدِ سخندان ؛ گلِ خندانِ آتشین را در

چمن بر اہلِ دانش آتشِ گلخن دان ؛ و بر خوان

پر خونِ سپہر فاتحۂ ترک و تجرید بر خوان ؛ شبہا

با ذکورِ زکن و روشندلی در رکنِ صُفّہ با صفای

خیال بے چراغِ دماغ سوختہ ام ؛ و بدستیاری

زندانِ کلک و بنان با زندانِ متفکرہ و متخیلہ

بسا سراجِ مُضِی در سراچۂ زندانیان بیان و

گرفتاران سجنِ شجنِ سخن افروختہ ؛ بزورِ نکتہ

شگافی غوامضِ مضامین را گفتہ و گفتہ ام ؛ و بجای

تدبر برف و بامِ سخنانِ بلند را رفتہ و رُفتہ ام ؛

آتشِ طبعیِ ذہنِ شاعل و فکرِ شاغل عبارات

سوختہ از دلِ سوختہ انگیختہ ؛ و بِالعَشِیِّ

وَ الاِبکارِ اَبکارِ افکار را در حجلۂ دلِ افگار

بہ دستی ماشطۂ ناشطۂ قلم او شحہ و کللِ مکلل

ہیکل و کلکل آویختہ ؛ در محاکۂ محاکات و محاکہ

حکایات بیجیاکت حایک چابکدست خامه

بسیج نسیج نسخ و روایات کرده ۞

و غزلان غولهای شوخ جسته و تذروان

عبارات خجسته را از تنایف تجربه

دست بجرگه تحریر و صیدگاه تسریر آورده ۞

رخساره و رخ ساده بشاره و بشارهٔ آن

مخبئات نیک مبسم و مخبتات تنگ

مبسم که از حسن محیا دلبران بر جا و دل بر جا را

دل بر جا نے گذارند انکبر من هیئات

البرخاء و هیئات العرجاء نموده ۞

و رعبوبه در دیده ناقص خردان رعبوب کنظر

جز بر عیوب نیگمارند اقبح من عنتره

العشواء و دل العشواء آمده بقیمه

اطیب من القسیمه در چشم تمیز این دیده

و ران با جلفریز سلقلق و هجوم و هجول جهول

بریک هوجاء هوج بسته ۞ و بکر مقانات

اغنج من مفنقه باشوهاء شوهاکش

و خیزبون زبون در یک فودج نشسته ۞

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ

اگر نازل کردے — برشما — تحریرے در کتابے

فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ

ہر آئینہ مس کردے اورا بدستہائے خود — ہر آئینہ گفتندے — آنانکہ

كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ؛ شعر

کافر شدند — نیست — این — مگر — جادوے — ظاہر

پیشِ این جوہر ہا کہ در بیان ارزند ؛ قیمتِ رشتۂ فرون تر ز جواہر گوہر ہا

پس خیالِ دیگر آغاز کردم ؛ و با کلکِ سخنور فسون فسا

ساز گشتم ؛ کہ اے بزبانِ مطلب پرداز ؛ واے

خاموش نکتہ ساز ؛ اے خضرِ سبک پے سرچشمۂ

ظلمات ؛ واے فرمانفرمائے خطۂ خط قلم و دوات ؛

تاریکی — حاکم و بادشاہ — شہر و ملک — تحریر

ہمیشہ از راستت خانگی در طریق مجتم سر باختہ ؛

صدق و دیانت — جانبازی کردہ

و بہ تیغ دو دستی خود را سینہ چاکِ راہ وفا

تیغیکہ بہر دو دست بقوت تمام زنند

ساختہ ؛ بدستگیریم خطاب ہی عصاے

اعانت و مدد — ایں چوب دست

اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا از ترجمانِ ضمیرم یافتہ ؛

تکیہ میکنم — برآں — مترجم فصیح و تیز زبان

و در انجاحِ مطالبم باشارۂ سرِ انگشتی ترقدم

حاجت روا کردن

ساختہ شتافتہ ؛ ہنگام تسوید اسودِ آسا از سخنان

نوشتن — مار بزرگ سیاہ

تلخ بر اعدا از زعافِ جانگزا بیہودہ ؛ و بزمانِ ہیجا

زہر قاتل — وقت — کارزار

ہجا ؛ بسانِ نیزۂ خطی از طعنات سلکی و مخلوجہ

مذمت — ضرب ہائے نیزہ — مستقیمہ

بر حریف طعنہ زن در کارزارِ سخن کارزار

ہم پیشہ و انباز — بہار — جنگ

نمودہ ؛ دمے تیز مغز از سر بدر کن ۔ و لکام

وقتے — کنایہ از تندی و تیزی — دور کن

گامے بردار ؛ وشطری از سطر نیازم رقم زن .

وشمۀ از زادرونم بنگار ؛ ازین تمنا گلبن قلم را

شگوفهائے شگفت شگفت ؛ ودرخط شده از صریر

زفیر ویضیق صدری ولا ینطلق

لسانی برکشیده انا لنریٰک فی سفاهة

گفت ؛ عذیست که مشاطۀ مشاطۀ خاطر

زادگان تو بوده ام ؛ واز مداد مشکین غدائر غدراء

بر جدار عذراء مهوش وش وشگل نیکو شکل حسناء

دلکش گُش گشوده ؛ طرہائے پرچین وخم نجم

از مشک نخشم بر چهرۀ بر ہائے چین وختن برگیخته

ام ؛ ومرغولہائے رسا ولغولہائے عنبر سارا که

عنبیرش مشک سارا بوده برعارض خسرائد

جرائد آویخته ؛ از ناف نافجۀ بلیق کما یلیق

مشک تر بکافور خشک آمیخته ام ؛ وازنافجه

مدرار زبان قطرات قطر ونکهت بر قطر ورق

ریخته ؛ جمائل وسیم سیم تنان بیان تنان

بتان آذری را بلا تعلل تغلل نموده ام ؛ وبر بیاض

کافور گون مشک سُود سوده ؛ مانند زبان آوران

زوی شقشقه شوق شقه لوای والای شقوق سخن

وکشف پرچم والای صنوف بیان کرده ام ؛ و

ببال کشائی تذروان پر خط و خال حسن تلفیق و

تلفیف چتر طاؤسی گر فرفة الرفراف

فی الزفیف بر سر خیل معانی گسترده ؛ از نوشتن

راه رضایت سرباز نزده سرزده بهر جا شتافته ام ؛

وبخاطر جوئیت روز و شب با سفید و سیاه ازدر

آمیزش در آمده روبرنتافته ؛ جز سرزنش

وسیاه روئی حاصلم چه بوده ؛ اگر من بعد حرف

ترا بر زبان رانم و بهمدستی تو پا بر جادهٔ مسطر

گذارم تیغ بر فرقم آهیخته باد ؛ و بند از بندم

گسیخته شواد ؛ فلن اکلم الیوم انسیا ؛

چون خامه نال نال پیکر چو نال ضعیف نال

این حکایت بانکابت واین قصه پر شکایت برخوانند

بادوات گفتم ای آنکه از لیقهٔ لیاقت ودیق لباقت

برگیسوان شواهد شهد کلام سخن ونواهد ناهید نهاد

عبارت عبیر و عنبر آمیخته ؛ و در مشکوی مشکبوی

اوراق خطائی طرف رخسار فرنگی نژاد بیان راولف

له دست بر سینه زدن قبول نکردن و انکار نمودن ۱۲

زنگی آو یختہ ؛ اگر خامۂ خام دستِ رد بر سینہ

آنکار کرده ۱۲ — خام شکل و ناتجربه کار ۱۲

زد بارے برائے باری تو یاری پیش گیر ؛ و آرزوے

المختصر ۱۲ — خداوند مہربان — مدد — اختیار کن ۱۲

مرا از روے یک رنگی بپذیر ؛ دوات چوں ایں

دوستی و یکجہتی ۱۲

مقال شنفت ؛ پوزش بپوزش کشوده گفت ؛

کلام — شنید — عذر ۱۲ — لب و دہن ہا

ہیہات مرا شوریدگی از تو بیش است ؛ و روز

افسوس ۱۲ — زیاده ۱۲ — روز سیاه ۱۲

مجنون من من لیلۃ لیلاء در پیش ؛ مصرع

از شب دراز سخت و شب تاریک — سبقت ۱۲

روزگار آشفتہ تر از زلفِ تو یا کارِ من

سیاه خانہ ام از خیل گروه مجمع ماتم است ؛ و غبار

قید خانه و خانه غمگین ۱۲ — کثرت ۱۲ — گروه ۱۲ — ماتم کننده گان ۱۲

بلبلہ و تلتلہ تل بل گوه کوه بر فضاے درونم

سختی غم ۱۲ — شدائد ۱۲ — توده توده ۱۲ — بلکه — کرانہ غم کثرت ۱۲ — جو ۱۲ — دل

مه ماتم جمع ... گردیده در مجلس انجمن برای نوحه گری

متراکم ؛ از سینہ غم آگنده ام چنداں گرد ہم بر روے

تہ بتہ بر یکدیگر نشسته ۱۲ — خوانہم ۱۲ — پر از غم ۱۲ — من — اندوه گرانی ۱۲ — تمام آں نموده ۱۲

ہم نشستہ کہ اگر از من بقلمِ نرگس خطِ ریحان

یکدیگر ۱۲ — اے نسبت من — شاخ نرگس ۱۲ — خط گلزار ۱۲

نگارند خطِ غبار بنظر آید ؛ و از بس دلِ افسرده ام

غلیست مرکب از نقاط ۱۲ — دل افسرده ۱۲ من

افشرده پنجہ رنج و شکنجہ گشتہ آں قدر طراوت

فشار داده ۱۲ — نوعی از تعذیب ۱۲ — تری و تازگی ۱۲

در کام و دہانِ من نمانده کہ کلکِ دبیر بصد تدبیر

منشی ۱۲

از برائے تذبیر لبے تر نماید ؛ بر وایں سودا از

نوشتن ۱۲ خشکی — سخن گوید ۱۲ بجائے خود — دور شو ۱۲ — خیال

سویداے دل ترک دِه ؛ و قدم بریں وادی منہ ؛

نقطہ سیاه دل ۱۲ — بگذار ۱۲

فَلَا تُصَاحِبْنِیْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّیْ

(اگر بعد ایں مرتبہ از تو نسبت چیزے سوال کنم ، با من مباش تحقیق رسیدہ بتو از نزد من

عُذْرًا ؛ بمفاد آنکہ مصرع

عذرے

بالاتر از سیاہی رنگے دگر نباشد

این مصرع مثل است ۱۲ بہار عجم

باز اعادۂ عرضِ نیاز کردم کہ اے کشورِ یاریِ اسواد

باز گردانیدن ۱۲ حاجت دوستی و اعانت ۱۲

اعظم ؛ وائے در سیاہ روزی بارو زِ سیاہم

شہر بزرگ ۱۲ مصیبت ۱۲ بہار عجم کنایہ از شدید ۱۲ بہار عجم

توام ؛ اے آنکہ جرأت مرکّب از موادِ حبور ست

جفت ۱۲ سیاہی دوات ضد بسیط ۱۲ مادہ ۱۲ شادی و خوشی ۱۲

ذِ نقشِ نقسِ بے نقسِ نقیست مرکّباتِ عنصری

نگار ۱۲ سیاہی دوات عیب فاموس گرنمایہ و مرغوب ۱۲ مجازاً بمعنے انسان

رامایۂ سرور ؛ دودۂ سیاہت از دودۂ مشعل

بنیاد ۱۲ دودۂ چراغ ۱۲ خاندان کنایہ از تجلے ۱۲

کوہِ طورست ؛ ولیقۂ مشکفامت رشتۂ گیسوے

صوف دوات ۱۲ تار

حور ؛ شعر

كَاَنَّكَ مِنْ كُلِّ النُّفَاسِ مُرَكَّبٌ وَاَنْتَ اِلٰى كُلِّ الْقُلُوْبِ حَبِيْبٌ

گرانمایگی ۱۲

گویا کہ تو از ہر گرانمایگی مرکب ہستی و تو در ہر دلی محبوب ہستی

نمے از یمِ یُمن و تابے از جودِ بسیار گُنّی و گُمت

رطوبت اندک ۱۲ دریا مبارکی ۱۲ قدرے اندہ بمعنی وجود ۱۲

در دِ مرا دوائے تام است ؛ گفتا چہ کنم دوات نیست ؛

کامل ۱۲ دوائے تو

گفتم از عین الحیاتِ ظلمات مداد امدادے نما ؛ گفتا

چشمہ حیوان تاریکی سیاہی مدد

مگر حیات نیست امروز مردودِ ہمہ جا مردود است ؛

شرم ترا بچکم ۱۲ بیان ؛ نامقبول ۱۲

وتنافسِ نفوس نبفائسِ منافثت مفقود ؛ زمانہ را

رغبت کردن ۱۲ جان و تن ۱۲ جمع نفیس مرغوب تجریداً بمعنے کلام

ہنگام کسادِ سوقِ ادب است ؛ و بسیطِ غبرا

ناروائی ۱۲ بازار روئے زمین ۱۲

خریدارِ جہلِ مرکّب ؛ شعر

شب جہلِ مرکب نشترے دارد کہ از کوری ؛

نقاش ۱۲

ہنر پیرایہ خورشید اگر پوشد نمے بیند ؛

هر ادیب اریبے کہ در باب افانین ادب

آید، سیوطی را بسیاط تفریع تادیب نماید،

اخفش را از خفت اخفش شمارد، و ابن الصائغ

را کہ ابو الفضل نحاة است مجنس اسمش انکارد،

شجری را در شاجره از پا در اندازد، و

حریری را متاع سخن کاسد سازد،

فراء را بکزلک موشگافی پوستین بر درد، و ابن

انباری را بجوے نخرد، تاج را از درز اکلیلی پوست

برکند، و زجاج را ز جاج آسا درهم شکند، و چون

در استکشاف آداب ادب او باعور ایماد بہ تحقیق

خواند، ابن السکیت سکتۂ سکوت گیرد، و ثمری

روبهی گراید، و ثعالبی سوراخ بسوراخ گریزد،

سیبویہ از شاخے بشاخے بر شود، و فالی رو بفلوات

حیرت گذارد، و غنبستہ الفیل لفیلولہ منسوب شود،

و اعلم را علم علم انتکاس یابد، و نفطویہ دودۂ سیاه

روئی بر جبین کشد، و ابن خالویہ نسبت عمواف

ضمو اگیرد، ابو الاسود سفید نتواند شد، و لحیانی

عرض لحیہ نتواند کرد، جاحظ آنجا خط دهد، و ابن

ہری ہر از بر نشناسد ؛ چوں بدرس تسرید

آراید ؛ از باردات افادات سردش مبرّد ترہات

خنک گوید ؛ کسائی برکسا شرف الکساء جوید ؛

ہر حرفی از کلامش را که ماخذ اشتقاق شقوق علوم

است از روی شقاق چوں قریحه خود جامد شمرد ؛

از فہم ناقص گفتار صحیح و مثالات سالم اورا لفیف و

مہموز و از معنی اجوف دانسته تغیر اورا مضاعف

گرداند ؛ و اوقات خود را صرف اعلال جحد و نفی

اقوال او کرده مستثنی و مفرد از جمیع نحاة زمان ماضی و حال

و استقبال است نموده افعال مدح اورا بذم نسبت

دہد ؛ ہمچنیں ہر صاحب رای سخن آرای

که حولیات زہیر و اعتذارات نابغه

و ہاشمیات کمیت و نقائض جریر و خمریات

ابی نواس و زہدیات ابی العتاہیه و

مدائح بحتری و تشبیہات ابن المعتز

و روضیات صنوبری و لطائف کشاجم و

بدریات متنبی و بدیعیات بدیع الزمان

و رسائل صابی و مفضلیات ضبی را بانده کلام

صبی بر طاقِ نسیان جهتِ عُطلت سازد و

و در معرض معارضت رباعیاتِ درستش

رباعیاتِ ابن دُرُستویه را بمُشت

تو بیغ بر شکر و و مخمساتِ تیغش پنجهٔ بوسعیدِ رستمی را

بقوت معنی برتابد و و در شیوهٔ تناسب بدائع کلام

امرء القیس را مخالفِ قیاس و نماید جزالتِ نظم

صخر را جزالتِ سخن نشمرد و جریر جز بر اعترافِ

هو افصح منی لساناً تکلم نکند - منظومات

حسانِ حسان بن ثابت را از بابت خسان بیند -

و عذوبتِ سخنانِ سحبان را سُبحهٔ بلّتِ لسان

خود انکار و مخضرم را در انساب بلاغت مخضرم

الکن داند و ابو تمام را در بنا تمامی نسبت دهد

طرفه را در طرفه یعنی طرائف نظم

طرائف طرائف از هم پاشد و سمره را بهرزه درانی

سمر کند و اسمر الحیص را به حیص و بیص اندازد و کثیر

عزه را بی عزت سازد و اخطل را بخطا و خطل در گیرد

و ذو الدجاج را دجاجهٔ ناظم شمارد و دیک الجن را

پر و بالِ بلند پروازی در هم شکند و قلائدِ متنبی را مبتنی

بر تقلید داند۔ رباعیات معرّی را مُعرّے از

سلاست یابد۔ و اشعارِ معزّی را مُعزّی بہ معزّت

گرداند۔ چوں در عرصۂ بلاغت بہ تبلیغِ مضامین

بلیغ زمامِ مبالغت تیز کند بسرعتِ ارتجال

ابو فراس را مرتجل سازد و در شیوۂ طرد و رکب

ابن فارس را از فرسِ فراست در اندازد و بلید بلاد

بلادت پوید میکال کلیل گردد و سخن پردازی ابن

حسام انحسام گیرد و صیت و شہرتِ راعی و ذو الرّمہ

صوتِ راعی رمہ شود و لطایفِ کلامِ مبتذل

بہ تبذّل برآید و تحیری از تحیر بحیرے از میش دکم

لب نتواند کشود و تبریزی شاعر در مقام تبریز ہنر

تزیینِ ساغری نتواند نمود و را جز را جز دُرِ مدحش

از بحر زاخر خاطر بکنار نتواند آمد و دکۂ عربیہ در حرم

فصاحت و مشعر مشاعرت باستلام ارکانِ کعبۂ بیت

و سعی مروہ با صفاے شعرش نیارد کہ پروازد و

اقاویلِ او در لوحِ ظن کما طُنّ فی لوحِ الجمعۃ ذباب

آمدہ زمانہ او را اسیرٌ من شعرہ آوارہ بلاد و بلا ساز

و چوں حرف لغو بد منہا اندازد و در ترصیعِ منظومات

انیق و تزئیق خیالاتِ دقیق ادق من الدقیق

و تلحین کلام بے نظیر رقیق او بطنز لحن پرداز

و لتعرفنهم فی لحن القول باشد

و نغمه سازِ ذما هو بقولِ شاعر ما گشته زبان

حالش را در این دیر سپنج و سرای محنت ستنج

بسزای طبع نکته سنج سر او جهر اسر و سرای

این بیت غم آگنج گردانند شعر

و ماذا ارجی من حیاتٍ ذمیمةٍ

مقسمة بین النوی و النوائب

و هر ناظم قدسی خصال صائب رائے که پیش جودتِ

سخنش نطق ناطق صامت و بسته باشد و شوکت

و شان شاهی و شانی شکسته باطراوة بیانش

گلزار فردوسی از طراوت دور نماید و در جنب

اشراق ضمیرش شعلهٔ تجلّیِ بیضا چون شمع تصویر

بے نور و خسرو از شیرین گفتاریش بسخن

لب نگشاید و سحابی در مقابلِ اشعار آبدارش چو لب

رگ ابر بهار تر آید و با نشاة مقال روح بخشش

جامی از فیض باده گساری غنی و در برابر اقوال دلکش

نظم آشنا و بیگانہ بمعنی عذوبت منظومات‌اش

زلالی را از خوی خجلت و فتر سخن بآب انداز دہ

و بلالی را ہلال آسا برنگ زردی و نقص شہرۂ شہر

و انگشت نمائے آفاق ساز دہ در طور طور سخنوریش

کلیم گلیم بر سر کلام خود کشدہ و در بزم بلاغت گسترش

طبع سلیم تسلیم آسا بطبطاب اضطراب افتدہ و کمتی

را طفل دبستان خواندہ و اہلی را از اہلیت مبرا داندہ

قوسی کمان کمالش نتواند کشیدہ و نظیری نظیر

او نتواند گردیدہ اختری بستارۂ سوختۂ او باشدہ

و آذری آتش بجان افروختۂ او ، بالآخرۃ از

نکبات دہر نزاری لقب و حزنی خطاب ہلاکی

تخلص شدہ بذکر احوال خود تذکرائے اشعار شعار

سازدہ رباعی

بختے دارم چو چشم خسرو ہمہ خواب

چشمے دارم چو حسن شیریں ہمہ آب

جسمے دارم چو جان مجنوں ہمہ درد

جانے دارم چو زلف لیلی ہمہ تاب

الحق دانشور مغلق و سخن سنج متفیق کہ براعۃ

بَراعتِ پرورش در طلاقتِ بیان و ذلاقتِ

لسان لُقاعةٌ بذیعٌ باشد، و حلاوتِ تحریر و

طلاوتِ تقریرش در میان معانی و معانیِ بیان

اَحلیٰ مِنَ اللبنِ یعٍ - ارکانِ بیتِ ذوقافیتینِ

وجود با جود و جودتش در فنِ بدیعِ ابداعِ حسنِ

تناسبِ ترکیب یافته و نسائجِ قدر بُرودِ مُفوّفِ

وابش و ثوبِ مکعّبِ ذاتش را بے شوائبِ

التباس بصنعتِ تسہیم و تدبیج و توشیع

و توشیح بیارد بود محسّناتِ ذاتیہ و لطائف

عرضیہ بافتہ بر قامتِ موزونِ مُہفہفاتِ

نظمِ جمیل بلہلاتِ لطیف پوشانند و تشنہ

لبانِ سخن را از معانیِ آبدار ماءِ معین نوشانند

کلکِ دو زبان اگر ہزار دستان گردد بصد دستان

داستانِ بلاغتِ او را یکے از ہزار نتوان گفت

و اگر از شعرہاے ترش رقم شود از آبداریِ معانیِ

آن صداے آبشار از صریرِ خامۂ خشک توان

شنفت چون مشاطۂ طبعِ سخن سنجش شانۂ موشگافی

جعدِ سلسلہ مویانِ اشعارِ نازک را برسمِ مثنّی و مرسل

از مغرقِ نظم مسلسل در انداز د شعراء

شعرے کو کبہ بالتقدم بقدم شعرش وھو

مِنَ الشِّعرِ اَدَقُّ وَمِنَ السَّیفِ اَرَقُّ

طرہ آسا در آویزند و فصحاے قرون آتیہ و خالیہ

جالی رَوان بپائے کلکش فرو ریزند عاقبت

غزلیات احوالش از مطلع تا مقطع از اخلال و

تسلیم تواتر طمحات و تضییق و تشدید توارد خطرات

مدخول و تقوافی عموم متکاوس و متراکب و اجماع

ھموم متدارک و مترادف مقفی و مردف و معمول

گشتہ بمزید آں و خیل تازہ محن و مقید

بقید نوائب زمن شود و منظومات اسباب معیشتش

از استدراکِ تنافر و تناقض و استتباع

تغیر و تناقض منشور و از سبب و وتد

مقطوع و مہجور آمدہ تسہیل و تکمیل امور خویش

سا در تحت طبقات طباق چرخ ملمع و سپہر

مرصع نمودار سہل ممتنع بلند و قصائد متقاصدش

بتراجع بخت ترجیع و با حسنات کروب مستزاد

بودہ روی وار کنارہ بیت عزلت گزیند ترتیب

نظم بے انتظام حالش از صدر تا عروض بہم وقیل

و بلغم مذیل و از ابتدائے حیات تا ضرب اجل

از جمع شبور و تفریق حبور جمع مع التفریق برایش

معصل گشتہ غم جہان و جہانِ غم طرد و عکس

از مجموعۂ احوالش و ظہور ہلال در مستہل شہور براعت

استہلالے از رنجِ جانکاه و ضعف اقبالش

مسمّطِ مسمّطات کارش پیچیده تر از شعر معقّد

و بجرم موزونی چوں بیت مشجّر سر و پا بستِ قید

مؤبّد باشد و متشاعر مسبوت المشاعر سبک وزن

و ذو الوجہین متزلزل بیانے کہ در سلکِ شعرا ہم

جنس تجنیسِ مشوّش و مضطرب بوده شعر مشجّر او

شعرِ مسجّر و شعرا از شعراو غزل از مغزل باز نشناسد

ابیاتِ ملوّم نا ملائمش را از مفترعاتِ لطائف

ہر جائی بیت اللطف تو ان گفت بل گفتہائے

او را نتوان گفت در معرفتِ بحور اوزانِ ثقیل

از خفیف و ارکان سالمہ از ازاحیف و رنیا بدو

از فرطِ تعمّق و تمعّق اگر الحاقِ حاقنہ بر ذاقنہ

و الصاق صدر بر عجز نماید از ردّ العجز علی الصدر معجز

گرایدہ ہمیشہ از خاطر خرم باضواحک ہزل بر

شاعران خندید خندیدہ ، و باغزالہ چشمان

غزالہ طلعت در خلوت معازلت مغازلت

ورزیدہ ، دائرۂ زندگانیش در بسیط غبرا متقارب

بہزج و با نشاط وافر و سرور کامل تضمین

مزدوج بودہ ۔ التفات زمانہ در تنسیق مراد و

تاسیس مرامش کوشدہ ، و بجایزۂ ثانی

از اساقی ساقی تحسین اماصی داوانی ساغر تصدیق

بل ھو شاعر ، نوشد ، یوسف عروضی اگر ردیف

ایں دور شدے در معرض تعسف و مورد

تاسف جزیا اسفیٰ علیٰ یوسف نشنودی ،

و اگر خلیل با ایں قرن متقارن آمدے از عروض

عوارض بہ تجنیس اسم خود خلیل و لسان حالش

گویای ے یا دھر اُف لک من خلیل بودے ،

وہر طبیب حاذق باذق کہ جالینوس نسخہ نویس

مطب افادتش و باشد و خراقہ حذاقی ریزہ

چین حذاقۃ حذاقتش ، در ہمہ معالجات

ابلاقی را املاقی جہل بیند ، و در فن مواصفات

ارسطاطالیس را ببطالت موصوف سازد،

داناى دنى يعنى فلاطون را نادان و دنى داند،

و ديوجانس را مجانس ديو و دد گيرد، و شفائى

را در شفا جرف خبط و هوان يابد، و ابو البركات

را بركاكت راى اتصاف دهد، چون ابن سينا

منقبهٔ طور سيناى منقبتش پويد هوا علم

و منبت القصيص گويد و ابو البصير از توتياى

قلمش بصيرت جويد، نفس قدسيش با انفاس

مسيحائى همدم و خلق با طينتش طيب طينت خلق

و بنى آدم در خاصيت شناسى اشياء صيت مهارتش

بس بلند و در معرفت ادواء و ادويه بقراط بقراطے

از ادوات تحقيق و دانقے از تراكيب تدقيقش

نيازمند از آوازهٔ علم ضمير نطاسيش و طاس فلك

مطنن و از افادات مغنتش قانون شفا مقنن

موجزے از كليات حذق كافيش حاوى

اسباب و علامات نجات و فصلے از تذكرهٔ فضل

مغنى و شافيش ذخيرهٔ دانش و منهاج فنون معالجات

اگر بازو بر درز سهمى سر خامه بر درز لامى تحفه

تشریح آغاز د تنتهی الحروف قبل ان تصل

علی المقصد و اگر بامداد مداد بحر بر سفائن سطر

از کمال تبحر بعظم زورقی شرح نویسد۔

لنفد البحر قبل ان تنفد ؛ ذہن موشگافش

بر عروق شعریہ نکات نازک بطرازد ؛ وازوارداتِ

ضمیر برآوردہ در رباطات معانی باریک

او تار ارتباط کشد ؛ با کلکِ ناشی بر عظام سمسانیہ

و قلل جبال ورتیہ بار چندیں عدد شرح

بنگارد ؛ و برائے معضلات و مفاصل نسخ

محفل و مفصل الطف من ماء المفاصل

و اعذب من نہر السلاسل تدوین ہذہ

بغریزہ غریزہ حصبہ از جسم حصباء ویرقان

از چہرہ زبرقان بردازد ؛ و بحسن تحدیق و تحدیق

حمای دائر از طبیعت خورشید و دوار از سر سپہر

دوار زائل سازد ؛ و سقم صفراوی نہار را اسقمونیای

تدابیر محمودہ دفع نماید ؛ و صداع شمسی شفق را

بقرص تباشیر صبح نفس رفع کند ؛ و تبر وستی

حذاقت در ہلیلہ آملہ پرورد ؛ و از سناعت صناعت

شدتِ خفقانِ باردِ دے را با بهمن بر شکرد بطبع

حصیف از بذر بقلة الحمقا و رختکِ دانا رویانده

و بذهنِ رصیف از تخم شبت و انگریز شبِ انگیز

و رقیبُ الشمس دمانده با نکهتِ جان بخشش

از ارضِ موات بجای نباتِ حیُّ العالم خیزد و

بانفاسِ ممسکُ الارواح از ترابُ الهالک

حافظُ الاجساد بر انگیزد جسم بیروح بیروحُ الصنم

مهر فزائی ازو فراگیرد و بلادِ بلاذرِ بلاذر بلاذر

از زیورِ حسنِ تدبیرش پذیرد لبلابِ را از لبلاب

دانش لبیب کناره و لحیةُ التیس را جلوه

زلالیفُ الملوک بخشد شیبةُ العجوز را القرط زلف

عروسانِ تجمّل افزاید و عروس در پرده ولعبه

بر بربریه را بموی مغافلِ فلفلمویه آراید

بر سیاوشان را بزور حذاقت شجره رستم

سازد و کفِ آدم را از دمِ عیسوی پنجه مریم

نانخواه از نانِ کلاغ دکانِ خبازی گشاید

و لسانُ العصافیر با هشت دهان مدحِ او سراید

از تاثیرِ تدبیرش تریاقیت بیش بیش

از چندوار ؛ و بمهارِ مهارتش اُشترِ غار

با اروا ذہ بری بمقطار ؛ ریحانُ الجمال

رخِ بستان افروزش سنابخش ماہ و پروین ؛

واز نطقِ شیرین بیانش شک و شرنگ بشک

شریکِ انگبین بمشامِ حکماے یونان و افرنج

مشک اند ود و فر نجمشک کمالش ؛ و گل سر سبد

مخارفِ دانشوری خرفہ بوستانِ افضالش ؛

راے حکیم قارون کمنتش مرضاے زمین گیر را

جز بقارون معالجت نکند ؛ و خلق کریم خطا

بخشش ناتوانِ مفلس را جز فلوس و دینار

و معجون عطاندہد ؛ از تانقات حکمانہ اش

ظفرۃ النسر از کف الاسد بنجہ بر تابد ؛ و از

تنوتات حاذقانہ اش ظفرۃ العجوز باصابع

فرعون بہ مطافرت دست و بازو یازد ؛ دردمندیکہ

استشمام شمیم مشموم خلقش کند بوی عود بشنود ؟ ؛

خستہ جانی کہ مداوا از انفاس خوشش جوید

ہنگام عود عود و صندل بار عود و صندل بہ

بستر آرد ؛ برلاے علیلان چون دواے مرو کشد

شفا و ریش لا مراد الحکمه گفته پو یه زبان آید ؛

صحت ۱۲ درپس آن ۱۲ نیست گردیدن برائے حکم او دهان ۱۲

و چون به تیمار بیمارے قدم رنجه فرماید رنج سر خویش

علاج ۱۲ تکلیف آوردن ۱۲ بیماری ۱۲ ابروئے ۱۲

گیرد و بدل بصحت بدل شود ؛ گرفتاران علت

دردسر ۱۲ منتخب بیماری

نقرس را طبع نقرسش از نقرس بفرس

مرضیست از وجع مفاصل ۱۲ حاذق و زیرک طبیب مستعمل ۱۲ مهارت فن شهسواری ۱۲ اسپ ۱۲

صحت برنشاند ؛ و از ذیل قلوب اساة از حسن

سوار کند دامن ۱۲ جمع آسی بمعنی طبیب ۱۲

مواسات گرد اساءة برافشاند ؛ بحکمت علی لبن

مهربانی غبار ۱۲ بدی دور کند ۱۲ شیر ۱۲

از لبنه دو شد ؛ و بلسان چرب و نرمی روغن بلسان

خشت خام ۱۲ بزبان ۱۲ روغن معروف ۱۲

از خشت پخته کشد شعر

کانه من لطف افکاره ؛ یحول بین الدم و اللحم

گویا بعض لطافت فکرهائے اوست ؛ گردیده در میان خون و گوشت

ان غضبت روح علی جسمها ؛ اصلح بین الروح و الجسم

اگر غضب گیرد روح بر جسم خود ؛ اصلاح میکند در میان روح و جسم

عاقبت لبرا نیطس سیه روزی و اقسام اسقام

انجام کار ۱۲ سرسام و سوداء ۱۲ بدبختی ۱۲ انواع ۱۲ بیماریها ۱۲

هورات گرفتار آمده بهر طرف که درمان نماید درم

هلاکات جمع هوره ۱۲ ق ؛ نرم ۱۲ نقش ۱۲ جراحت مکه ۱۲

و درمان نیابد ؛ و متطبیے که مانند غضروف اداسم

علاج و دوا ۱۲ بُرهان ؛ نوآموز علم طب ۱۲ ؛ بر استخوان نرم ۱۲ ؛ تمام استخوان نرم کرده آخر سینه

له گمنام ـ و عرق عرقوبش عرقوب الیامنه ایام

است ۱۲ ؛ مویز و انجیر ۱۲ منتهی ؛ حیله و بهانه ۱۲ منتهی ؛ نام مردیکه از عمالقه ضرب المثل بدروغگوئی

وحشایش خسائیس اخلاق و اصل السوس سوسش

دغابازی ۱۲ ؛ اسم اصطلاحی تنگ ۱۲ ؛ رذایل ۱۲ ؛ دوائی معروف ؛ اصل بیخ ۱۲ منتهی

تمام تمام بوده عیبه پر عیب ضمیرش وعاء

سخن چینی ۱۲ ؛ کیسه ۱۲ ؛ ظرف ۱۲ منتخب

انیسون و قرفه و بسباس ؛ و شیرین کاری

هندی جاوتری ۱۲ ؛ هندی تیج ۱۲ ؛ کذب و خلاف و نام دوائی ۱۲ ؛ بهتان بدگوئی و نام دوائی ۱۲ ؛ هرزه و بیهوده و نام دوائی ۱۲

اعمالش تشریب شربت ریواس بکافه ناس باشد ؛

دوائی ۱۲ ؛ خبر ۱۲ ؛ مکر و نفاق ۱۲ ابدان ؛ کل ۱۲ مردمان ۱۲

و نبض از منقبض و دارِ چینی از خارِ چینی و زنجبیل

و گلاب از زنجبیل الکلاب باز نشاسد ۞ و تر خوے

کہ از جنۃ القلب و جلجلانِ خاطرش جز ترد

تره زوید۔ و حقاقِ ضمیرِ حقاق تخمیرش طبلہ

خداعِ الرجال و قاتل ابی باشد ۞ و درون

و بر نش منبت رتیلاء و درو بحِ عقربی ۞ روید

روے دل آشوبش درختِ زقوم را بشگوفہ آرد ۞

و جلابِ خلاب آمیزش در گلوے مرضا بجاے

شفا کارِ شفاے سکنین نماید ۞ در باغ و راغ مانند

خرم ہمیشہ خرم ۞ بجماتیش ہر سپرِ غم

سپر غم بوده جناح النسر فارغبالی سایہ بر

فرقش افگند ۞ و مادرِ دہر سیہ پستان از پستان

سپستان شیر کامرانے در کامش دوشد ۞ و بہر

منجمے کہ منجم لفضل و منجم الرشاد و اوجِ سماء

تفرد را کوکب فرد الانفراد ۞ و در موشگافی صیاع

ثلہ ۞ و در اختر شناسی ہرمس ثلہ بوده علم

حکماے فلاسفہ را سفہ شمارد و بطلیموس را

رقمِ بطلان بر صفحہ تقویم شہرت زند و گوشیار را

چون گوشِ یار گوشوار در گوشش کشند وفاخر

بشا گردیش شاکر وشاهی بچاکریش فاخر باشد

وراے مجسطی آرایشش تماثیلِ مُشکلاتِ افلاک

رامبرهن سازد وذهنِ هندسه کشایش مشتبهات

متشابهات را از تداویر وحوامل وجوزهر رد

مائل الاوتاد وزوائل زائل کند بجودتِ طبعِ ثاقب

حلقهٔ فلک را در هم شکند وعذرا را بالطوق

تطوق گردن آراید؛ وبرفرقِ فرقدان پاے

تفوق ساید؛ فلا اقسم بمواقع النجوم

وانه لقسم لو تعلمون عظیم که کوکب

طالعش انکد من تالی النجم واختر اقبالش

نمودار ادبار النجوم بوده همیشه از کاسه دریشان

دریوزه نماید؛ وساکب الماء آبِ روی

عرّتش ریزد؛ وبران وراد بارش کوشد؛

وسماکِ اعزل بطعن اورامح شود؛ وممسک الاعنه

بایزاء او مطلق العنان گردد؛ وحیه وتنین السم ستم

تجرعیش کند؛ رقاص برقص پاے برفرقش

کوبد؛ وصلیب درعداوتش تصلب ورزد؛

منطقة الجوزاء نطاق خصومتش بر کمر بندد و

وقرن الثور سر مناطحت پیش آرد و سهم

به تیر جفایش زند و سفینه بگرداب بلایش افگند و

عقاب بعقابش عقعقه افزاید و زبانا بر خرمن

بختش زبانه افروزد و ابن الذین و

عوض العایفین و دهر الداهرین

اختر دولتش در حاق محاق و ستاره اقبالش

در عین احتراق بوده این بیت ورد زبان خواهد

کرد شعر

کوکب بخت مرا هیچ منجم نشناخت

یارب از مادر گیتی بچه طالع زادم

و هر متنجّی که الخبر قاء ذات نیقة و

خطوط جبینش عقرب نحوست را طریقه بوده

جوز از جوزاء و شعیر از شعری باز نشناسد

و چون از آسمان پرسند از ریسمان سخن گوید و

و چون از فلک گویند از فلکه جواب دهد و

و اما گردون دون دون نواز از سپند نجوم مجمره

گردان بزم عشرتش بوده از درم کیسه او را جلوه

دلیفین وهد، سعدین بمساعدتش ساعد یازند

شکل هفدهم شمالی ۱۲ — مشتری و زهره ۱۲ — یاوری ۱۲ — دست و بازو دراز کنند ۱۲

و نحسین به تحسینِ حالش پردازند، ذات الکرسی

کیوان و بهرام ۱۲ — نیکو کردن ۱۲ — شکل دهم شمالی

بکرسیِ رفعتش نشانند، و کلب الجبّار بپاسبانی

شکل نجم از اشکال جنوبی

آستانش کلبهم باسطٌ ذراعیه بالوصید

سگ اصحاب کهف یعنی قطمیر دراز کننده هر دو دست خود است بر آستانه غار

گوید، راس سربلندیش بخشد، و ذنب عقده

از کارش کشاید، قلب بدلداریش آید

منزل هیجدهم قمر

و جبهه جبین سای نیازش گردد، همیشه چرخ نیلوفری

منزل دهم — نیلگون

تیغِ خصومت بر سرِ دانشورانِ نیکوفر آخته

شان و شکوه — آهیخته ۱۲

و خرگاه دولت برائے بهتران افراخته

خیمه بزرگ ۱۲ — بلند کرده

کاخِ خاکساری جز بر کاخِ عزّتِ اهلِ کمال نریزد

و علاوه ۱۲ — ایوان ۱۲ برهان — مراد ذلت ۱۲ برهان — قصر ۱۲ برهان — نبارد ۱۲

و دریں بحرِ خونخوار طوفانِ حوادث جز بطوفان

دنیا و روزگار ۱۲ — سیل ۱۲ — گرد چیزے گشتن ۱۲ منتخب

سرائے اربابِ دانش نخیزد، سایه نشینان

آنکه محنت روزگار ندیده باشد ۱۲ برهان

قبابِ گردون اگر عالی و گردون پیوسته در رسته

جمع قبه ۱۲ — بناے گرد شکل گنبد ۱۲ — مفرد پست ضد عالی ۱۲ — براه ۱۲

بازارِ جهان بآزارِ راستان زبون اند، و متاع

سوق ۱۲ — آزردن ۱۲ — صادقان ۱۲ — راغب ۱۲ برهان — رخت ۱۲

زبون را طالب و زبون، و همّامِ عالی همم در

ضائع و ناکاره ۱۲ برهان — خریدار ۱۲ — بزرگ همتان ۱۲ — مهتران ۱۲ منتخب — جمع همت ۱۲

هجومِ همومِ اند، و عمومِ هنرمندان مستظلِ غمام

جاه ۱۲ منتخب — اندوه جمع هم ۱۲ — سایه گیر ۱۲ — ابر ۱۲

غمای و غموم، چهرهٔ بختِ نقّاب نقاب در تحت

بلا و سختی ۱۲ منتهی — جمع غم ۱۲ — زیرک و دور اندیش ۱۲ — عالم الفضلا ۱۲

نقابِ خفاست، و طائرِ احوال گروهِ ثقات

روی بند ۱۲ — پوشیدگی ۱۲ — جمع حال ۱۲ — معتمدان ۱۲

کند بعجمهٔ نادانی انتساب گیرد ؛ سنگی که کلامش
از بی هنگی کلام قلوب و حدیثش مسلوب از اسلوب
باشد او را مالک ملک کمال انگارند ؛ و قیل
منطقی که حسن منطقش منطق لا تنطق بر میان
اهل نطق بندد انشاد و انشاء او را در دائرهٔ انساء
در آرند آری بط سر آب را از بط شراب چه
بهره ؛ و خرس بادیه را از خرس باده چه نشوه ؛
اخرس ناشنوا شیوهٔ شیوا مقالی چه داند ؛ و بدوی
بدوی را ملل و نحل شهرستانی چه فائده رساند ؛

لحن داود را در استماع زبور چون حرف حق
نشنوند ؛ و کارنامهٔ ارتنگ وار تنگ و نگارخانهٔ
ارژنگ را از رنگ هنر عاری بینند ؛ و کیف
سخن خود صوتیست خارج آهنگ ؛ و گفتگوئیست
بی ترانه و ترنگ ؛ سواد خط نقشیست سیاه
قلم که نوک کلک تیز تگ نیرنگ ساز بیرنگ
آسا بر بیاض ورق بر انگیخته ؛ و گرده‌ایست تیره
که به افشاندن دست و بیراز دامن چرک تاب
خامه بر کتاب فرو ریخته ؛ انهم عن السمع

مُجلّے و مُجلّے یابد، و هر کجا ابلہ ست با عیش

ابلہ قرین گشتہ قدرش مُعلّے و قدرش مُغلّے باشد،

کدام جاہلِ نذیلِ شنیعُ الفعل است کہ در صباح

و رواح با خاطرِ مُمراح قوار بر راح راحت بر راحت

نے آرد، و کدام فاضلِ نزیلِ شنیعُ العقل است

کہ در ایامِ ناخِ زندگی از عینِ حسرت اشک

از عینِ مُمراح نمے بارد، اربابِ زمانہ رُتوت

پلید بلدہ را بر رُتوت بلدہ تفضیل دہند،

و بذاتِ تمتام را با خرزاتِ طمطام

در پلہ تساوی نہند، قمقام باؤل را از قمقام

باؤل اول شمارند، و ملیخ را از ملیح و مسیح را از

مسیح فرقے نگذارند، اقیال عامہ را با اقیال

خاصہ اقبال قلوب خاصہ عامہ میسر است،

و در پیش این فرقہ غافل عاقل کوہستانی با عاقل

شہرستانی برابر، دلاورِ دستان دستانیکہ در آوردگاہ

سخن ببرِ بیان ببرِ بیان پوشد بلباسِ ابلاس

اختصاص یابد، و پہلوانِ پہلوی زبانیکہ بچوگانِ قلم

از احرازِ عرب و عجم عجمہ احراز گوے سخنوری

کنند بعجمه نادانی انتساب گیرد ۞ بہنگے که کلامش

از بے ہنگی کلام قلوب و حدیثش مسلوب از اسلوب

باشد و او را مالکِ ملکِ کمال انگارند ۞ و قیلِ

منطیقے که حسنِ منطقش منطقِ لا تنطق بر میانِ

اہلِ نطق بندد انشاد و انشاء او را در دائرۂ انساء

در آرند آرے بطِ سر آب را از بطِ شراب چه

بهره ۞ و خرسِ بادیه را از خرسِ باده چه نشوه ۞

اخرسِ ناشنوا شیوۂ شیوا مقالی چه داند ۞ و بدوی

بدوی را ملل و نحلِ شهرستانی چه فائده رساند ۞

لحنِ داؤد را در استماعِ زبور چون حرفِ حق

نشنوند ۞ و کارنامۂ ننگ وار تنگ و نگارخانۂ

ارژنگ را از رنگِ ہنر عاری بینند ۞ فکیف

سخن خود صوتیست خارجِ آہنگ ۞ و گفتگوئیست

بے ترانه و ترنگ ۞ سوادِ خط نقشے ست سیاه

قلم که نوکِ کلکِ تیز تگِ نیرنگ ساز بیرنگ

آسا بر بیاضِ ورق بر انگیخته ۞ و گرده ایست تیره

که به افشاندنِ دستِ دبیر از دامنِ چرکِ کتاب

خامه بر کتاب فرو ریخته ۞ انهم عن السمع

لَمَعزُولُونَ ۚ وَعَنِ الْبَصَرِ لَمَحجُوبُون

معزول بستند (آیہ است) وازبصارت درپردہ اند

رباعی

امروز بہای ہیزم و عود یکیست — در چشم جہان خلیل و نمرود یکیست

قیمت ۱۲ ہیمہ ۔ ابراہیم ۱۲

در گوش کسانیکہ درین بازارند — آواز خر و نغمۂ داؤد یکیست

شخص فاکرہ و فاکرۂ شخص ہرگاہ بقدرِ استعدادِ مادّہ و

آمادگی ۱۲ جوہر ۱۲

مادّۂ استعداد و ہنر کمال و کمالِ ہنر و گوہر سرشت

قابلیت ۱۲

و سرشتِ گوہر خرج کند ۔ واز بلاغتِ طبع و طبع

صرف کند رسائی ۱۲

بلاغت با طلاقتِ لسان و لسانِ با طلاقت

تیز زبانی ۱۲

کلامیکہ آبداری لآل نکاتش آبِ روانِ و روانِ آب

جاری ۔ جان ۱۲

را غرقِ عرقِ شرم سازد بوساطتِ خامۂ تحریر و

قلم ۱۲ خوے ۱۲

تحریرِ خامہ در نامہ ورق و ورقِ نامہ درج دہد ۔ ہر

بنویسد

چند کہ حسنِ صنعتِ این نوعِ سخن کہ سخن در صنعتِ

سخن نیست اے شک نیست ۱۲

حسنش نیست معلومِ ضمیرِ آگاہِ دل و دلِ آگاہِ

واقف ۱۲

ضمیر است ۔ و کیفیتِ جوّدت و جُودت

سازندہ نہانی ۱۲ غیبات ۔ چگونگی نسلفت دستی ۱۲ خوبی نکوئی ۱۲ خوبی

کیفیتش در پیشِ ہوشِ تیز خرد و خردِ تیز ہوش

حالت و وضع کہ از چیزے حاصل باشد ۱۲

مستغنی از تحریرِ دبیر و دبیرِ تحریر ۔ اما نزدِ کنارہ

نوشتن ۱۲ منشی ۱۲

گردانِ کوی انصاف بر کاکت اتّصاف یابد ۔ چون

آنانکہ از انصاف دور ہستند ۔ سستی و ضعف ۱۲ موصوف شود ۱۲

این گونہ عبارات قارعِ سمعِ گوش و آویزۂ گوشِ

کوبندہ ۱۲ حس الاذن ۱۲

سمع گرد و ابر رمحِ طعن و طعن رمحِ تعریض شان

قوت سامعت ۱۲ نیزه ۱۲ طنز ۱۲ ضرب نیزه ۱۲ بکنایه سخن گفتن

اسبابِ جمعیتِ خاطر پریشان و مایهٔ پریشانیِ خاطر

منتشر گردد ۱۲

جمع شود بلا درین صورت لطفِ سخن بایں فرقه

نیوشانیدن انابِ نابِ آب بحر آمیختن است،

مشک ۱۲ خالص ۱۲

و نبات در مخلاتِ ستور نبات خوار ریختن است،

شیرینی معروف ۱۲ توبره ۱۲ چارپایه ۱۲ گیاه ۱۲

و از زبانِ کُلکِ وصفِ حالِ مُمِلّ را بهمزبانیِ خامه

املا کننده ۱۲ غمگین ۱۲ قلم ۱۲

برخواند که نَصیبُنا یُصیبُ النَّصَبَ وَالنُّصُبَ

ناخوش دیدیت ۱۲ قسمت ما میرساند رنج سختی و بلا و بدی و سختی

وَلَن یُصیبَنا اِلّا ما کَتَبَ کَیتَ وَ

و نمیرسد ما را الا آنچه که نوشته شده است در تقدیر ما کذا

کَیتَ، دلِ شوریده حال چون باز بوستان

کذا پریشان

دوستیِ دوستانِ باستانی که آشنائی ایشان شیفته بود

قدیمی ۱۲

بُوسے بوسے بیوفائی شنفته رایحهٔ یاسِ بحسنِ حسن

رایحه ۱۲ خوی ۱۲ ابریشم بیوفایه ۱۲ بوسه ۱۲ ناامیدی ۱۲ خوبی ۱۲

دریافت و دریافت دریافت، خواست تا یک

ادراک فهم ۱۲ معلوم کرده فهمیده ۱۲

قلم از مقلمه و قلم که مرغِ دست آموزِ بنان بود

بالکل ۱۲ قلمدان چاقو ۱۲ مرغیکه بپرد و باز برگشته بدست آید ۱۲ انگشتان ۱۲

پیوندِ تعلق ببرد، و دیگر نام نامه و آمه نبرد، بواعثِ

قطع تعلق بکند کتاب ۱۲ دوات ۱۲ بزبان نیاورد ۱۲

اَلعادَةُ کَالطَّبیعَةِ الثّانیَةِ سرِ امتناع

عادت مثل طبیعت ثانی است

بپیش آورد، پس بمفادِ مَن قَرَعَ باباً وَلَجَّ وَلَجَ

ابا و منع کرد ۱۲ هر که کوفت دروازه را و لجاجت کرد داخل شد (قول جناب امیر علیه السلام)

ارباب ابرام حلقه کوبِ درِ مطلب گشت، و التجا

اصرار ۱۲ استحکام و استواری ۱۲ دق الباب کنان برای التجاء ۱۲

را باستانِ راستان نوازِ حضرت سراے عقل شتافت،

ونخست طوطی شکریز زبان را شکرِ شکرِ شگرف

اول · فصیح ۱۲ برہان · صیاد · سخن نجوش ۱۲ برہان · نادر و عجیب ۱۲

ساخت ٭ و بعرض حُجّابِ حجابِ جلال ٭ و بوّابِ

دربان ۱۲ · پردہ ۱۲ · کرامان جمع حاجب ۱۲ · ذوالجلال ۱۲

ابوابِ اقبال رسانید ٭ کہ فکرت بپیشہ کسالت پیش

در جمع باب ۱۲ · سستی ۱۲

گرفتہ ٭ و بر کاہلِ کاہلی و توانی از ناتوانی سوار آمدہ ٭

دوش و شانہ ۱۲ · منتہی سستی ۱۲ · سستی و کوتاہی ۱۲ · ضعف ۱۲

وخامۂ بقباقِ اسلۃِ اللسانِ شوکت آسا زبان

قلم ۱۲ · پرگو ۱۲ · تیز · زبان · خار ۱۲ · مانند ۱۲

شکایت تیز و پیراہنِ کاغذی در بر کردہ بسانِ

لباس فریادیان · پوشیدہ · مانند ۱۲

ماتم زدگان از دستِ زمین و زمان گریبان دریدہ

آسمان ۱۲

و بر سینہ الف کشیدہ ٭ و خوالستان دست از

اسے چاک زدہ · سیاہی ۱۲ برہان

دہن گرفتہ خود را بسیاہی زدہ بجائے مداد از دیدہ

سیاہی ۱۲

اشکِ شنگرف میریزد ٭ تصویب و الفاظ و

سرخ رنگ ۱۲ · صوابدید ۱۲ · پند دادن ۱۲

تہذیب و ایقاظِ آنہا محوّل برائے رزینِ شمامت ٭

درستی نفس ۱۲ · بیداری ۱۲ · سپرد ۱۲ · استوار و محکم ۱۲

باشد کہ این سیاہ دلان حالتِ منافست و مناقشت

کنایہ از قلم و دوات ۱۲ · ظالمان و سنگدلان ۱۲ بہار عجم · معارضہ ۱۲ غیاث · منازعہ ۱۲ غیاث

و مناقست ترک دہند ٭ و بر طریقہ ظریفہ یاری

عیب جوئی و تمسخر ۱۲ · روش و سلوک ۱۲ · خوب خوش ۱۲ · آمد

قدم نہند ٭ واِلّا من بارے آتش بجا آ سے

ورنہ ۱۲ · رخت ۱۲ برہان

صبر و سکون زدہ سر بشیدائی خواہم آورد و ہر آئینہ

دیوانگی · بالتحقیق ۱۲

آئینہ وار جلائے وطن خواہم کرد فَلَمَّا جَاءَہُ وَقَصَّ

ترک · وقتیکہ (موسیٰ) آمد نزد او (شعیب) بیان کرد

عَلَیْہِ الْقَصَصَ نفسِ لوّامہ بسان فتیلۂ شمع

پیش او · قصہ ہا

بر خود پیچید و از غایتِ دلسوزی اشک گرم از دیدہ زد

پیچ و تاب خوردہ ۱۲ · ترحم و شفقت ۱۲

ریخت ولب بلبلبه کشوده تسلیه را گفت ای دلازاری

شفقت ومهربانی ۱۲ اطمینان ۱۲ ای دل

بکن ترکِ دل آزاری بکن ٭ با دل هیجان بر وفق

آزردن دل را ترک کن موافق ۱۲

عادت اعادتِ لابه وزاری ودرلابهٔ حیرت لابه و

تکرار ۱۲ عاجزی ونیاز ۱۲ برهان سنگستان ۱۲ منتخب

بیقراری میکرد عقل چون شیوهٔ دلجوئی از نفس دلله

اظهار اخلاص با یاد دلجوئی ۱۲ اضطراب ۱۲

ودلِ دلِ دل را بواسطهٔ انقطاع یاری یاران پدید

آه وناله ۱۲ برهان مدد ۱۲ مددگاران ۱۲ ظاهر

بدید اورانیز از غایت رافتِ رقّت رفت حالی

مهربانی ۱۲ غیاث نرمی دل ۱۲ فوراً

نفس شفیق را که شقیق روح دا اعز من ابنِ

مهربان ۱۲ برادر ۱۲ عزیز تر از

بوح میدانست بطلب آمد واحضار خاطرِ خام

فرزند دولت ۱۲ حاضر کردن

وخامه فرستاد ٭ وایشان را تواددع وتصالح د

با هم دوستی کردن ۱۲ منتهی مصالحت ۱۲ منتخب

تحالف ترغیب ٭ وبرعیب تخالف وتناکر

باهم سوگند خوردن ۱۲ ترغیب دادن وصمت ۱۲ مخالفت ناشناسائی ۱۲

ترعیب وتعییر وتعبیر وتانیب کرده ٭

ترسانیدن ۱۲ سرزنش ۱۲ قاموس بند دادن ۱۲ سرزنش وملامت ۱۲ منتهی

بانیتِ صافیه وامحوضه محوضه تغیر محاشنت

عزم ۱۲ بینش ۱۲ خیرخواهی ۱۲ منتهی خالص ۱۲ باهم دشنام دادن ۱۲ منتهی

ومشاحنت داد ٭ وبفحوای ونزعنا ما فی

دشمنی کردن ۱۲ منتهی دکشیدیم انچه که در

صدورهم من غلٍ نازع تنازع

سینه هائے شان از کینه بود دور کننده ۱۲ جدا ۱۲ قاموس

نزاع ٭ ودافع تنافرع نزاع واصحاب گرویده ٭

جنگ دشناما ۱۲ قاموس قلم ۱۲ مراد دوات ودیگر لوازم تحریر ۱۲

وجامهٔ مهربانی لطیف از لطف ومهربانی درپوشانید ٭

نوعی از جامه نازک ۱۲ برهان مهربانی ۱۲

وظاب وطاب وطاب دردن حاصل ٭ ولوع

بانگ شادی ومستی لغت ۱۲ منتهی پاکیزگی ۱۲ منتهی دل ۱۲ بلبله آرامی ۱۲

ورَوع رُوع زائل شد ٭ خاطر رسم وفاو وفاق ٭

خوف ۱۲ دل ۱۲ سازگاری ۱۲

وراه رفای ورفاق گرفت * وحدایق الفت خرایق

آرام جلیله ... لطافت ... منتخب باغ سبز وشاداب

زلفت بتازگی تازگی پذیرفت * وموایست

تربیت نزدیکی از سرنو خرمی شادابی ناامیدی

وموالست هیاة موانست یافت * ومصاجبت

درشتی وسختی انس کردن ... بدزبانی

بمصاجبت ومفارقت بمقارفت واختلاط

رفاقت جدائی باهم اختلاط آمیزش مقارعت خشم کردن

باختلاط ونفرت بقرب وبیگانگی بیگانگی ونفاق

وحشت نزدیکی ناآشنائی بآشنائی دودلی

باتفاق وشقاق باشقاق وتجنب به تحبب بدل

یگانگی مخالفت دشمنی منتخب شفقتها بیگانگی وکناره کشی

شد * وبدل گفت بیا وبیاور تاچه داری هات

بیار

دواء الانفاس ای دواة الانقاس

دوائے کلامها یعنی دوات سیاهی

وهلم الملقاط والقرطاس * وقال

ونزدیک کن قلم را کاغذ را وگفت از

للمجراة المجراة والملماس * ساعد

دوات آراسته وقلم مدد کن

بنانی واسع فی تنبیر بیانی بالراس

انگشتهائے مرا وسعی کن در نوشتن بیان من از سر

مزبر مزبر شوق بشوق انگشت قبول بریده

قلم ... نوشته ... باآرزو وخواهش

وقدم براه مفاوضت ومفاوصت نهاده * فاتحه

اشتراک قاموس سخن رابیان کردن قاموس ابتدا دعا

کار را از روی اخلاص بدعای رب اشرح

خدایا کشاده کن

لی صدری ویسر لی امری واحلل

برائے من سینه من وآسان کن برائے من کار من وبکشا

عقدة من لسانی رطب اللسان گشته گفت مصرع

گره گفت از زبان من تر زبان

* از دوست یک اشارت از ما بسر دویدن *

ستجدنی انشاء الله صابرا ولا اعصی

... خواهی یافت مرا انشاء الله صابر وضابط ونافرمانی نخواهم کرد

لَكَ اَمْرًا ۔ دَوَات نیز ادوات اَوُدْ و اُدُوْ

از حکم تو — مجره — آلات — خشم و کجی منتخب غریب

و آلاتِ اَبَارِ دَالَوْ وَاَتُو بدور افگنده گردِ کدورت خزا

اسباب — خشم و نفرت منتخب تعقیر و تاخیر منتهی — رنج و ملال

که از خاطرِ و خامۀ خامه در خاطر داشت بر افشاند

ناموافق — قلم — تل ریگ رشیدی

و بایمعنے خط در داد ۔ بحکم اُسْلُكْ يَدَكَ فِي

ای صفت خاطر — پهلا نوشت — ببر دست خود را — در

جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوْءٍ ۔

جیب خود را جلد — بیرون آید — نورانی و سفید — بلا کسی قسم کی بدی

و بخطاب اَلْقِ مَا فِي يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا

بیندازد آنچه که در دست راست تست — تا بگیرد و فرو برد آنچه که — رای عصا

صَنَعُوْا ۔ بے مداہنہ لها و نت دہان

آنها ساخته اند — خدعه و تصنع منتهی — آشتی و نرمی کردن

بر کشاد ۔ و تسویفے که با وصفِ تشویق و تسویق

تاخیر منتهی — باوجود — رغبت — تحریر

آں بظہور پیوست ۔ و املائے که در املاے آن

تاخیر منتهی الارب — نوشتن

واقع میشد مندفع گشت ۔ و برقعِ عوائق و بواہد از چہرۂ

دور شد — نقاب — مانع — بلا و مصیبتها منتهی

عواتق و نواہد مطلوب مرتفع ۔ پس دل از رہائے

جمع عاتق زن نوجوان منتهی — جمع ناهد زن نارپستان — جای وسیع منتهی

الم رہائی یافت و اندیشۂ دور اندیش و غصۂ

رنجها — خلاصی — پیش بین — روی بروز نان منتهی

وسوسہ و شوشہ از عارضِ ضمیر بر انداخت ۔

اندیشه — فکر و پریشانی — رخسار — دل — بر افگنده

و بہوائے وصلِ معشوقِ مراد مع شوقِ مزداد بے

خواهش — زیاده

مساہمت بمسامحت پرداخت ۔ و کمش ذلاذلہ

تساهل قاموس — آسانی و سهولت و جوانمردی و بخشش کردن — بر گردانید دامنهای خود را

ضمیر محجوب از روے حجاب معذرت

پوشیده — شرم — پرده — عذرخواهی

رامعذار عذار یاوہ سرائے بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی

پرده نقاب — رخسار — بیهوده گوئی — بلکه انسان بر

نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ وَّلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَهٗ برداشت ۔

نفس خود بینا است و اگرچه پیش کند حجت ها و بہانہ ها

وطبع لبق خلق وذہن ذہق ذلق باکلک زعق

طلق ازمداد عبق رنق بربیاض لہق لیقق مطلب

نگارگشت ٭ وخاطر بیہودہ لاے تمناے یوجن

فی الاوستقاط ما لا یوجن فی الاستقاط

وسوق شوق بعزم سوق سخن پردازی حمل

مطیئہ ہمت نمودہ وراے ہرزہ ورائی برگرن

زاملۂ امل بست قن وضع الجرس علی بکر

علط ٭ دیپاے توکل کالحادی ولیس لہ

بعیر باکبۂ طرقا وودیدہ زرقا تدم فرساے

ایں لمساعۂ برقا وطلعۂ خرقا

گشتہ حصبات وحصیاتے چند کہ ازوشت

بیاض بیسوادی التقاط نمودہ بود با عدم ربط

درخیط خبط وحبط ارتباط دادہ آں رابہ درّہ

نادرہ موسوم ساخت ٭ امید کہ از فیض نظر

اہل نظر ہم سلک گوہر شاداب ٭ ومس روے

اندود ایں مسکین از مس اکسیر بکیمیاے اصلاح شان

زرناب گردد شعر

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند

الاشعار

فِی زُخرُفِ القَولِ تزئینٌ لباطِلِهِ

در آرایش دادن کلام بر دروغ و مبالغه زینت است برائے باطل او

وَالحَقُّ قد یَعتَرِیهِ سُوءُ تَعبیرِ

و حق به تحقیق تعرض کرده مے شود به بدی تعبیر

تقولُ هذا مُجاجُ النَّحلِ تمدحهُ

بگوئی این شهد مگس انگبین است در ستائے او

وان ذممتَ تقل قئُ الزنابیرِ

و اگر نکوهش کردی بگوئی استفراغ زنبوران است

تَمَّتِ الدِّیباجةُ بِعَونِ

ختم شد عنوان کتاب بمدد

اللهِ المَلِکِ الوَهّابِ

الله که بادشاه بسیار بخشنده است

وَاِلَیهِ المَرجِعُ

و بطرف او بازگشت

وَالمَآبُ

و بازگشت است

در بیان اختلال ممالک ایران تبقدیر مالک الملک مطلق

نَقُصُّ عَلَیکَ مِن اَنبَاءِ مَا قَد سَبَقَ

بیان میکنیم بتو از خبرها از جمع نبأ بمعنی خبر انچه که گذشت

هَل اَتٰکَ حَدِیثُ الجُنُودِ فِرعَونَ

آیا آمد بتو بیان لشکرہائے فرعون

وَثَمُودَ مصداق این سخن حال امیر ویس

و ثمود

غلجائی و اسد اللہ ابدالی بود. که ریاس الامر باد عاے

غلجائی نام قبیله نام قبیله ابتدائے کار منتهی

ریاست در حاشیهٔ ملک بفتنه انگیزی برخاسته

طرف و کناره

آتش بیداد افروختند. و رایت بداد افراختند

ظلم روشن کردند علم حرب مراح بلند کردند

نخستین امیر ویس که از رعاع رعایای قندهار

کمینه و مردم ناکس منتخب

بود در عهدِ خاقانِ سعیدِ شهید شاه سلطان حسین

بن شاه سلیمان صفوی در زمانش محمد باقر مجلسی بود و شیخ علی حزین را الحق بعد کرد و تاریخ ۱۲ علم

از سوءِ سلوکِ وُلاةِ آنولایت و شوبِ شوکت

بدی ۱۲ منتخب — جمع والی ۱۲ — ملک و سلطنت ۱۲ — غار ۱۲ — قوت ۱۲ صراح

شکایک شاکی السلاح ایشان شاکی و باقلب

جمع شکایت کرده مردم ۱۲ — مسلح — شکایت کننده

شایک و چشم باکی برای تظلّم و عرض

خار دار و شایک بمعنی ... — گریان ۱۲ — داد خواهی ... ۱۲ منتخب — سوراخ دار ۱۲

ورد نا کی لبوی اردوی بادشاهی شتافت ؛

لشکر

چون در دربار فلک مماس ولات حین

فلک مماس کنایه از بلند — درنیست — وقت

مناص معینی و مغیثی نیافت . بجانب قندهار

فرار — مددگار ۱۲ — فریادرس ۱۲

عطفه کرده در معاطف ملک اوّل الامرِ ثانی

برگردیده و ... آمده ۱۲ — اطراف و جوانب — ابتدای کار — گرد شده

عطفه گشته در سال هزار و صد و بیست و یک

عنان خود با ... ۱۱۲۱

هجری مطابق اودئیل گرگین خان والی را

سال گاو ۱۲ — والی گرجستان یکی از امرای ایران بود ۱۲
دریں زمان حسب جانب سلطان حسین حاکم قندهار بود ۱۲

بمکر و کین کشته رایت طغیان برافراشت قل

بهانه و عوت در باغی بیرون شهر او را کشت ۱۲ علم — علم ۱۲ — از حد در گذشتن ۱۲

لقی و بیسا پس بجوالی و حواشی دست یازیده

ای ملاقات کرد با نچه کرده ... ۱۲ مجمع الامثال — گرداگرد ... — جمع حاشیه اطراف ۱۲ بهار — بقصد چیزی دست دراز کرده ۱۲

با ظفر طغرهٔ چهرهٔ حسنای ممالک را تخدیش

تاختن — تیغ — زن جمیل ۱۲ — خراشیدن ۱۲ منتهی

و مصاقبات آن ضلع را تا حدِ و لکک و دلارام از

نزدیک ... و قرب جوار ۱۲ منتهی — نام شهر ۱۲ — نام شهر

مضافاتِ مملکتِ خویش نمود با دل آرام مرام هم

اضافه کرده شده و منسوبات ۱۲ — معشوق — مقصود

آغوش شد و از منهل کامرانی جرع نوش انّما

چشمه

خدش الخدوش انوش بعد از آن که

نشان بخط کرده ۱۲ نوشت — خراشیده ... — (اینجا مراد از نوشت مکتوب یا نوش) از مکتوب است ۱۲

غلیجائی از غل جهان ابضیاد آمیخت اسد الله ابدالی

میر ویس ۱۲ — کینه ۱۲ منتخب — دریں زمان بجای ... احمد شاه ابدالی ... قوم ابدالی ... ۱۲ علم

که در اصفهان و از باغ هرات نشیمن داشت

در سال هزار و صد و بیست و سه هجری بر مکنون

سریرهٔ شریره تجاهر و بر کیدت باطن باطن

باطل تظاهر کرده عهد بندگی را منفصم و حبل اطاعت

را منخسم ساخت و بر قلعهٔ هرات مستولی گشته آغاز

معادات و حقوق بی اندیشه روز معاد و اشاعهٔ

بیداد قوم ثمود و عاد نمود فاولئک هم العادون

بمرور ایام و احوال اعوام تغییر یافته در قصور

دولت کشور و در خلل کشور خلل و قصور پدید آمد

گردنان و مناکب سر از گریبان سرکشی و خلاف

و دست از خلاف و راز دستی بر آوردند و ادانی و

اقاصی و اذناب و نواصی و رقلاع و صیاصی

و نواحی و قواصی بدولت والاعاصی گشتند گروه

اشرار آشکار اسرار سرایره و خیانت

داب و جنایت و ذاب و خباثت ذات بر اعیان

عیان و ظاهر ساختند و بدگوهران بی قیمت بفتنه

انگیزی قد و قامت افراختند قد قامت القیامة

من افسادهم فی الساهرة و صارت

أَعْيُنُ الْفِتَنِ النَّائِمَةِ مِنْ إِيقَاظِهِمْ

چشمهای فتنهای خوابیده از بیدار کردن ایشان

سَاهِرَةٌ غَلَبَتْ سِنَةُ السَّنَةِ عَلَى

بیدار غالب شد خواب بر

عُيُونِ الْأَعْيَانِ وَانْقَلَبَتِ السُّنَّةُ

چشمهای سرداران و منقلب شد روش

وَالشِّنْشِنَةُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَمَعَانٍ أَصْلَتَ

طبیعت در هر مقام و جا کشید

الدَّهْرُ سِكِّينَةً عَلَى السُّكَّانِ مَسْنُونًا

زمانه کارد بر ساکنان تیز کرده شده ۱۲

وَمَرَجَ جَمَاعُ الْبِلَادِ بِالْحَمَاءِ مَسْنُونًا

فَوَاقِرُ الْفَوَاقِرِ قَدْ زَهَرَتْ وَ

عَنَاقِيدُ الْعَنَاقِيدِ ظَهَرَتْ خِلَافُ الْفِتَنِ

ظاهر شد درخت بید

قَدْ تَفَنَّنَ وَشَجَرُ الْخِلَافِ قَدْ تَغَصَّنَ

درخت مخالفت شاخ برآورد

ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِعْمَةً

بدرستیکه خدا نیست که تغییر دهد نعمتی را

أَنْعَمَهَا عَلَى قَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا

که انعام کرد بر طائفه تا آنکه تغییر دهند آنچه که

بِأَنْفُسِهِمْ

در دل نفس شان است

دربیان جلوس حضرت شاه طهماسب میرزا

إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ

بعد از انتشار خبر استیلای افغان باصفهان

شهزادهٔ والاگهر طهماسب میرزا در آخر ماه محرم که

۱۱۳۵ سنه تاریخ جلوس اوست در دار السلطنة

قزوین براورنگ سلطنت نشسته افاغنه بدفع

مُحاوَرت تیغِ فتنہ گستر مُحبُّ الغوانی گیرِ السوانی چنان

گفتگو کردن ۱۲ معشوقہ ۱۲ فساد ۱۲ صفت شوقی معشوقہ ۱۲

بجہان وتن تیغ زدند کہ ترک برگ مملکت وآری گروہ

بجمیع جہت بفضل ۱۲ تو یافتہ نیشو ۱۲ سامان ۱۲ بادشاہی ۱۲

بالصبابۃ از صیانۃ مُلک تنحّی در رسیدند و لہم

بعشق ۱۲ معاصبہ ۱۲ نگہبانی ۱۲ یکسو شوے ۱۲ براے

اعمالٌ مِن ذلکَ ہم لہا عاملون شعر

اعمال است عبر ازیں آنہا براے آں اعمال عمل کنندہ اند ۱۲

اِذا کانَ ربُّ البیتِ بالطبلِ ضارِباً

ہرگاہ صاحب خانہ بود طبلہ زن ۱۲

فلم تلم الصبیانَ فیہ علی الرقصِ

بازجع بہ بیت ۱۲

پس نہ ملامت کن طفلان در آں خانہ بر قصیدن ۱۲

فالحقّ والحقَّ اقول ازرکوب کمیت وررکاب کمیت

پس حق است وحق میگویم ۱۲ سواری ۱۲ اسپ ۱۲ پیالہ شراب ۱۲

ومداومت لعل مذاب ومنادمت یاقوت لبان

گداختہ مراد شراب ۱۲ ہمنشینے ۱۲

مذائب واد کامیابی دادہ جہان را با آسے زیر زیر و بالا

گیسو ہا ۱۲ باجہ ۱۲ تہ و بالا ۱۲

گردند وباکار آب آب کار بُردند ثمن عقار بہ ثمن

کار آب کثرت رونق کار بردند ۱۲ باغات ۱۲ قیمتہ ۱۲

شراب ۱۲

عقار مصروف گشت وبنبیذ مائع مائع مانع رسم مُلک

شراب ۱۲ معصول داد شراب سخت سرخ صفت بنبیذ ۱۲

آرائی شد عاقبت ایران از آتش تر وآب خشک

آتش تر شراب ۱۲ آب خشک یعنی صراحی ۱۲

بباد رفت وازیں کشور پُر شور وشر جز آیات خرابات

بہ باد شد ۱۲ صفت ۱۲ جز سوائے آیات نشانیہا ۱۲ مناسب ویرانہ ۱۲

اثری نماند وآبادی از جہان ویرانہ عزلت گزید شعر

گوشہ ۱۲ آبادی ۱۲

خراب ارشود کاخ کون وفساد شود گو خرابات آباد باد

شرط ۱۲ دنیا ۱۲ متعلق اول بگو ۱۲ مصرعہ ۱۲ غرض از انست ۱۲ خرابات شراب خانہ ۱۲

وما کانَ ربُّکَ مُہلکَ القریٰ بظلم

نیست رب تو ہلاک کنندہ صاحب قریہ ۱۲ بظلم

واہلُہا مصلحون

حالانکہ اہل آں قریہ نیکوکار باشند

از فروغ بادهٔ آفتاب تاب بدر لبریز کرده کاسه

خورشید را بر سر گردون می شکستند و هم یحسبون

انهم یحسنون صنعا و هنگامی باهم آغوشی

هم آغوشی و در سرخاب سرخاب نوشی نموده بسرخاب

رخساره خود را سرخاب تلب شکن می شمردند

و یزعمون انهم ملکوا النجد و الصنعا

زمانی با شوخ خوش ادا در کنج طرب چنگ و بربط

زده در هر باب باب عشرت میکشادند و اوانی

استلذاذ صیدرا شاهین تیز چنگ بربط انگنده

در حقیقت شهباز دولت را از دست میدادند

بکرةً و عشیاً از باکره و باکوره لذت اندیش و بایش

رافغ رافع غیش بوده فقاع میکشودند و غدواً و اصالاً

در جامهٔ زر جامهٔ رز بیموده بهمدمی جام می آواز

چامه و نای و نی در صبوح و غبوق با اوج عیوق

میرسانیدند حب حب حبائب اخلف من نار الحباحب

بنوعی بر زمین دل افشاندند که دست از همه افشانده

یکسو کشیدند و هم فی غفلة معرضون و عشقه عشق

غلام علام لبستهٔ پسته لب و کلاب شوق مجاورت

مُحاوَرت تَيَنه فتنہ گستر فحبُّ الغوانی گیرِ السوانی چنان
گفتگو کردن ۱۲ فساد ۱۲ مطربہ ۱۲ صفت شوقی مطربہ ۱۲

برجهان وتن تنیدند کہ ترک برگ مملکت و آری گروہ
تیغ جن بخشد دل ۱۲ نوید یافتہ بیشود ۱۲ سامانی ۱۲ بادشاہی ۱۲

بالصّبابۃ از صیانہ تک تنحّی در رسیدند و لہم
تیغ عشق ۱۲ معاصبتہ ۱۲ نگہبانی ۱۲ یکسو سوے ۱۲ بمائے

اعمالٌ مِنْ ذلك هم لَهَا عاملون شعر
اعمال است عبر ازیں آنها براے آں اعمال عمل کنندہ اندہ ۱۲

اِذا كَانَ رَبُّ البَيْتِ بالطَّبْلِ ضاربًا
ہرگاہ صاحب خانہ بود طبلہ زن ۱۲

فلم تَلُم الصِّبيانَ فِيهِ عَلى الرَّقْصِ
پس نہ ملامت کن طفلان در آں خانہ بر قصیدن ۱۲

فالحقُّ والحقَّ اقولُ ازکوب کمیت در کاب کمیت
پس حق است و حق میگویم ۱۲ سواری ۱۲ اسپ ۱۲ پیالہ شراب ۱۲

وُمداومت لعل مُذاب و مُنادمت یاقوت لبان
گداختہ مراد شراب ۱۲ ہمنشینی ۱۲

مذائب داد کامیابی دادہ جہاں را بالآسے زیر زیر و بالا
گیسو ہا ۱۲ پانچ ۱۲ تہ و بالا ۱۲

کردند و باکار آب آب کار بردند ثمن عقار بہ ثمن
کار آب گزشت رونق کار بردند ۱۲ شراب ۱۲ باغات ۱۲ قیمتہ ۱۲

عُقار مصروف گشت و بنبیذ مائع مائع رسم ملک
شراب ۱۲ معصول داد ۱۲ شراب میفروشند ۱۲ شراب سخت سرخ صفت نبیذ ۱۲ صفت ۱۲ صفت بیقدہ ۱۲

آرائی شد عاقبت ایران از آتش تر و آب خشک
آتش تر شراب ۱۲ آب خشک یعنی صراحی ۱۲

بباد رفت و ازیں کشور پرشور و شر جز آیات خرابات
برباد شد ۱۲ صفت ۱۲ جز سواے آیات نشانیہا ۱۲ مناسب ویرانہ ۱۲

اثری نماند و آبادی از جہان ویرانہ عزلت گزید شعر
گوشہ ۱۲ آبادی ۱۲

خراب ار شود کاخ کون و فساد شود گو خرابات آباد باد
شرط ۱۲ دنیا ۱۲ متعلق اہل بگو ۱۲ مصرعہ ۱۲ خرابات شراب خانہ ۱۲ نیست ۱۲ غرض ازالنست ۱۲

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ القُرىٰ بِظُلْمٍ
نیست رب تو ہلاک کنندہ صاحب قریہ ۱۲ بظلم

وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ
حالانکہ اہل آں قریہ نیکوکار باشند ۱۲

در بیان تمبیہ خاکا محمود و جلوس اشرف و قتل خاقان شہید

اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَذِکۡرٰی لِمَنۡ کَانَ لَهٗ قَلۡبٌ
اَوۡ اَلۡقَی السَّمۡعَ وَهُوَ شَهِیۡدٌ و ہم دران
اوان محمود غلجہ آثار فہی کالحجارۃ او اشد
قسوۃ از قلب قاس فاش کردہ سی و یک تن
از شاہزادگانِ گرامی گوہر را بالباسِ زمرد یکرا عناق
بلورین لعلی ساختہ بمقتضاے کما تکمیل نکال نکال
و نکایت و نکایتِ این امر ظلم پرور روز بروز برو ز د

بروزگار او عاید گشتہ وبل و وابل این و بال و بیل
مصر در تمصیر نقش انگند و انتیاب نوائب نوبت
زن حالش و دولت معانق دولت بیآمش گردید
تیرآہ سحر خیزان کارگر افتاد جنون قوی بر او طاری
شد و آن مجنون بدعاے لیلی از پا در آمد فاخذہ
اللّٰہ نکال الآخرۃ والاولیٰ و ابن عمش
اشرف رحمہ اللّٰہ بلیلۃ لا اخت لہا در حال
خال استیلا برافراختہ خالہ ختالہ سلطنت را استراع
من نکاح امّ خارجۃ کابین بست الجبابرۃ

خاله الکرد ان وده وازدهم شهر شعبان سنه سبع و ثلثین

و بالبعد الالف برجاے پادشاہے برجاے او نشست

کذلک و اوثلنا قوما آخرین شعر

اقول لدهر قد توالت صروفه

الیس لهن ایا زمان زوال

فقال اصطبر کم دولة قد تغیرت

لکل زمان دولة و رجال

چون نقد شهر وای شاهی او شهر روا شد باروییہ

بفسان فسون سیف تبابط و تشارس تیز و آغاز

حرب و ستیز کرد هم در تضاعیف این حال و تجاویف

این احوال روزگار تبه کارش بابنات الدهر

امتزاج وابوجهل غفلت باُم الدماغش ازدواج

یافته باحیاء شیم ستم آیین ابن عم پرداخت یعنی

از غلبه سود ابر سابره غبر اخاقان سعید را بامصفحه

خضر اصفحه بیضا حمرا ساخت شعر

پرتوے یابد فرہما نیاید قصاب اگر بہندی کل کنند ہمارا

دچون خدیو مغفور را از دست ساقی قضا قصاع شہادت

در کشید و شاه زادان شاه زادان تخت گاه را تخته

بدر خدیو ایرانِ صولت ایران آنرا که در میدان

نبردش باوردگم از نیساء بود در سال هزار و صد

وسی و شش که کلک واسطی تبار نثار نثره مثال

بتاریخش دولت اہلِ جلیلِ افشار رقم زد

از درہ جز من محال باورد که مسقط الراس آن

سرور زمن وذات بیهمالش همیشه در آن نزهت

سرا صدر انجمن و سرو آنجمن میبود برائے

احیای جهانِ افسرده بر مراقی جهانگیری عروج

واعلانِ اَمارَاتُ فَاَحْیَیْنَا بِهٖ بَلْدَۃً مَیْتًا

کلٰث الخروج کرده بپاے دلیری

سر بسرورے و دست بخم انگنی برآورد حتّٰی

یَمِیْزَ الْخَبِیْثُ مِنَ الطَّیِّبِ و آزروے

نجدت و نجدتِ بجذب تائید و نجدتِ سیف

حدید کاربند کشور کشائی گشت مجادت از

طبعِ جواد بر جوادِ اجادت رانده باکناف ارفاغ

و اطراف و تکنیفِ اکناف و اطرافِ اہلِ خلاف

دست یا زید بلشکر کشی و دشمن کشی شمشیر بست

و بازو گشاد و کمند کشور و دستِ فتنه بر بست

آغاز درپراستی کوکب فروغ کوکبهٔ فروغی نهد

و چون چرخِ مقوس کمانِ کین زره سازد و درع در بر

سیاوش زره گردد و چون سپهر مترس بسپرداری

پردازد تیر زره شگاف زره گردد اذا وقعت

سهم القضا نثرات حلق النثرة القضاء

در بیان تدرج حال و ترقی احوال نادرشاه بتقدیر

ایزد بیچون فلا کفران لسعیه و انا له کاتبون

در خلال این حالات شاهد دوران پر خلل خلل حلل

را مکتسی شد در روزگار غم انگیز عیش دلاویز را متوسی

ایران را هنگام انفجار فجر فرج گشت و وقت

زوال ایام بوس و حرج کما قیل عند انسداد الفرج

تبدو مطالع الفرج نوائب با اینکه نهایت

نداشت بی نهایت گشته بنوای بهجت بدل

شد فلاح الفلاح و تیسر لیسر النجاة و

بشر لبشر النجاح شعر

اذا بلغ الحوادث منتهاها
فرج لعیل بالفرج المعلی

فکم کرب تولی اذ تولی
وکم خطب تجلی حین جلا

شاهنشاه قدر قدیر الذی کاسمه نادر و فی سماء السلطنة

بدرِ خدیوِ ایرانِ صولتِ ایران آنرا کہ در میدان

نبردش باورد گم از نیساء بود در سال ہزار و صد

وسی و شش کہ کلکِ واسطی تبار نبار نثرہ نثار

بتاریخش دولتِ اہلِ جلیلِ افشار رقم زد

از دُرّہ جز من محال باورد کہ مسقط الراس آن

سرورِ زمن و ذاتِ بیہمالش ہمیشہ در آن نزہت

سرا صدر انجمن و سرو آنچمن میبود برائے

احیای جہانِ افسردہ بر مراقی جہانگیری عروج

و اعلانِ اَمارات فاحییناہ بہ بلدۃ میتا

کنِ الثالث الخروج کردہ بپائے دلیری

سر بسرورے و دست بخصم افگنی برآورد حتّٰی

یمیز الخبیث من الطیب و آزروے

نجدت و نجدت بجذب تائید و نجدت سیف

حدید کاربند کشور کشائی گشت مجادت از

طبعِ جواد بر جوادِ اجادت راندہ باکناف ارفاغ

و اطراف و تکنیفِ اکناف و اطرافِ اہلِ خلاف

دست یازید بلشکر کشی و دشمن کُشی شمشیر لست

و باز و گشاد و کمند گشود و دستِ فتنہ بر بست

بر بست پرده داران حجاب ملکوت نوید شعر

ارای النصر معقود ابرایتک الصفراء

فسر وافتح الدنیا فانت به احری

یمینک فیه الیمن والیسر فی الیسری

فبشری لمن یرجو الندی بهما بشری

بگوش او رسانیدند و ملهمان عالم غیب مفهوم شعر

فسل الزمان فلا تری الا ذنابا او ذئابا

فابسط حسامک فی الدنیا ب ولا تدع ظفرا ونابا

واصلت علی الذین من عذبات مفرقک العذابا

بخاطر خطیرش القا کردند و آوصیت شیر صولت

و اجهر مجهر الصوت بوده و صیدگاه دشمن شکاری

را شهباز شدید النخوت سلوکش موافق مسلک

هر فرقه و طبقه وافق شن طبقه و مجتبش سررشته

قلب ضعاف و غلب کان قلوب الناس

فی حبه قلب وجاهی وجیه و فهمی نبیه و وجهی

مونق و باسی موبق داشت پیش چین جبینش

فغفور چین دست از پا خطا نمیتوانست نمود

و با گره ابرویش بمفاد لا یتکلمون الا من

اَذن لهٗ فرماندهان دهان بلا و نعم نمیتوانستند

گشودآنحق از صدف ذرّه جز دُرّهٔ نادره جز گوہر

شاہوارش بر بساطِ امکان متلالی نگشته کوکب

کوکبه اش راجناب حیات بخش تائید تابنده

و پاینده ساخت و ماہیچهٔ اختر فیروزش راچل

اخترِ ماه افروز درعرصهٔ آفاق برافراخت ازتمر

طبعِ باکمال غمر غمرت ذات غضنفر فرش فرش

و فراش در پلنگ نگسترده از کام پلنگ طعمه

واز غریف اسد رغیف میجست و بمساجدت

ساعد ساعدهٔ جنگ ادراک مصرعه

حظ جنایلُ بین شینِ ثُی ضیغم

نموده مدلول ارتفاعِ الاخطار باقتحام الاخطار را

کارے بست لخطهٔ بیکارِ پیکار نبودی تو تیغ تیزش

دمے از خونخواری در منام نیام نیاسودی آز

فلق تا غسق چوں مہر جہانتاب از روی مہر و

ذرّه پروری بحالِ دور و نزدیک مے پرداخت

و بنفسِ کریم النقیر نقیر و قطمیر تہام فقیر و قیر فردا

فردا رسیده اکرام روز را الفردا مے انداخت شعر

وَلَمْ يَعْتَمِدْ دَارًا سِوَى حَوْمَةِ الْوَغَى
نہ اعتماد کرد نا و ربہ داری سوائے جائے معظم جنگ ۱۲

وَلَا خَلَ مَا اِلَّا الْقَنَا وَالْقَنَا بَلَا
نہ خدمت گاران مگر و اسپان ۱۲

وَلَا حَاجِبًا اِلَّا حُسَامًا مُهَنَّدًا
دربان مگر تیغ ہندی ۱۲

وَلَا عَامِلًا اِلَّا سِنَانًا وَعَامِلًا

از روزی کہ در قصر مشید دولت مسند افگند

کارش در دست نشستہ بتدریج و استدراج

بر مدارج عزت استعلا و بر دشمنان استیلا

یافت تا آنکہ بمواطات قضا و مواتات قدر قدرش

بس رفیع و بالی رتبع شدہ بحت مفتاح ولایت خراسان

قبضہ اختیار و قبضۂ اختیارش گشتہ بعون و یاری
یار و یاری

باری تعالیٰ و شہریار شہریاری شہرہ شد

و اعادی از سطوت قہرمان قہرش قہرہ گردانان

آن ملک و دست خوش دولت پایدارش گشتند

و سرکشان آن ناحیہ بجگمہ حلم و طوع خبالش

مانند افراس طوع الجناب گردن نہادند

بعد از چندے بزور یمین میمون حفظہ اللہ بالیسار

بساط بتبسط و تسلط در بسیط غبر اگسترد و بقوت

سر پنجہ جلادت بسط کف ایادی رحمت بر عباد

وکف آیادی رحمت وعناد از بلاد نموده حجت

بل یداه مبسوطتان بدست آورده و با کلک نیزه

خطی قلم نسخ بر نسخ اعمار خطا کاران خط کشید

اراض فساد را اراض منقطع بر چیده و بر چیده وجود

بدگوهران بضرب شمشیر بیجاده گون تلالا یالعلی

بست و با صیقل خنجر خورشید رنگ زنگ

زنگ از آئینه حال گیتی زدوده ربع ربع مسکون

را از ظلام ظلم به برق انگیزی سم سمند سمند روش

روشن نموده و دوست و دشمن را بیکدیگر مرتبط

کرد حتی یولف بین الضب والنون

و فرق متضاده را چون اضداد عناصر بهم مختلط

ساخت حتی یجمع بین الثلج والنار عصاة

طغاة جهان بضرب چوب تا دیبش عبید العصا

شدند قالتا اتینا طایعین و عتاة و عداة عالم

بتعلیم تعلیمی تنبیهش حد و اندازه خود شناختند

قد علم کل اناس مشربهم باعانت

خدای مغیث و معیت المعیت لاتعه شورزار

شور انگیز ممالک را که نمونه سرابستان بود نسیج

آب سماحت در رشحات سحاب ترشیح برشیخ

وشاب سرابستان نموده رخنهٔ بلدان را رجبهٔ جبور

وخبور و طلول ویران را سرای سور و سور سرور

گردانید و عراص واقطاع را باعراص واقطاع

باقطاع تملیک بخت در آورده دبدبهٔ بجدی

حلوت لا بجدودی بجد ود ممالک رسانیده شعر

وکاد یحکیه صوب الغیث منسکبا

لوکان طلق المحیا یمطر الذهبا

والدهر لو لم یخن والشمس لو نطقت

واللیث لو لم یصل والبحر لو عذبا

دربیان استیصال اشرف افغان بقهر قادر بیچون

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

بعد از چهل روز که اصفهان مقر کوکبهٔ فیروز بود خبر

رسید که اشرف چراغ بصیرت را خاموش و نتایج

ایرا بر نار را بمصداق استحوذ علیهم الشیطان

فانسیهم ذکر الله فراموش نموده باز بعزم تلافی

وتلاقی در شیراز مشعلهٔ جلادت افروخته با شور و مشغله

مشغول جمع چریک ضریک وجنود مشعله اشتات

خدیو کشور کشا از نوید این مغتنم بارد سر گرم نهضت

شده در بهجتهٔ الشتا که بشارت برد زمستان زمستان

آتش مزاجی افسروے و نساج دہر دہ رنگ

برشتهٔ امطار امطار شبنم بانی کردی شعر

ویوم برد من انفاسه تعبس الاوجه من قرصها

یوم تود الشمس من برده لو حجرت النار الی قرصها

جهان در عالم برد از برف بضغطهٔ بر فرنجک مبتلا

بود خطط ارض خطهٔ بلاد الثلج مے نمود شعر

امتنع الماء من المس وامکن الجمر من الجس

فلا یری غیر ذی زرعة او مسلم یسجد للشمس

از کثرت حمرِ شکلِ اسد نمودار شیر برفے بودے

و حوصلهٔ جهان معترف بکم ظرفی شعر

و شتاء یخنق الکلب فلا یعلو اهریره

کلما رام هریرا ارام فاه زمهریره

فی یوم یحمس جمره یحمس خمره وزمانی

فارس با فوجی افرس من تمیم الفرسان بقصد تسخیر

فارس فارس فرس فراست و فراست گشته

بسطوت فارس منفرس آهنگ افتراس فرایس

در میان بود شعر

حروف هجاء الناس فیه تمد جواد و رمح و ذابل و حسام

و براهین قاطعه و حجج ساطعه در ابطال همتی اعدا

بمحاجه از لب تیغ و دهان تفنگ و زبان سنان

بلسن میگذشت و رشق مشق رشق و مشق دلاوران

در صفحه مشقی میدان از صریر خامه تیر کشتهای

تشمشیر گوش زد جان بدخواهان میگشت و باگرد لک

سیف با ضحک دست و بازوی سروران قلم میشد

و لوح سرنوشت هر کس بسوی عدم رقم باز افاغنه

چون دیدند که با خاشاک راه بر سیلاب و بشاخص

گذر بر آفتاب نمیتوان بست از حملات رباة

بهرام رمی آرش وش کسعی کیش و قادر اندازان

شغا بند شغا و فن اهوز مهارت چهره بستان

عوازیل او زخم و رجم شهب ثاقبه تافته تافته

تافته دل و سوخته جان هزیمت یافته اثناء بشاء

گریزکرده بشیر از آمدند پس اشرف بر شرف

تدبیر در آمده از ان ورطه هائله طریق و راطه بیش

گرفت یزید و ن ان یتجلی و اینن ذلک

مبارزان مے کشید بدر زہای لامی رؤس سرکش

کاف بلکہ در قاف مانند کاف نسخ سراسر شگاف

مے انداخت پیکان سہم لام با مقتصاص خون

مخالفان ضاد صاد میبود و سعت جروح دلہاے

خصما را تنگ تر از حلقہ میم مے نمود الفہاے

قامت طغاۃ بواسطہ طعن نیزہاے واسطی مانند

الفہاے کوفیان گردیدی و قاف الرقاب بغاۃ

در و قاف صرامت با تیغ ملامت قفاء الدہر قفا

خاریدی ناوک دلدوز راست نشان بسان الف

الف با عین اعدا گرفت و رایت منکوس دشمن

سست رای در آں عرصہ قیامت زا کھن

باء بسخط من اللہ از حملات یلان آہن خاہیات

یاے معکوس یافت غین عین عدو از امتزاج

دم بہا بہاے ساکب دمع بل عین عدم گردید

و پشت نون در زیر اقلام متقالم رماح و قوایم

مراکب بشکل دائرہ نون خمیدہ تا افول مہر

بحرف ومن الناس من یعبد اللہ علی

حرف حرف جنگ و ستیز با حرف شمشیر تیز

در میان بود شعر

حروفِ هجاءِ الناس فیه تلمذ جوادٌ و رمحٌ ذابلٌ و حسام

و براهینِ قاطعه و حُجَج ساطعه ورد ابطال همّتِ اعدا

بمحاجه از لبِ تیغ و دهانِ تفنگ و زبانِ سنان

بلسن میگذشت در رشق مشق رشق و مشقِ دلاوران

در صفحهٔ مشقی میدان از صریر خامهٔ تیرِ کشتهای

مدّ شمشیر گوش زدِ جانِ بدخواهان میگشت و باگروانگ

سیف باخشک دست و بازوی سروران قلم میشد

و لوحِ سرنوشت هر کس بسوی عدم رقم باز افاغنه

چون دیدند که باخاشاک راه بر سیلاب و بشاخص

گذر بر آفتاب نمیتوان بست از حملات رُماة

بهرام رمی از رشق و رشک کسیعی کیش و قادر اندازان

شغابند شغا و فن اهوز مهارت چهره بسان

عزازیل از زخم و رجم شهب ثاقبه تافته تافته

تافته دل و سوخته جان هزیمت یافته اثناء بثاء

گریز کرده بشیر از آمدند پس اشرف بر شرف

تدبیر در آمده از ان ورطه هائله طریق و راطه بیش

گرفت یریدون ان یتحن وابین ذلک

سبیلاً و میا صدیق و ملا زعفران را باستطلاب

ماء من نجات و استعفاء از زلات باوره بدربار نادر

روان ساخته جست بحصن امان امان تحصن جست

در طرمساء مساور هنگامے که سواد لیل غدافی نزاغ

پابر غراب حالک کیف حالک میگفت طائر شباق

رایساق ساخته دہماے دولت را غراب البین

گفته راکب جناحی الطایر بادلاج ناجی انجاح

گریز شده و در همان ظلمت لیل اجبن من نعا

بجمل احمال نپرداخته بلا تحمل اسباب تجمل را ریخته

باسپاه ملومه ملمومه و اتباع و پیروان بیروان هوش

هوس و آرزوی سروری را از روی درد و داغ

وداع کرده هملاج بادجمه را و هوا شام من

جمیزه تا بسمت فرار متقاذف ساخت و از راه

فسا تعفی جست رجع علی حافرته تو قتاولان

قلاع و قراولان البصرة من زرقاء الیمامة و عقاب

ملاع انهزام افغان را دریافته کیفیت حال نزا مسامع

والا رسانیدند بعد از آنکه میا صدیق صبح صادق

بآیین هندوان از شفق زعفران بر جبین صندلی رنگ

شود موکب همایوں در آغاز بسرہ عین وعین بسرہ

مانند سیل مواج و بحر عجاج و ابر عجعاج و ریح هیجاج

بجنبش در آمده بتعاقب رواں شد چوں شمیم شمامه

مشامه ومشامیم مشامة بمشام شوم ایشاں رسید

ملا محمد میا جو با فوجی از افاغنه پل بر سر پل فسا پاے

ثبات افشرده بمفاد اشس وحبطی قوسك

دست بر ترکش جلادت زده چوں تیر مفوق با ساق

مشمر اصر ادمن السهم مشغول دفاع و مانند

کمان پشت در کشاکش نزاع گشت مبارزان قراع

باسیف اقرع وسنان اصلع بقرع وقراع پرداخته

فزع یوم اکبر ظاهر ساختند جمعی نهیر از اعدای مقهور

از فرط هراس اسپ بر آں نهر نهر رانده بمدلول

آیه در باب قارون است در ینجا فاغنه حاصل الافاغنه در ولعل دریا افتادند

فخسفنا به وبداره الارض چوں حمار در

خر

خزیدند و برخی بآب سیف فلوع مستغرق شده

قلیل بلیلی که در آجال ایشاں تاجیلی بود بعد لای

از گل ولای وآب شمشیر نجات یافته بپاے

گریز سر از معرکه ستیز بدر بردند و جمیع فتیات و

قینات قنیات واز اطفال رضیع تا پیران و ضیع

در آں ورطهٔ هولناک آغشتهٔ آب و خاک و سقطے
مساقطِ هلاک شدند دلبرانِ سرو بالائے چگلِ بالائے
و چگل همخوابه زلالانِ مضاجع رودابه گشتند و اگر
چاشنی ضربتِ الیکم دریافتند هر موشی بمرگزی که
بُند کرتهدید فَصَلَ مِن بَعْدِ کو بود مصادف گردید
و هر زود و در غمراتِ رود که از مضمون بئس الورد
المورود اخبار میکرد مورد اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِیْکُمْ
بنهر آمد، ریزهائے خارا خوارتر از خارا و عرصهٔ رزم

ریخته شد فَأُهْلِکُوا بِالطَّاغِیَه حریر از جگر حرار مانند

حرایر بخاکِ هامون آمیخته فَهَل تَریٰ لَهُم مِن
بَاقِیَه در حسرتِ خروش و فغان خروش و فغان
افغان بچرخ گردان پیوست و قدسیان فلکِ فلک
الحمد گویان و پائے کوبان بساطِ نشاط و مهادِ
انبساط انبساط دادند در آن روز آتش عمر مِنیا جوکه
بر باد پائے آتشین سُم در ساحتِ برزین آذر برزین
یا آذر برزین در خاک هلاک باب شمشیر انطفا
پذیرفت و اشرفِ آهو سرشت از راه گوی آن نزی
مِن ظَبیِئ به سمتِ سیستان سیستن کرده از انجا

بارجاو بیم بارجاءِ وانجاءِ خاران ورخشان من بلاد

بلوچستان از خاءِ عنان جانب گرد و به آنجانب

خایب و حایب جایب شد در او آخر ماه

جمادی الثانیه ۱۲۴۲ سنه در حدود گرمسیر مسیر او با حالت

سوء سوی بئس المصیر گشته از لج بلوج ج لج بلوج

البلوج مرگ چشید و نوای العجب کل العجب

بین جمادی و رجب از ثری بر ثریا رسید

و مصن و قد تلک امت قد خلت درباره او

دعوان او صورت ظهور یافت ولولا دفع الله الناس

بعضهم ببعض لفسدت الارض و از آثار

این خدمت صبح اقبال بلوچیه تبلج یافت و اختر

طالع اهل خاران و رخشان از پرتو خورشید عنایات

خدیو ذره پرور خاران و رخشان گشت میرزا قوام الدین

قزوینی در آن تاریخ تاریخ قتل او را منظوم ساخته

بود و دریں سلک منشور انسلاک می یابد قطعه

الاشرف سل سیف بغی و سراف

داشتت به الحیلة فی کل طراف

لما انقضت المن ح لم یستاخر

از تاخت هدوکه بقتل الاشراف

شعر

ساقی دوران از تهی پر کند
پر کند خالی و خالی پر کند

بعدما که نسخهٔ نثر اوضاع شیرازهٔ نظم یافت
اعلای لوای کشورگیری بدولت کبری بسمت
خوشتر کردند بنا برآنکه از عرب ترکتازی مجال
عجم واقع می شد صنادید الطایفه را از خیز حوزه در
حوزهٔ خراسان متنجر ساختند

دربیان جنگ ابراهیم خان با افاغنه و شکست اوزان

فوج لئیم ذلک تقدیر العزیز العلیم ابراهیم خان

اگرچه خاقان سخی را برادر اخی بود اما ندرامر
قتال اقبال نداشت شعر

لیس قدامی الناس کالخوافی
ولا توالی الخیل کالهوادی

وفی المثل لیس قطا مثل قطی باوصف آنکه
خدیو کشورگیر در سال ماضی از افعال افغان حاجی
غاضی گشته با جمله مجادله و محامله در انجام لیب
مجادله و مجامله کرده باز برونق عهود وذمام زمام اختیار
امور هرات را با الله یار باز گذاشته بود آن فوج مغا
چون کی کینه و داغ در سینه بر دل داشتند بعودای

بل بدا لهم ما کانوا یخفون من قبل

ولو ردوا لعادوا لما نهوا عنه تبدیل

یعدهم و یمنیهم و ما یعدهم الشیطان

الا غرورا مصیر من لول و لو

رحمناهم و کشفنا ما بهم من ضر للجوا

فی طغیانهم یعمهون گشته برخلاف انبیاء

لا تتخذوا ایمانکم دخلا بینکم آثار

و ما وجدنا لاکثرهم من عهد باهر د

باقسام اقسام خلف حلف و نقض ایمان از نقض

ایمان ظاهر نمودند یحلفون بالله انهم لمنکم

و ما هم منکم و لکنهم قوم یفرقون

و بعزم تاخت خراسان در همان سال سال سیف

بدسگالی و ایوان دولت فلک بساط را قالی شدند

و لکن اختلفوا فمنهم من آمن و منهم

من کفر الله یار خان با این دستان همدست

و همدستان نگشت قال انی لعم لکم من القالین

و ما آمن معه الا قلیل افاغنه او را از ولایت

اخراج کرده ذوالفقار خان را از فراه آورده بر کمن

حکومت تمکین و درمیان قوم صاحب تمکین ساختند

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ آلِھَۃً لَعَلَّھُمْ

یُنْصَرُوْنَ ذوالفقار آواز کرنای وَجَعَلْنَاکُمْ

اَکْثَرَ نَفِیْراً بگوش رسیدہ مانند دہل با دور پوست

افکندہ و نفیر منافرت و نقارۂ منافرت نواختہ و تیغ

عداوتِ دیرین را بہمدستی افاغنہ نواختہ ایشانرا

بتاخت ارضِ اقدس سلسلہ جنبان رغبت گشت

و نویدِ اِنَّ جُنْدَنَا لَھُمُ الْغَالِبُوْنَ استظہار دادہ

افاغنہ نیز قَالُوْا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ کُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِیْنَ

پس ذوالفقارخان با فوجی کثیف کثیر ضاقت علیھم الارض

بسمار جبت جمع کردہ از سورِ شاکلہ در شاکلہ مزار

خواجہ ربیع یک فرسخی شہر نزول و ناقۂ عزم را شکال

توقف مشغول ساخت و شہر را بمنجنیقِ محاصرہ

انداخت و بیرون و درونِ شہر جمیع قرای و محال

بیرونی مجال توسن تطاول و تصاول کردہ و در دیر

و دار و کہف و غار با غار بد آغار آغازِ اغارۂ نمودہ

و زن و فرزند مسلمانان را گِردہ گِردہ بردہ دری و شنا عت

اشاعت کردہ شرارۂ شرارت افروخت و از احتلام

لهبات کین جانها و خانها سوخت و از خونها جویها
روان ساخت و از دماء زارع و دهقان دامن ده
قانی شد و آنچه بر فحوای من اضوا فیها و اوبارها
و اشجار و ازهار اشعار داشت منهوب حوادث
گشت و جمیع مزارع و باغات من جنات و
عیون و زروع و مقام کریم لگدکوب مذارع
خیول بغاة گردید و ابرار بتاراج اشرار در آمد و تخم
حبوبات از زمین بر افتاد و گله و رمه و رنگ گلابر تهها
امتشاق و استراق یافت الحاصل از گاو و تازی ال

گروه اطراف شهر مباحث البقر پذیرفت آز
سلامیات اخیاالشان قطعه زمینی بسلامت نرست
و هر روز بهمین نهج در مکمن ضرب و زریب کمین
مختفی گشته غنم و غنم اکتساب میکردند در خیر و جوانب
از روی بیشرمی بر کض خیر شرمی انگیختند و دائماً
در سهل و جبل خبل و ختل و نهب و قتل از رجل
و خیل آن خیل پر حیل بظهور می پیوست سابقاً
ابراهیم خان از اوج سماء ضمیر الهام پذیر شاهی
در باب مناهضت خطاب یا ابراهیم اعرض

عن هذا انیو شاده بانهایهٔ منهی نهار خدیوانه

از منازعت منهی و مامور شده بود که بحکم ان المجاجزة

قبل المناجزة در شهر سیف احتیاط ملحوظ واصل

شهر را مصون و محفوظ داشته با آں گروه بمضمون

فذرهم یخوضوا ویلعبوا حتی یلاقوا

یومهم الذی یوعدون معاملت کند که

ساحت خراسان عنقریب مخیم سرادق جلال

خواهد شد لتجلّی نی بقران الکلاء و سزائے

سرائے دولت سزائے کامل خواهد یافت ؎

سیجزون بما کانوا یقترفون شعر

چندان بود کرشمه و ناز سهی قدان

کاید بجلوه سرو صنوبر خرام ما

شعر

سناغسل عنی العار بالسیف جالبا

علی قضاء الله ما کان جالبا

یصغر فی عینی تلادی اذا انثنت

یمینی بادراك الذی كنت طالبا

امّا ابراهیم خان بمضمون لاینفعکم نصحی ان

اردت ان انصح لکم امر و الاراکه و رمذاق

حقیقت احلام من الناصح بود امر من وعظ النّالح

دانستہ آلی نصائح این نصائح احسن من شنف

الانضر را کہ قرط فود فواد وخلدۂ خلد را میشاید

گوشوارۂ گوش نسیان ساخت بل در پس گوش

انداخت و بقلت وثقلت نپرداختہ در حوالے

کوہ سنگین رایت مماصعت و مقارعت برافراخت

ہر چند کہ ببر در برد و نہنگ در بحر و پلنگ در کوہ و شیر

در بیشہ و ثعبان در غار و سمندر در نار و عنقا در قاف

از باس دلیران خرسان لرزان و ہراسان بودے لیکن

چون در آن وغا زیان غازیان مقدرہ بود بر خی در

مقام برخی نقد عمر بے بدل ببذل و بذل فرار از موقف

نزال کہ شیوۂ انذل انذال است رضا نداده از حجر

حسن نیۃ جالبۃ لتحلی لا التسلی والمنیۃ

لا الثنیۃ گشتند و بعضے از خوف قنات ابداً

خود را بجوف قنات آبدار انداختہ قنوۂ نام و ننگ

بآب دادند بجائے آب خون خم بے گناہان حقیر از

فقیر روان شد و رشتۂ کاریزہائے خراب و آبادان

بلآلی غلطان ابدان مسمط گردید از مضار بہ کثیر المضار

این مضار به ورناجیه خواجه ربیع بیع جنس جان ارتغ
جیش افدا ارواج یافت واز تجارت بی تجارب
این تجارب نقود اعمار از سکه اعتبار افتاده در سکه
ثنا صرف مصارف حروف گشت آنا بیر هستی
برنا و پیر و حبات حیات صغیر و کبیر تسعیر آتش زوال
پذیرفت مساکین از مس کین افغان عویل افغان
بگردون رسانیدند و بیوه زنان نیوه زنان از نیوه زنان
زبان زبان مشاتمت و مشامتت و دهان ملامت
بی ملامت گشودند مصراع

لقد ذل من بالت علیه الثعالب
چون خوانین خراسان که به تیغ زر نثر خورشان در آفاق
اشتهار داشتند از جواب این غفلت خرسان وار
بیغار بیغاری ترسان بودند شاهزاده رضا قلی میرزا
را واسطه عرض ساختند در اوائل ماه صفر این خبر
باخبار چاپاران شاهزاده مجد و نیک اختر رسیده بجزم
اینکه پاداش این ناداشتی را بآن فوج عاید سازند
با جیش جایش و جاش ثابت و قلب صابت و رای
ثاقب و حزم شامخ و عزم راسخ شعر

عَزَمَاتٌ يَرُضُّ مِنْهَا رَضْوَى   وَيَكَادُ الوَلِيدُ مِنْهَا يَشِيبُ

فَلَشَمْسُ النَّهَارِ مِنْهَا وُجُوبٌ   وَلِقَلْبِ الزَّمَانِ مِنْهَا وَجِيبُ

شُقّه گشای رایتِ میمون در مرحله پیمای وادیِ فَانَا

مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ شدند تا پیچه لوای فلک فرسا

بحکم سِیرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ شهرها را

بسان ماه جهان تاب غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا

شَهْرٌ برسم اِسْرَاء و تَعْرِيس و تَأْوِيب و تَغْلِيس پیموده

در اواخر ربیع الآخر مشهد مقدس را بطلعت رابع

ثانی ربیع رابع ساخته بمأنس دولت مألیس گشتند

پس به تفریج کُرُوبِ اهالی و تفریح قلوبِ سافل

و عالی و نظم سر رشتهٔ افشاریّه آذربایجان و خراسان

و اِحیاءِ اَحیا و اَحنا و انحا آنجا و ازین قبیل قبائل

و قنابل بر وجه کامل پرداخته از لطف نائیش نام

عشایرِ عرب و عجم حی شد و از کفِ راد و دستِ جوادش

بارنامهٔ حاتم طی طی و هر یک از سرانِ ایل تا آئین

با آئینِ سنان از نظر آفتاب سان گذشتند و جمعی کثیر

از ایشان در سلک ملازمانِ رکابی منسلک گشته

بقیه را مُغْنِیَات و مُقْنِیَات و مُشْرِقَه و مُضْحِیَات و مُصْطَاف

ومشتات ومرعی ومسنات وعلفه وعلوفه ومعالف

ومسارب ولهم فیها منافع ومشارب ومونق

مراحلت الشتاء والصیف ومرابوة ذات قرار

ومعین ورریف وخیف معین ومقرر گردید شعر

اذا حضر الشتاء فانت شمس وان حضر المصیف فانت ظل

دربیان عروسی شاهزاده رضاقلی میرزا

بلطف خداوند یگانه جل شانه وان علینا بیانه

چون ورقه دالا گهر صدف سلطنت دوخت نیکبخت منظر

خاندان عفت خواهر قدسیه حضرت شاه طهماسب

مخطوبه شاهزاده رضاقلی میرزا بود در صنابر اشتاکه

مشاطه دی وشایح بلورین برقامت صنوبر وصنابر

وهیاکل گلها ومااحسن شمائلها وکلاکلها واوروی زمین

را بسفید آب برف تزیین وحجله جهان را آیینه بندی

آیین داده شعر

والثلج علی ذوائب الاغصان قد قرطها قلائد المرجان

الارض بها القباء تهادی بددا کالنور تساقطت عن الافنان

از شدت سرما عرش بزیر کرسی خزیدی وچرخ سنجاب

گون پوستین قاقم برسرکشیدی فرمان پذیران بحکم والا

تہیۂ عرس برخاستہ مجالس ضیوف مشحون بصنوف
خواستہ چنانکہ دلہا خواستہ در کمال زیب و زیبائی
آراستند و عشرتکدۂ این دیر سپنج طرب زنج و عیش
رُوم و افرنج میسر گردید آری طبا طبا طبا گویا در ایام ناخی
لیلاء لیلائی این سور را در آئینہ استقبال دیدہ و
وصف حالرا باین اشعار اشعار کردہ شعر

ولیلۃ اطربنی جنجہا فخلتنی فی عرس الزنج
کانما الجوزاء فی جنح الدجی طبالۃ تضرب بالصنج
تائمۃ قد حزرت نصفہا مائلۃ الراس من الغنج

در شبے از نہارِ بہار خوشتر و از صباحِ عید و صباح
عید دلکشتر و زمانے مزدوج بفرح و ساعتی منزہ
از برح و ترح نیّر برج برجِ سعادت با زہرہ
زہرا اقتران یافت یعنے در شب پانزدہم رجبِ
با رجب و شرف ناحیہ تازہ جبین دختن ختن
شد و جبین جبین دہر عابس از چنین عیش دلاویز
از راحت پذیرفت قد طلع البدر مع الزہرۃ
فی دولۃ مولقۃ الزہراۃ ناصحت
الحرۃ مقرونۃ بالحرانی دولتہا الحراۃ

لا اعقبا من فرحة ترحة كلاً و لا حبرة

عبرة و کلک مولف دریں خطبہ خطبۂ انشاء کردہ

بود انشاد آں لایق ایں مقام آمد و ہی ہذہ

گلگونہ حمدے کہ عذار عذرا ورق را بزیباترین وجہی

گلگون نماید و غازۂ شکرے کہ رخسار عروس ولاے

صفحہ را بہ نیکوترین صورتے آراید سزاوار جمال

جمیل حضرت ذوالجلالیست کہ ہفت آسمان در حرم

حریم صنعش شاہدیست بہ ہفت کردہ از ماہ مہرش

تیتہ طلا در پیشانی و شرف آفتابش در سر

بدر تاباں در خلوت سراے قدرتش دلبر قمر طلعتی

است در پردہ از شب اختر نما و چرخ مکوکب

یکشبہ نقرہ بافش در رو و اطلس گلدوز زرتارش در بر

مشک عنبری طرۂ لیلاے لیل از عبیر افشانی شانہ

کش صنع بیمثال اوست و سرخاب شفق و سفیداب

صبح در چہرۂ نگار خورشید عذار نہار از غالیہ سازی

ماشطۂ لطف لایزال او و حلیۂ گرعنائیش نو عروس

مہر را در منظر عالی رواق سپہر ہر صبح براے آرایش

بر سر طشت سیمین افق مے نشاند و حجلہ آرائے

مرحمتش هر شام از انجم و اختر طبق طبق دُر و گوهر بر سیم

شاباش بر فرق کواعب اتراب ترابِ مے افشاند

بر سر معجر شیر و شکر فجر از تار اشعه کُله ریز است و بر

طرف خدود خورار و شان فلک از سلک ثریا عقد

آویز صورت آرای ابداعش زرکِ زرین از نور

و عبیر مشکین از شبِ دیجور بجبهه گیسوے دلبرِ فتنه

انگیزے جهان پاشیده و مشاطه اخترِ اعش از پیاله

طلائی بیضا بر ابروے سلمای هلال وسمه نور و از سیاهی

شب کحلی سرمه بچشم شواهد سنین و شهور کشیده

مهرِ انور در محفل قدرتش گرد بالشی ست دیبا و نابردی

زهره جبینِ ماه در انجمن شهود آثار جلالش شاهدیست

زیبا کف الخضیب از رنگ بخشی حنائے عاطفتش

همیشه در خضاب است و آرایشگرِ کرمتش در طارم

چرخِ چهارم نگار بند پنجه آفتاب از ازدواج آباء

علوی با امهاتِ سفلی از نتائج حکمت بالغه اوست

و اطفال موالید از مشیمه عدم زاده صنعت کامله او

صورت گر صنع بدیعش بمصداق و صوّرکم

فاحسن صورکم نقشبند هیولائی ذکور و اناث

رشک فرمای خط و خال رخسار حوران پریوش کش

است آنست که چون وحدانیت مختص ذات خداوند

صمد است و فردانیت شایستهٔ یگانهٔ بی زوج الذی

لم یلد و لم یولد و لم یکن له کفوا احد

و قوام سلسلهٔ هستی بمناکحت منوط است و انعقاد

سلک بقا بمزاوجت مربوط چنانکه آبا و امهات افراد

و ازدواج را ایجاب و قبول علت و معلول موجب

حصول عقد ازدواج است و نتایج صور موالید ثلث

و در تولد مزاج بمقابله ماده و مادهٔ قابله محتاج اگر قوت باشد

تزویج حور عین زال زشت دنیا که ام الفساد یست

فتنه زا نفوس قدسیهٔ ایشان را مطلقه است بسه

طلاق و یمین ایجاد وجود جواد شان عنبر چه گوهر نگار

شب و آئینه بلور صبح و دست بند سیمین ماه و شمس

زرین آفتاب و کل مکلل اکلیل و برج و باره افلاک

با کنیز و غلام زهره و بهرام امهات عنصری راحق الصداق

و بعد غرض از صورت نگاری این لوحهٔ دل کشا

و چهره آرائی این صفحهٔ فرح بخشا که از حسن معنی طعنه

زن لوح جبین خوبان دلکش و ترش واز حروف و نقط

لقب ایست کہ سرخ روئے کو نمین بغازہ کاری مشاطۂ

شفاعت اوست و تکوّن عالم و تولد بنی آدم از بطن

عدم بطفیل حضرت مفترض الاطاعۃ اوست

گر نبودی ذات پاکش آفرینش را سبب

تا ابد حوا سترون بودی و آدم عزب

یعنی نور و نیّر تابناک بہین فرزند مادر خاک و بہین

سلیل دودمان افلاک سیّد ولد آدم و انگشت

نبوت را شریفترین خاتم خاتم الانبیا و سیّد الاصفیا

علیہ من الصلوٰۃ ازکاہا و من التحیات انماہا

ما دام الاثنان زوجا و النیران یدوران

خفیفضا و اوجا و تحف تحیات صدق انتما

و درر درود دری نما نثار در بار در بار دراری

فلک خلافت و ذراری طیبۂ اصلاب رسالت باد

کہ عروسان عزّ و شان ذات مقدس شان را در عقد

دوام مندو شوخ گیتی فروز ماہ در حرمسرای جلالشان

کمینہ کنیزی قمر سیما نام پردہ گیان قصور ملکوت از

قصور ادائے خدمت شان در حجاب خجلہ خجلۃ

پردہ نشین اند و آزادہ مردان طریق تولائشان مستوجب

تزویج حور عین زال زشت دنیا که ام الفساد ست

فتنهٔ زا نفوس قدسیهٔ ایشان را مطلقه است بلسه

طلاق وتیمن ایجاد وجود جواد شان عنبر چه گوهر نگار

شب و آئینهٔ بلور صبح ودست بند سیمین ماه وشمس

زرین آفتاب وگل مکلل اکلیل و برج وبارهٔ افلاک

باکنیز وغلام زهره وبهرام امهات عنصری راحق الصداق

وبعد غرض از صورت نگاری این لوحهٔ دل کشا

وچهره آرائی این صفحهٔ فرح بخشا که از حسن معنی طعنه

زن لوح جبین خوبان دلکش وشی وازحروف ونقط

رشک فرمای خط وخال رخسار حوران پریوش کش

است آنست که چون وحدانیت مختص ذات خداوند

صمد است وفردانیت شایستهٔ یگانهٔ بی زوج الذی

لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد

وقوام سلسلهٔ هستی بمنا کحت منوط است وانعقاد

سلک بقا بمزاوجت مربوط چنانکه آبا وامهات افراد

وازدواج را لهٔ ایجاب وقبول علت ومعلول موجب

حصول عقد ازدواج است ونتائج صور موالید ثلث

درتولد مزاج بقابلهٔ ماده وماده قابله محتاج اگر قوت باشد

در آئینه خانهٔ چشم در پس پردهٔ زجاجی هم آغوشش

مردمک نمے شد و دیده بدیدار قرة العین خویش روشن

نمے کرد و تا پریزادِ مشکین نقابِ شب درایں کهن

قصرِ نو آئین تو آئین بهخوابگی ماه قرین نمے گشت

خلفُ الصدق صبحِ صادق را در کنار نمیگرفت مادام

که قطرهٔ ابرِ نیسانی در رحمِ صدف قرار نگیرد مریم

را در شاهوار تولید نیابد و تا خورشید جهان نما

از اوج سماء الصخرهٔ صماء شاید از صلب کانِ گوهرِ غلطان

و از بدخشان لعل درخشان تراید نهالِ نوخیز را بدون

پیوند در برگرفتن ثمرة الفؤاد فواکهٔ لطیف مقدور نیست

و بے فعلِ قوهٔ مولده نوباوگانِ حبوب از مکامن

بطونِ خاک جلوه گر عرصهٔ نمود و ظهور نه بناء علی هذا المعانی

در آنی که شاهد سراپا آنِ نهار زلفِ پرتاب از

زلفُ اللیل بر عارضِ مهرتاب آویخته و حسنائے

صبیح الوجه صباح بشکر خندهٔ تنگ شکر بشیر تباشیر

آمیخته شب دلفروزش چون روز جوانی بخرمی مزدوج

و روز بهجت اندوزش بسان شبِ وصلِ خوبان

بسعادت مبتهج قبهٔ خضرا در آراستگی طرهٔ بخشِ چترِ طاؤس

بود و بسیطِ غبرا غیرت افزای حجلهٔ عروس آفتاب

خداوند بیت بود و قمر کدخدای خانه و زهرهٔ زهرا

مشغول چنگ و چغانه طالع از مناحس و مناقص

دور بود و او تا و اربعه او تار چار تار سرور ماه از هاله

دایره میزد عطارد و قلم بدست گرفته خطبه می نوشت

ناهید چنگ مینواخت خور هنگامهٔ طرب گرم میکرد

و در خور بود بهرام برسم غلامان خدمت بجا مے آورد

و جاے آں داشت و مشتری بعمامهٔ زرین علاقه

و دُراعهٔ انور سرو برآراسته صدر انجمن گشته زحل

برائے نظاره در گوشهٔ بامِ فلک رخت اقامت

انداخته چرخ از منطقه بتهیهٔ اسباب سور کمر بسته

قیقاوس بزینت افزائی بزم تاج زرین بر سر نهاده

و جبار و گنگ بدست بمحفل آرائی ایستاده

دُلفین خیک بر دوش گرفته از رود نیل فلک آب

میکشید و کوکب سحابی بلنگ ازرقی آبی بر کمر بسته

با سبوی شفق از خم مینای سپهر تشنگان مجلس را

آب مے بخشید عوا صلای سرور لبا کنان عرش

در میداد و زبانا زبان بترانه میگشاد و راس سر بر

آسمان میشود و ذنب عقده از دل میگشود و قلب

دل از دست داده و مقدم و موخر از ہجوم تماشائیاں

مقدم و موخر ایستاده نهر زود میزد و مجمره عود

کف الخضیب کف میزد و چنگ رومی دف

نسر طائر در موقع فار غبالی واقع گشته سفینه

بادبان نشاط افراخته غراب از روئے خفقش الجناح

بطیاری خدمت پرداخته رانقص رقص میکرد و جاثی

علی رکبتیه پائے میکوفت بنات النعش انتعاش مینمود

و قصعة المساکین ناز و نعمت بزرین کلاہان چرخ

مے بمود باطیه شربت میساخت و پروین عقد

مے بست و شاة المذبوح خودکشی مے کرد اسد از

جبهه چار چشم نگاه بود و سهم با اینکه تیر روی

ترکش روشنان فلک مے بود از حسرت تماشا سهیم

آه حامل راس الغول با سر خدمت مے کرد

و ذات الکرسی بدفع گزند عین الکمال آیة الکرسی میخواند

مراة المسلسله سلسله انداخته و صلیب از نار زنار

زرین حمائل ساخته ممسک الاعنه راعنان صبر و

توان از دست رفته و سهیل اہل بزم را اہلا و سہلا

گفته از بس آمیزش اضداد و شیوع یافته مهتاب
مهتاب خیط الکتان را فرش مهتابی فلک ساخته و
از بسکه نزهت سرای سپهر شایان تماشا گشته تمکین
را نیز میل روپوش شده از قلب العقرب بر تمع
انداخته ثوابت سیر میکردند و سیارات محو نظاره گشته
در مقام حیرت ثابت می بودند سپهر اندر کواکب
با هزاران چشم برای تماشا می گشت و خورشید اشرفی
شاه جهانی نثار می نمود و قمر از اتصال بجوی زهره را
تنگ در بغل گرفته بود که اگر ماه نو می شد آغوش خالی

می کرد و سعد اصغر بنوعی با مشتری گرم
نظربازی بود که اگر سالی میگذشت نظر از ان بر نمی
گرفت آسمان پنجه کش آفتاب را گرم از تنور افق
بر آورده برای نهاری آماده ساخته و فلک از والهای
کواکب تنقلات زر افشان ریخته و بر ساخته آتشبازی
گردون موشک شهاب می انداخت و مهتابی ماه
می سوخت و انجمن آرای دوران بر طاق نمای
اطباق سموات از کهکشان چوب بندی کرده و بمفاد
ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح از انجم چراغان می

افروخت لعبت گر جہان در پس پردۂ شب بازی

لیل از صورت ماہ عروسک بازی میکرد و ہندوی

ملاعب شب از بیضۂ صبح مرغ آتش خور خور بدر

مے آورد و لولی مہر چون ریسمان بازی خطوط مدارات

را بنہایت مے رسانید از چنبر چرخ بدر میرفت و

مشعبد نیرنگ ساز فجر چون از بساط حقہ بازی سپہر

مہرہاے سیمین نجوم را گم مے کرد از تُف مہر آتش

سوزان و مجمر فروزان از زیر خرقہ ظاہر مے نمود گاہے

زر خورشید را بشامی مغرب سپردہ از جیب مصری

افق بیرون مے آورد و زمانے در چرخ و فلک سپہر

گردان اطفال شوخ چشم اختران را بچرخ می انداخت

در عشر تکدۂ خاک نیز باد وزان آب بر آتش دلہا

ریختہ و نسیم سحرگاہے رائحۂ روح و ریحان بمشام الجہان

آمیختہ گل از انبساط در پیرہن نمے گنجید و دہان

غنچہ از خندہ بہم نمے آمد و چشم نرگس از شادی بخواب

نمیرفت گل مخملے در برگ زمین فرش گشتہ و زنبق

تر دماغ نشستہ بنفشہ از عشوہ لب ساعد تکیہ کردہ

و یاسمن یاس از دل بردہ گل از ناز بر نہالی خفتہ و سوسن

بصد زبان افسانہ گفتہ غنچہ گل گل مے شگفت و شبنم

برائے عقد روے گل دُر مے سفت حسن یوسف

چوں حسن یوسف عزیز و زلف خوشان دلاویز صنوبر

دل از دست دادہ و درخت آزاد بہ بندگی ایستادہ

عرعر شمشاد نواز بزم خاص بود و سرو با اصول

فاختہ ضرب رقاص چنار بدست افشانی برخاستہ

و بید مجنوں لیلی آسا خود را بطرۂ مطرا آراستہ گل

آتشین آتش مے افروخت و لالہ از سیاہی داغ زغال

سرخ مے نمود و صبا باد مے بیزد و نسیم انبر گنائے شگوفہ

مے ریخت و نامیہ از شاخچہ گل شاخ نبات در

انجمن چمن مے پیچید گلبن از اوراق آتش برگ مہتیا

عبہر نرگستی مے پخت قمری کوکو ترتیب میداد و مرغ

شباہنگ شامی مے ساخت فاختہ از بال خود فاخری

مے گسترانید و طاؤس از شہپر ملمع سایبان ملون

مے افراخت طوطی طوطک میزد و بلبل بلبان

بلبان مے نواخت آواز ہر بطی بر بط خوشنوائی بود

و لحن ہر مرغے بانگ عنقائے سار مسرور بود

و حبارے محبور خروس در خروش بود و تزنگ بترانہ

وترنگ ورجوش صوت غراب همه قول زاغ بود

و نوای چکاوک شور افگن عرصهٔ باغ و تسجاع بلابل

بلابل میکرد و عندلهٔ عنادل عنایهٔ دل می برد و شعلهٔ

آواز عود نوازان قماری آتش بجان عود قماری

می انداخت و غلغلهٔ مینا غلغله بر چرخ

مینا می افگند از فرط میمنت چغد در کسوت همای

جلوه گر بود و از اقبال همایون هما پیراهن سعیدی

سعادت در بر عروسک بسان عروسان تتاری

بر بالش پر تکیه کرده و لک لک بالک لک سرور

کک الحمد گویان پا باستراحت دراز نموده کبک

بزبان دری برفلک نواخوانی میکرد و هدهد کلاه نشاط

بر هوا می پرانید کوه قبای سنگین خارا در بر کرده

با کمال عظمت و شکوه دامن بر کمر زده تیغ بازی میکرد

و چشمه سار لباس موجی آبگون پوشیده از آبشار رود

میزد و ماوراء النهر در چهار رکن جهان قانون خرمی

ساز بود و در پنجگاه در جهات ستهٔ هفت اقلیم ارغنون

سرور بلند آواز از کمال غنا هر فقیری در حصار

دوران شادروان مروارید افراخته و از اوج نواهر

بینوائی در تختِ طاقدیس جہان آئین جمشیدی و سُرود

خسروانی سازِ داہ نغمۂ رہاوی رہائی دِہ دلہا از نقارات

مقامِ اول

غم و از شدِ شادیِ شام حجاز و عراق نوروزِ عرب و عجم

مخالفین ناموالف در آشکار و نہفت مغلوب نالۂ

شب و آہِ سحر و خارج آہنگان مقامِ راستی مویہ کنان

نام مقام گریہ کنان

در دائرہ حیرت مُحیر کوچک و بزرگ صفاہان و تاجیک

و ترک نیشاپور زنابیا تا و نہار را از فرخ روزی بر شہناز

و تہی مغزان کلۂ خشک طنبور آسا بناخن حسرت چنگ

زن سینۂ محنت و مساز اوج و حضیض نغماتِ زیر و بم

بود و چنگِ نشاط پردہ درِ غم گوشہ نشینان فیلی

چاک کنندہ پردۂ غم

و نہاوند بسان عُشاقِ وصال دیدہ ترانہ پرداز زمزمۂ

سرور و زنگولہ بندانِ زابل و نیریز انددولت کبرای

شاہ خسروانی مقام در ہر مقام ہمدم بہجت

و حُبور از شور سماع سامعہ در حصارِ صماخ سرگرم سماع

و وجد و حُدیٰ خوانی سرود سرایانِ دلکش رقص افگن

و لہائے لیلی وشان بستۂ نگار وادی حجاز و

نجدِ نغمۂ سلک بسماک و سمک و نوائے ماہور

گردونیہ بہور گردون میرسید و عُشر عشیر آن

هنگامه و مقام عشیران هنگام را در دوگاهِ ازل و ابد

گوش زمانه نشنیده و نخواهد شنید خون در رگِ

تاگ در جوش بود و پیاله با دختر رز هم آغوش ایاغ

از دست رفته و سبو بسر غلطیده بیت

ز جوش خرمی کاندر جهان بود   زمین را ناز ها بر آسمان بود

در سلک نکاح مرتبط و در سمط عقد دوام منخرط ساخت

فلانٌ بالقابه

در بیان توجه موکب نادری کرت ثانی بجانب روم

و از عثمان پاشا ان فی ذلک لعبرة لمن یخشی

بعد از آنکه شوائع لشکرِ یل شکر شگرف شکوفیده

شعاریر و شعالیل منکل فجِ عمیق جمع آمدند دعا دغ

زحف ظفر عطف شکوهنده شکوهیده شماطیط و

شماليل منکل حدب ینسلون برکاب و الالحق شدند

باشاره و شاورهم فی الامر در منزل مندیج برائے

مساورت و مشارات بمشاورهٔ متشاورت و مسارات

در آمده انجمن تخاوض و تفاوض و بزم موارعة و مناطقه

انعقاد دادند و کلید نوید فاصابکم غما بغم

لکیلا تحزنوا علی ما فاتکم و لا ما اصابکم

وليس الفرار اليوم عارا على الفتى　　اذا عرفت منه الشجاعة فی الامس

ونیست رمیدن امروز ننگ بر جوان　　وقتیکه شناخته شد از شجاعت دیروز

ابوابِ امیدواری بر روے دلیران کشادند و استحداد

واستجادِ لشکر و استجماع و استنجادِ عسکر را مطمحِ نظر

ساختہ فرمودند کہ اگرچہ اسپِ دولت تیز و دولت بردو

الغلبہ　　دوگر　　جنگ　　الغضب

زدہ موجبِ انفصام و انفثاث اجنادِ قاہرہ

شکستہ شدن　　شکستہ شدن　　جمع جند لشکر　　غالب

قاموس صراح

انقیاب و انثلام شوکتِ باہرہ شد و سقوط از فر

زردہ شدن　　شان　　ظاہر و درخشاں　　افتادن

باعثِ ہبوط از فر گشتہ دواب و اموالِ عساکر

فرود آمدن　　شوکت　　جمع دابہ چارپایہ

در وادیِ احتماش و امتراس مورد امتراش و اختلال

زبودن　　شیرہ کردن　　نتف

گردید اما بتائید داورِ قیوم عوضش باضعاف تیسرات

دو چندہ

إن ذهب عير فعير في الرباط　شعر

اگر رفت گور خر انتظامی گور خر دیگر در بستن است

فيوم علينا ويوم لنا　　ويوم نساء ويوم نسر

یک روز بر ما ضرر رساننده است و روز برائے منفعت ما　　و روزے غمگین میشویم و روزے مسرور

رؤسائے دہ دلہ بکیار و بحجت بعرض رسانیدند کہ　شعر

دلیران　　کاهل　　محقق　　مفعول است

لك الخير ابن الدهر ما قد علمته

مرجع خیر　　ہر گاہ خیر دھر را امتیاز کنی　　برائے تو خیر است　　یادانیکہ بدانی خیر را

وما لك فيه والتوغل في الغم

حالیہ است

فاصنع　　امر　　در غم آمدن　　در غم

تهاذ بما تهوى وبت متسليا

خراماں شو　　بسبب آں چیزے کہ قصد کردے　　گذران کن شب　　بخاطر جمع

فقد طرق السراء في ليلة الهم

پس بہ تحقیق ظاہر شد خوشی در شب　　ای شبیکہ بغم گذرد بود او　　غم و اندوہ　　خوشی دست دہد　　شونا

مكانك ما تدريه من افق العلى

مرتبہ تو　　آنچیزے است کہ　　ضمیر بجا　　کنارہ　　سیر آئی　　بلندی

فنحن ما نحن الا قمار في النقص والتم

پس ما نیستیم ما مگر بمانند ماہتاب در کمی و زیادتی

فَمَا اَعْقَبَ السَّبْکُ النِّفَارَ مَهَانَةً

وَلَا حَطَّ مَیْلُ النَّجْمِ عَنْ شَرَفِ النَّجْمِ

هرگاه خاقانِ وهر آرا یکه تازان ممالک را دو سه پاس از

چار حد هفت خط تقلم و احضار کنند بهمدستی توکل

زینِ همت بر پشت مرکب بهیم نهیم و تیغِ

تیز بر فرقِ خصمِ غنیم زنیم زنیم شعر

السَّیْفُ وَالْخَنْجَرُ رَیْحَانُنَا ... اُفٍّ عَلَی النَّرْجِسِ وَالْآسِ

شَرَابُنَا مِنْ دَمِ اَعْدَائِنَا ... وَکَأْسُنَا جُمْجُمَةُ الرَّاسِ

بعد از مقارعت شورے و استنجاس و ازالهٔ شور

استیحاش از جیش قوی الجاش بعزم مقارعت

و استیحاشه در بست و دوم ماه صفر خطهٔ همدان مقر

موکب منصور و مناشیر مطاعهٔ متبنی بر حکم

اَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ

رِبَاطِ الْخَیْلِ و محتوی بر امرِ انْفِرُوا خِفَافًا

وَثِقَالًا و منطوی بر قول هٰذَا اَوَانُ الشَّدِّ فَاشْتَدِّی

زَیْم مقرون بصدور گشته اشارت رفت که از ولایات

بسیطه توپهاے گردون شکوه را بر مراکب گردون

سوار و بقدر کفاف باروت بر شوره بار کرده بهمدان

رسانند اُمّر بجمعِ العساکرِ الکاسِرہ والقساوِرِ القاہِرہ

والبواترِ البواتر و تعتید البیارِق البوارِق والفیالِق

الفوالِق والمخارِق الفوارِق والفوارسِ الفواتِق

والافراسِ السوابِق وآلاتِ الرواعِد والصواعِق

والمدافِعِ الحوارِق والمناسِفِ الخوارِق والمقالیع

السواحِقِ والمقارِیع والمطارِق والمقامِع والمحالِق

پس از عام و خاص فوجی ضرِغام صولت بقصدِ ارغام

خصم اخزم نعلِ احتشاد و در آں جامعیت و جامعیت

را از لیوثِ عرین و کتوت عران استعداد وادہ و تالیف

و تالیب تجدادِ جیاد و انتخاب و انتجاب جیاد اجناد

و تجدید و تحویق جوقہ جوقا و تاہّب اُہبت و اُبہت

لاتحصیٰ کردہ در بست و دوم ربیع الآخر یوم السبت

بعونِ اَحَد بہمتا با خمیس خمیس جمعہ کہ از شنبہ سبت

تیز عنانِ آثار سبقت بر دل برنا و پیر عنان سکر و شعر

خمیسُ لِشرقِ الارضِ والغربِ جحفۂ

وفی اُذنِ الجوزاءِ منہ زمازِمُ

کوکبۂ نصرت ملازم بعزم جازم ورائے عازم بجانب

کرکوک نہضت یافت و قد حرّک العطالۃ

وطِلابُه وسَحَبَ على وجهِ الارضِ سحابَه

جمع طالب — کشید بر روی زمین ابر خود — ابر خود مراد لشکر

وَنَقَلَ مِنَ الثرى الى الثريا ترابَه واطار

برداشت — از زمین — تا ثریا — خاک آن لشکر — تا انتشار بر افشانید

الى النسرِ الواقعِ مِنَ الغبارِ غرابَه وقد نفض

نام شکلی از اشکال ثوابت — گرد — لشکر — بر افشاند

فضاضَ الجبالِ مِن تصادمِ جُنَنِ المقدام

متفرق — کوهها — از — ذکر — لشکر پیش رو

ومِن سطوعِ القطامِ اشتبه على الناسِ انه

بلند شدن — غبار — مشتبه شد — بر مردم این امر که قائم شد

قامَ يومُ القيامِ وشدّتِ الشدّ اينَ كتبَ

قیامت — مضاف — جمع کتاب

الكتبَ على حمامِ الحمامِ وحشّت ضلوعُ الخلايا

بمعنی احکام — بر — تب — موت — پہلو — کمانها

مِنَ الاجنحةِ باصابةِ صوائبِ السهام

از — آگینه — برای رسیدن — راستان سهام

فصارَ اليومُ كالليلِ عجاجًا والليلُ كاليومِ ابلاجًا

پس گردید روز مثل شب از روی غبار و شب مثل روز در درخشیدن

وزبانِ روزگار بشگفت شعر

این شعر از دیوان متنبی است در تعریف سیف الدوله در جهاد و تعریف

فاقَ الزمانُ ووجهُ الارضِ عن مَلِكٍ

تنگ شد زمان و روی زمین — از بادشاه — نادر

ملأ الزمانَ وملاءَ السهلِ والجبلِ

بمعنی پری — بری — زمین هموار — کوه

مُعطي الكواعبِ والبيضِ القواضبِ والـ

دهنده — زنان پستان نوخیزه — شمشیر بران

جُردِ السلاهبِ والعسّالةِ الذُّبُلِ

جمع سلهب بمعنی اسپ دراز — جمع ذابل بمعنی لاغر

فنحنُ في جذلٍ والرومُ في وجلٍ

شادی — خوف

والبرُّ في شغلٍ والبحرُ في خجلٍ

خشکی از لشکر او در — از جوش لشکر دریا — منفعل — درخواست

سر عسکر بحسن حصافت حسن آفت در معارضت

فاعل — علیشان پادشاه — دریافتن — برابری کردن

کرده ساز جنگ را در خارج دائره کرکوک باهنگ

نام مقام — بر

دیگر کوک نمودی یعنی پشت بدیوار قلعه داد و فوجی را

صفت فوج ، درست

که روی رزمش رزم و پشت قوتِ لشکریان بود

قوت و پناه

بمعرکه حرب فرستاد خَرَجَ مِنَ البَلَدِ رِجَالٌ

جنگ

اِلَی المَوتِ عِجَالٌ فَتَنَادَوا بِالسَّلَامِ السَّلَامِ

تعجیل کننده ، جمع سلیم ، معروف

وَكِلَامِ الكَلَامِ وَتَصَافَحُوا بِالصِّفَاحِ وَتَصَفَّحُوا

مصافحه کردند باطراف شمشیر ، زخم ، تلاش کردند

بِالكِفَاحِ وَتَوَاصَلُوا بِالقَوَاطِعِ وَتَعَانَقُوا

بشمشیر زدن ، رسیدند ، تیغهای برّان ، معانقه کردند

بِالمَقَامِعِ وَتَسَارَعُوا اِلَی المَوَاقِعِ وَتَصَارَعُوا

گرزهای ، سرعت کردند در جای افتادن ، کشتی نمودند

فِي المَصَارِعِ تَنَاوَحُوا وَتَنَافَحُوا وَتَكَادَحُوا

مصرع جای افتادن ، مقابل نمودند ، خصومت نمودند ، کوشش نمودند

وَتَكَافَحُوا وَتَوَاقَحُوا وَتَوَاقَعُوا وَتَقَارَعُوا

روبرو جنگ نمودند ، با یکدیگر افتادند ، بیحیائی کردند ، کوفتند یکدیگر را

وَتَقَادَعُوا وَتَنَاحَرُوا وَتَشَاجَرُوا وَتَعَافَرُوا

خصومت نمودند ، بایکدیگر حیله زدند ، یکدیگر تراشیدند ، گلو بریدند

وَتَعَاقَرُوا وَتَنَافَرُوا وَتَنَاقَرُوا وَتَنَاصَلُوا

کونچ بریدند ، بیرون آمدن بخصومت ، کاوش نمودند ، شمشیر زدند

وَتَنَاضَلُوا وَتَحَاوَلُوا وَتَجَاوَلُوا وَتَجَنَّبُوا

تیر زدند ، قصد نمودند ، جولان دادند ، خصومت کردند

وَتَجَلَّدُوا وَتَجَادَلُوا وَالبِيضُ تَقِنُّ وَالبِيضُ

صفت شمشیر ، جمع بیضه

چالاکی نمودند ، شمشیر زدنی ، شمشیر ، خشک شدند

تَقِنُّ وَالرِّمَاحُ تَخَلَّلَتْ وَالقُلُوبُ تَمَلْمَلَتْ

تباه و سست شد ، کج

بیقرار گشته ، نیزه‌ها ، قلبها ، مضطرب شدند

وَالقِسِيُّ تَقَلْقَلَتْ وَالأَكْبَادُ تَزَلْزَلَتْ

سینه‌های ، جگرهای ، لرزیدند ، در جنبش آمدند

وَالأَحْشَاءُ تَخَلْخَلَتْ وَالأَجْسَامُ تَجَلْجَلَتْ

می جنبیدند

دل و جگر ، گشاده شدند ، سست شدند

وَالطَّعَنَاتُ تَكَاثَفَتْ وَالصُّفُوفُ تَخَلْخَلَتْ

صفوف بشکست ، کثیر شده

زخمهای نیزه ، بایکدیگر آمیختند ، جمع صف ، رخنه دار شدند

وَالمُنْصُلُ الصَّادِي يَمَسُّ وَبِالدَّمِ يَرْوِي

تیغ ، تشنه صفت ، تشنه‌ای بخون ، و سیراب میشد از خون

وَمِقْدَاحُ الْحَرْبِ فِی قِدَاحِ حِزْبِ الْخَصِیمِ یَقْدَحُ
وَدِیُوثانی ؛ عاقبت به آئینه داری مقصلِ مُقَفَّل
کشا عکس شاهدِ مطلوب سرعسکر در سجنجل حصول
بر عکس انعکاس یافت یعنی یلانِ قتّال بمساعدت
اقبال بفر همای مغز قتّال سرکوب اقتتال
عرصهٔ قتال آمده جمعی از رویهٔ عرضهٔ تیغ بیدریغ
و بقیه توسن انگیز عرصهٔ گریغ گشتند بر عسکر گوهر
از زندهٔ زندگی را مغتنم شمرده بُرد و تدبّر تدشّر و تجرّز
تحرّز تحیّز جست و برعزم خود بانگ تحذیر ایاک

وَصَحْرَاءُ الْإِهَانَةِ بررد و مضمون واوجس فی نفسه خیفة
بارای نحیفِ بخیفِ خوف ذاهب
وصلابت نخوتش بصلاقت و نخوت آیب گشته
سر بجیب تجنب کشید و بقلعه رفت پس رقمی
مانند مار از رقم سراپا سم با سم سرعسکر که از خطوط جبینش
نقش جاء بالرقم الرقماء ظاهر بود مرقوم و مکین
از گرفتار انرا بحکم اذهب بکتابی هذا فالقه الیهم
بابلاغ حکم محکوم ساخته سرعسکر را بمیدان صیال
دعوت و این نکته را در ضمن مکتوب اشارت کرده شعر

فَاِنْ بَاشَرَ الْاَصْحَارَ فَالْبِیضُ وَالْقَنَا

قِرَاهُ وَاَحْوَاضُ الْمَنَایَا مَنَاهِلُهُ

وَاِنْ یَبْنِ حِیطَانًا عَلَیْهِ فَاِنَّمَا

اُولٰئِکَ عُقَّالَاتُهُ لَا مَعَاقِلُهُ

هنگام شام که ترک ضیا یزک بیضا ترک ناورد

سپهر نموده تیغ شعاع در نیام کرد خدیو نیکو فرجام

مانند اسد مخدر منحدر با آجام شده بمنطوق جَعَلَ

لَکُمُ اللَّیْلَ لِتَسْکُنُوا فِیهِ با عیش رفیه و آلا

تِمَارِ فیه در قبهٔ قبنه آسا که در خارج قلعهٔ کرکوک

استقرار یافته بود آرام گرفتند روز دیگر که غارب نقره

خنگ سپهر برین بتزیین بزین زرین شمس طالع

یافت با کوکبهٔ بهرامی و صولت ضرغامی بر پشت

اشهب عنبرین ستام بر آمده با سهم عبیر مشکپاش

جراحات قلوب اعدا گشته یوم صندل را بر ایشان

لیل آبنوسی ساختند و در خسار کار سر عسکر جواب

نبود با تراع جواب اجابت نکرده مَثَلِ

لَا اَفْعَلُ مَا غَرَّ نَحْرًا اَکَبَّ از ضعف قوت از قوه

بفعل آورد خدیو صدو بند کشور کشا بعد از ظهور انجال

شیران عرصه و غارا سلسله خودداری برای غارت
گردن از گردن برگرفته چند هزار خانوار
بیات را که در آن نواحی سکنی و ثبات داشتند
با بنین و بنات تاخته بفحوای و کم من قریة
اهلکناها فجاءها باسنا بیاتا ظاهر ساختند پس
تهییج خصم را با دل بیدار بارشاد عقل مرصوص از
جانب سورواش که بکثرت غله و عدت حشم مخصوص
بود و سیاه خیمه نشینان نجوم فلکی در اعداد عشر عشیر
عشیرتش نبودند طریق استظهار اندیشه گرفت شور و شر

مسخر و قلعه جولان جولانگاه هیون لشکر فیروزی اثر
و غلات آن بوم و بر در سر راه بغداد منبر گردید
و جمعی از نامداران عرصه جوانی بقصد اغارهٔ جوانب
و جوانی بر غارب توسن جلادت در آمده غارت و
حواشی از حواشی غارت کردند و تمامی اطراف آن
خطه خطفه تاراج گشته اخطار خطیر و اغنام کثیر از
رکوح جبال و ارکاح قری بحیطه ترکح در آمد اکراد
بلباس بلباس القبا و التباس جسته مطیع امر گردون
مطاع گشتند و در خلال این احوال بمسامع عاکفان

ظلمت بکحول و کحل بنظر مے آمد شعر

کأنّ نجومُ اللیلِ خافتْ مغارہا

فمدّت علیہا من عجاجۃٍ حُجُبا

و از اقدام مراکب سر ہنگان گرد اعناقِ بریح

آسمان سا بنوعی سر بر آسمان افراشت کہ تا نگاہ

گرد آلودی کہ بصد پیچ و تاب از ثقبۂ دیدۂ انطباع

مے یافت بر رشتۂ سبحہ مشتبہ مے گشت شعر

نسجت حوافرُہا سماءً فوقہا جعلت اسنّتہا نجومَ سمائہا

اگر اشعۂ سنان مبارزان شمع در پیش راہ مجرّہ باز

نمیداشت کواکب سحابی قطرہ زنان تا صبح ابد پی

بمنزل افق نمے بردند شعر

وعمّ السماءَ النقعُ حتی کأنّہا دخانٌ و اطرافُ الرماحِ شرارہا

و اگر مشعلہ داری بروق ابا ریق چراغ در سر کوی جہان

نمے افروخت خیل کواکب تا روز قیامت از تیہ سرگردانی

بیرون نمے آمدند شعر

فلکنت سماءً و العجاج سحابہا و خیلک ابراجا جیشک انجما

اگرچہ زمین و زمان را سیاہی لشکر منصور ظلمت کدہ

شب داج ساخت لیکن چندین ہزار نیّر تابناک از

بیت الحرام جلال و صفا اندوزان مرد و جلال رسیده

مراعاة النظیر بخانهٔ کعبه — عظمت

کہ اقبال موکب انجم کوکب از کر کوک موجب حمایت

رجوع کرده — لشکر — صفت انجم چمک اعتبار سطوع — بہادری

بر عسکر و مظنهٔ ظہور فتور در یں طرف طرف نشیط

بسبب — دست — بظلم بچار — اسپ — چالاک

نشاط در میدان دُرونش ناشط و جلوه دگرگشته جیت

خوشی — عثمان پاشا — دل — نشاط کننده

ہزار سپاه جرار بسرداری مُمَش پاشا علی التوالی بر ہم

صفت — مصاحبت

تسریب و مُعارضه بمعارضه و مُعارضه روان کرده

جماعت جماعت شدن — آڑ میں ہتنے کے — بولا — یکطرف — پاشا علی

و آنگروه گرد آمده در مکان موسوم بر آق در بند که در مابین

نام مقام — صفت مقام

دو کوه شامخ واقع است شعف و شعاف جبل

بلند — سرکوه — سرائے

محل قرار ساختہ اند و از روے شغف و اطمینان با تنجا

بڑے خیرہ — خوشحالی

پرداختہ خدیو فیروز روز در یا فوخ اللیل با فوج گران

نش پاشا — صفت نادر مراد — وسط شب — دریافوخ معظم اللیل مراد شب دراز

از سبکتازان طبقات خیل بر طبق والقمر اذا اتسق

سواران — قسم ماه ہر گاه شب کامل شود

لترکبن طبقا عن طبق ما ہیچه لواے خورشید

ہر آئینہ سوار شوند یک جماعت بعد یک جماعت — نشان

ضیا را ساحت افروز چرخ مطبق کرده بمعنانی بخت

پنهان کرده شعنده — ہمراہی — مصاحبت

عالی بفیروزی و نیک فالی بر توسن پریوش دیو مہابت

اسپ — پری مانند — صفت — صورت صفت دیگر

و انه لحثیث التوالی سوار و بر لوز د عجلت براه لوزد

صفت — شد — اسپ — سرعت کننده پے در پے — اسپ — رونده

وادی نور د جنگ پیکار شد ند از الهوب مراکب آتش

جنگ — نادر — دویدن — اسپہا — افروزش — صفت

لهاب جبال و فضاے جهان را تراکم لکب بجدی

جمع لب یعنی گرد — غبار بلند — ہر جنبه

فرو گرفت که ثواقب شهب دران شب کحل فام از علین

گھیر لیا — منور — صل — ستاره — روشن — سرمہ رنگ — الکمال

ظلمت کحول و کحلہ بنظر مے آمد شعر

كَأنَّ نُجومَ اللَّيلِ خافَتْ مُغارَةً

فَمَدَّتْ عَلَيْها مِنْ عَجاجَتِهِ حُجُبا

و از اقدامِ مراکبِ سرہنگان گردن اعناقِ ریح

آسمان سا بنوعی سر بر آسمان افراشت کہ تا زنگاہ

گرد آلودی کہ بصدپیچ و تاب از ثقبۂ دیدہ انطباع

مے یافت بر شتۂ سبحہ مشتبہ مے گشت شعر

نُسِجَتْ حَوافِرُها سَماءً فَوقَها　　جَعَلَتْ أسِنَّتَها نُجومَ سَمائِها

اگر اشعۂ سنان مبارزان شمع در پیش راہ محجرہ باز

نمیداشت کواکب سحابی قطرہ زنان تا صبح ابیلی

بمنزل افق نمے بردند شعر

وَعَمَّ السَّماءَ النَّقْعُ حَتّى كَأنَّهُ　　دُخانٌ وَأطرافُ الرِّماحِ شَرارُ

و اگر مشعلہ داری بروقِ اباریق چراغ در سر کوی جہان

نمے افروخت خیل کواکب تا روز قیامت از تیرہ سرگردانی

بیروں نمے آمدند شعر

تَكَنَّفَتْ سَماءٌ والعَجاجُ سَحائِبٌ　　وَخَيْلُكَ أبْراجٌ وَجَيْشُكَ أنْجُمُ

اگرچہ زمین و زماں را سیاہی لشکر منصور ظلمت کدہ

شب داج ساخت لیکن چندیں ہزار نیزۂ تابناک از

عکس دروع مصقولہ بر ساحت خاک و عرصہ افلاک

تافت شعر

وَقَدْ اَطْفَأَ شَمْسَ النَّهَارِ وَاَوْقَدَ

نُجُومُ الْعَوَالِي فِي سَمَاءِ عَجَاجِ

و ہر چند از گرد انگیزی توسنان دیدہ روشنان

رواشن فلک غبار پذیرفت اما خاک آنسر زمین تباشیر

مقدم خاقانی در نظرہا حکم سرمہ خاک بین یافت شعر

اَمَّا الْغُبَارُ فَاِنَّهُ مِمَّا اَثَارَتْهُ السَّنَابِكُ

وَالْجَوُّ مِنْهُ مُظْلِمٌ لٰكِنْ اَنَارَتْهُ السَّنَابِكُ

الحاصل آن شب از شدت ظلمت اسپ یلان

چراغ پارہ میرفت و خاطر مبارزان بہوای شمع

از پردہ دل فانوس خیال میساخت بعد از انفلاق

فلق و انبلاج بام نام آوران جنگجو با شکوہ تمام

بآق دربند رسیدہ جزائر چیان بہرام بہرامش

پوش و گرگینہ کسوتان گرگین کین گرگ خروش

را پیادہ ساختہ از دو طرف بشیق و نیق جبل وغیرہ

و شمراخ قلل فرستادہ سواران آہنین لباس

فولاد خاکہ بظاہر فحوای زبر الحدید بودند تشدید اطراف

جمع طرف — بمعنی بلند

و احاطهٔ اخاشب و اطناف نموده و ربند را دربند کرد

تیره — سنگلاخ کوه — اُستادکوه — مقام جنگ

همینکه خسرو باهر باهزاران فراز فراز کوه کوهٔ افق وجوه

آفتاب — تابان — شوکت — بالائے — روشن — قیقیب

خاک وصوهٔ ارض را منور ساخت تیز لوائے

نشانها — زمین — صو — آفتاب — نشان

آفتاب تاب تیز آغاز بزوغ و اشاعهٔ اشعهٔ خورشید

تبع صفت — موصوف — فاعل — آشکار شدن

فروغ کرده مهر جهان افروز طلعت خسروی بر ظاهر

صفت — تاوقر مراد — بیرون

کوه و فضائے ظاهر زاهر و ظاهر گردید رومیهٔ از خواب

سرکوه — تابان

پندار بیدار گشته اجل را بر سر بالین و روز عیش را

باغبش اللیل قرین دیدند فلما رای الشمس

تاریکی شب — هرگاه رومیه دید شمس طالع

بازغة رای الکواکب ظهر لا جرم از روی

رومیه دید کواکب را وقت ظهر

مسارعت مصارعت آغاز یده تقابل و تقاتل

مصاحبه — چالاکی — تیزی — کشتی گرفتن — جنگ کردن — مار بیت

آستین یا زیدند اما سر عسکر بعد از بعث آنگروه تصور

خرتقین — مراد حش — دراز کردن — فرستادن — پاشا — بر

آنکه مبادا خدیو نیکو خصال که هنگام خصال باسهم

نمود مراد — صفت — خضل — تیر

و مخصل سهم و خصل از سروران جهان ربوده فرار

شمشیر بران — حصه — غرط — گریختن

یابد و ممش پاشا نذب نیکنامی فرار باید بافوجی بطل

دادن یعنی بازها — اُچک لیجائے — دلیر

از روی بطر بطر و تثقیف رماح و سن اسنه

مصاحبة — ایضاً جمع — تبختر — تیز کردن — راست کردن — تیز کردن — سنان نوک نیزه

وارهاف مرهفات پرداخته بعزم ازهاق وارهاق

تکلیف — تیز کردن — شمشیر — بر — هلاک کردن — دادن

خصم طریق احتقاق را باقدام نزق الحقاق اسرع

همیشه — جنگ کردن — جمع قدم — جست — صفت عثمان

من البراق بو یا و زبان حالش در میدان شوق

چارش بمقال شعر

إِذَا مَا غَدَوْنَا قَالَ وِلْدَانُ أَهْلِنَا

تَعَالَوْا إِلَى أَنْ يَأْتِنَا الصَّيْدُ نَحْطِبِ

گویا بر مجتنب عوم و مخب رزم بر نشسته متعاقب

همش پاشا مطیه همت را بار بند و امر مقاتلت را

کار بند و باقوی و خیل غار ایلغار نموده روانه آق

در بند شده بود و مساره را بگوش راحل شعر

الی حتفی سیفی قدمی اراتی قدمی اراقی دمی

میگفت و در اثنای گیر و دار طلیعه سر عسکر از جانب کوک

آشکار گشته هجوم فوج بهرام نبرد شور گرد بر سپهر

تیز گرد کرد و گردان گردن فراز عنان قرار از دست

نداده بر کار جنگ اظهار برا کا کردند رُبَّ باغی الابل

لا یرتاع من الجرس جنود همش پاشا غور را در

مجال اضمحلال دیدند مجال مجاولت و مجالدت و

فرصت محاولت و مجاولت نیافته بجدود و بدود

و بدود بهرب هزیمت و از باس یلان بیرثه صولت

بسمت هزیمت نهضت نموده عنان از کف واوند

و از کف جدال روی بر تافتند سر عسکر از مفهوم

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا

اگر اطلاع بودے بر نادرے پشت خواہی داد از نادرے

وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا از اہل بود یشت بالبش

(خوف ہول)

بر آئینہ پر خواہی شد از آنہا فراموش کنندہ

اطمینان دادہ در تخت روان مے آمد بمشاہدہ اینحال

سبب

ابلق تیزگام روزگار را شبرنگ و خنگ پدرام ایام را

(حاصل رنگ جنگ بد رنگ دید) (دید) اسپ مبارک

نیک رام حریف فیروز جنگ دیدہ دست و پا را

خوب طبع نظرہ

أَعْوَجُ وَأَعْرَجُ و دست را بر أُعَيْرِجَ یافت باعسکر

(یافت) کج لنگ میدان عثمان

موصوف و جُنادِ مرصوف صوب و آوب رایش نہاد

منکوم اثر نا رجوع

ساختہ روان از تخت روان بر آمد و بمثل الفرار بقراب

(گریختن بنیام شمشیر قتل آمد) جلدی

الکیس منتیاب جمع و بذیل شعر

(یکبار)

اُقاتِلُ حَتّٰی لَا اَرٰی لِیْ مُقاتِلًا وَاَنْجُو اِذَا لَمْ یَنْجُ اِلَّا الْمُکَیَّسُ

جنگ میکنیم حتی کہ نمے بینم برائے خود جنگ کنندہ عثمان گوید جنگ میکنم تا وقتیکہ نمی بینم جنگ کنندہ

انتشاب جستہ بالعجلہ اجالہ توسنِ گریز کرد لیکن

تعلق بجلدی جولان دادن

عقلہ غفلت پابند کارش شدہ سرپنجہ قضا

بیڑے فارسی بند حاصل باعث غفلت بود فاعل

عنانش گرفت و مصداق اِذا فَرِحُوا بِمَا اُوتُوا

ہرگاہ خوش شدند بسبب آنچیز کہ دادہ شدہ اند

اَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً بوقوع پیوست یعنی در ہماں

مگیریم آنہارا ناگاہ مراد نافرمانی کردن ست و فرحوا ہندی اثر نا مقام در زندہ

مسبعہ اللہ یار نام یلی از ایل کرایلی باو رسیدہ

جماعت ترکان قوم نزد عثمان رسیدہ

دست فرا گشاد و از مرکبش فرو کشید اَخَذَهُ

آنرا یعنی عثمان زیر آوردہ مفعول مطلق

اَخْذَ سَبُعَةٍ و سرش بر سر دار سنان مظہر معنی

گرفتن آن گرفتن شیر عثمان سوئے

سرداری ساخت و بایں جلادت در میان ہمسران

بسبب فائل عبد اللہ یار خان

سر بر بلندی افراخت کما قیل عند الاوجال

(اضد بد فاعل، عمارتی است، ترد، خوف)

تتفاضل التوجال و بیست هزار تن از جیوش

(زیادتی کنند، لشکرہائے)

عثمانی از دم تیغ آبدار بدار آبدار فنا شتافته میدان

(بارہ، صفت، بشتاب، در خانہ فنا)

رزم از وجود پردلان اعدا خالی شد یوم بیوم الحفض

(پہلوان، روز عوض روز حفص)

المجود بعد از سه روز لوای جهان پیما از ان مکان

(معلوم)

ناحی نواحی کرکوک و فوجی بتادیب سرکشان

(قصد کنندہ، بہم مقام، جوانب، شد، برائے)

معاقل مامور و جمله و عافطه و نافطه و نعجه و ناعجه

(قلعہا، شد، بالتمام، میش، بکرا، ماده، شتر سفید)

و عجاجه و ناجیه را تاخته عقار و ضیاع آن مملکت

(زمین، باغ، مادہ شتر، شتران)

را عرضه ضیاع و اهالی را کله کلاب عقور و ضباع

(دستکار، ضائع ساختن شده، سکان، مستعمره، گزنده، جمع ضبع کفتار)

ساختند و تمامی قلعه جات آن سمت انقلاع

(کنده جاها، فاعل، یافت)

و اسباب ان قلاع اقتلاع یافت و وصل فی

(قلعہائے معروف، برکندن، نمودہ داخل درین سفر)

ذالک المسیر السیر بالسری و سال بسیول خیوله

(بشب رفتن، جاری شد بسیل ہائے اسپان نادر، ریگ زمین نشیب)

رمال الوهاد و الذری و سری السریه و امرها بالغاره

(زمین فراز جمع ذروه، بشب رفت لشکر نادر حکم کرد بطرف غارت)

علی الغری ففضوا الجمع و جمعوا الفل و حلوا العقد و عقدوا

(مال نفیس، لشکر رخنه کرده، تمام را، بوقف، کنایه فتح، بستند مراد ایر)

والحل و حملوا علی القلاع ما اقتلع من القلاع و جبوا

(باز کردند، کلال، جمع قلعه ناقه، کنده بوده بجدند، بیان ما معروف، جمع قلعه، لشکر نادر)

منصودین الی حضرت السلطان المطاع و لعداز

(حال، نعیم، اطاعت کرده شده)

اغاره کرکوک کره باره همت بجانب بغداد

(غارت نمودن، دوباره، سواری)

بر انگیخته قلعه را بمضیق محاصره انداختند احمد پاشا

(نادر، در تنگی، نام)

در باب معذرت در آمده متکفل تفویض ولایات
متنازع فیها گشته بقانون دولت عثمانی
فرامین موشح بطغرای قیصری ابراز و مستصحب
ثقات خود نزد پاشایان انفاذ نمود که رومیه را
عاجلاً لا آجلاً اجلاً و قلاع را اخلاً و تسلیم
گماشتگان دولت والا نمایند۔ شعر

من الحق ان یحبابها مستحقها ‏ ‏ ‏ وینزع عنها مردودة مستعیرها
اذا املاک من لیس کفوها ‏ ‏ ‏ اشار علیه بالطلاق مشیرها

در تسلیم این مسالمه و دوام این مکالمه قضیه

محمد خان بکوچ واقع گشته حاجز راه طلب
و حاجز حصول طلب گردید۔

در بیان تسخیر هندوستان بتقدیر خالق
ظلمت و نور جل شانه وان ذالک لمن عزم الامور

هند مملکتی است وسیع و عریض و هوایش را
در مزاج شکسته دلان تاثیر مومیائی که
یجبرها المحیض شجرش عرعر و حجرش مرمر و
ده و قرائش طیره فزای ملک بربر

طیور متطایرۃ الالوان متفاوتۃ الطباعش در بلند

پروازی با طایران اولی اجنحۃ مثنی و ثلث و ربع

ده و نه وافراد متشاخصۃ الاشخاص متنوعۃ

الانواعش در حسن خلقت مظهر و من الناس

والدواب والانعام مختلف الوانه رباع وطلاع

فلک شانش حیرت بخش قلوب اهل خبرت

و تهی وتلال وتلاع کیوان سایش نمودار و من

الجبال جدد بیض وحمر مختلف الوانها کشوریست

پر حاصل ومنافع وتمدن دراں مرغوب طبایع

هر گل زمینش از غنچهٔ گل زرخیز تر و هر بوته

شگوفه دارش از بوته زرگری سیم ریز تر

لاله های عباسیش را سکهٔ شاهی در زیر نگین

است و اوراق درختانش را علم قرطاس

در آستین هر گلبنی زمیندار عالیشانیست و هر

شاخی صاحب برگ و بار و سامانی ربع

ربیع ربع آں در تمام جنت اربع بل جنات

ثمان نایافت وفضلای دستش از ریاحین

احمر و اصفر دیبای زیبای زربافت خصوصا

دارُالملک کابل که هوایش را کیفیت روح است
و آبش را نشاء گل و گلشن را طلاوت خار است
و خارش را طراوت گل چه کوه و چه دشت از
پیالهٔ لاله بزم گلگون ایاغ است و چه باغ و
چه راغ از نرگس و شقایق خلد برین را چشم و
چراغ از وفور ریاحین گونا گون رشک نگار خانهٔ
چین است نه خطا کردم بهشت روی زمین
امرع وادیه واجتنی حُلَیّهٔ حبذا شهری که اگر
نسیمی از نفحهٔ روح بخشش بچمن وزد و هر غنچه

گل مریم آبستن مسیحی گردد و اگر شمیمی از گلزارش
بانجمن رسد بوتهٔ پشمینهٔ قالی رایحهٔ گل ابریشم
گیرد چون سبزهٔ زبرجد فامش عکس بجویبار
افگند سنگریزهٔ بلورین زمرد از آب برآید و چون
ذکر حلاوت آبش در دبستان بستان بر زبان
طفل غنچه گذرد اوراق نباتی کتاب گلستان
شکری نماید از سوز عشق گلهای آتشینش
بلبل با سمندر هم بستر و از رطوبت هوای جانفزایش
مرغ تصویر لبریز نغمهٔ تر شعر

هواؤها من البلاء جُنّة　كأنّها من نفحات الجنّة

دوشیزهٔ غنچه باز لفِ تابدار بنفشه در مرغوله

سازی و شاهدِ شوخ چشم نرگس با رُخ زیبائی

گل در نظر بازی اگر از نکهت سنبلش در شبستان

سخن رود از شعلهٔ شمع گل شبّبو توان چید و اگر از

آب و رنگ بهارش در آتشخانهٔ بهار بیان شود

از در و دیوار خطاب یا نارُ کونی برداً و سلاماً

توان شنید تارِ نگاهی که به شبنم چمنش غلطد سلکِ

گوهر خوشاب بر آید و شعاع بصر یکه بر ساحت

لاله زارش افسر رگ یاقوت ازان تراود از خرّمی

سبزه زارش دیدهٔ تماشائی را از هر طرف شهر سبز

در نظر و از رنگینی گلهای لعلگونش مردم باصره

را از پسِ هفت پردهٔ کان بدخشان در پیش بصر

خلیل از گرم روان وادی شوق گل آتشینش خضر

از بادیه پیمایان هوائی سبزه زار دلنشینش سرو

آزاد بندهٔ نهال گلزارش شمشاد سبزه کردهٔ فیض

جویبارش از شیرین کاری طرح باغاتش فرهاد از

خجالت نباخن نوکِ تیشه سر خویش میخارد و از

جلوهٔ لیلا وشانِ لالهائی صحرائیش بید مجنون

خود را مجنون بادیه نشین می شمارد و شادابی

شمشادش را سدره و طوبلی صدره طوبیٰ لهٔ گفته

و صفهای صنوبرش و صفهای بلند از صاحبدلان

جهان شنفته از فشاء خیزی خاکش هر گلِ صد برگ

را چون بلبل هزار شیدائی سرمست و چنارش را

از هر ورق شجرهٔ بزرگواری اصلها ثابت و فرعها

فی السماء در دست با غاتش از گلِ ابریشم کارگاه

دیباطرازی و چمنش از لاله های تاناک انجمن

آتشبازی هجوم لطافت ز بنقش تا سر دیوارها

و خار پائی راهروان دشتش گل سرسبد گلزارها

از سرشاری آبشارش کوه را جوش طراوت

تا کمر و از موج صفائی خاکش سنگِ خارا غرق

آب گوهر سبزهٔ دلجوئی طرف جویش خضری

که بادرِ اعهٔ خضری بر لب آب حیوان نشسته

و هر شاخ درختش شوخی که بحرکاتِ شیرین

رونقِ شاخ نبات را شکسته از سبزی سروسهی

لباسِ فاخته در بر قمری با بالِ طوطی همرنگ و از

بلندی درختان نغمه سرایانِ مینا و شباهنگِ با

شباهنگ سپهر مینا رنگ هم آهنگ قمریان سروش

باسروش سماوی همراز و طاؤسانِ گلزارش

بامرغ زرین آفتاب هم پرواز قراضهٔ زر ریکانی

چرخ چهارم یعنی اشعهٔ خور در پیش عیارِ زرِ الورد

باغش باغش و حدیقهٔ زرین نرگسهٔ خضرا یعنے

آسمان را نهالِ تاکش تاکش پستهٔ اش از شور

عشق بادام قرطهٔ فستقی چاک ساخته و بادام خود را

بدام زلف مجعد اعناب انداخته عناب سرانگشتان

خضاب بسته باپسته در فندق شکستن و آفنان

گلبنان بارشتهٔ رگ ابر بهاری بتفتن و گلدسته

بستن آلو بالو باشاه آلو بمنا غاتت. شعر

فَدَیتُ بِنَفسِکَ نَفسِی وَمَالِی وَلَا آلُوکَ اِلَّا مَا اُطِیقُ

در نکته سرائی ولبِ خندان پسته از شفتالو. شعر

کَاَنَّ النُّجُومَ الزُّهرَ زَهرٌ لِخُضرِ وَلَم اَدرِ مِثلِی شِبهَ الزُّهرِ بِالزَّهرِ

در بوسه ربائی لطائف زرد آلو رونق شکن

بازار نوری ماه جهانتاب و در پیش صفا

وشادابیش تخم مشمش خورشید جرمی بی آب. شعر

بَدَا مِشْمِشٌ بِالْأَشْجَارِ فِيهَا كَأَنَّهُ

آلو ۱۲ ظاہر شد اگوید درختہا اوراں ۱۲

يَلُوحُ فِي خُضْرِ الْغُصُونِ الْمَوَائِلِ

می درخشید در شاخ سبز صفت شاخ جمع مائلہ ۱۲

قِبَابٌ بِمُخْضَرِ الرُّبَا حِينَ أُغْشِيَتْ

جمع قبہ گنبد ۱۲ صفت قباب ۱۲

وَقَدْ زُيِّنَتْ مِنْ عَسْجَدٍ بِجَلَاجِلِ

زینت داده شده از سونا ۱۲

تُفَّاح نُفَّاح کاسۂ عقیقے پُر از بادۂ لب شیریں

سیب ۱۲ بو یا ۱۲ باعتبار سرخی

یا حقۂ یاقوتی لبریز صاف انگبین شاخ اشجار

باعتبار سرخی ۱۲ تجاہل عارفانہ تردید ۱۲ باعتبار شیرینی

ثامرہ اش درہم سرے سدرہ و طوبیٰ شنخ و در

ثمردار ۱۲ مقابلہ ۱۲

جنب خوبی غبغب ہر سیبی وصف سیب غبغب

خوبی ۱۲

خوبان زنخ - شعر

كَأَنَّمَا التُّفَّاحُ لَمَّا بَدَا	يَرْفُلُ فِي أَثْوَابِهِ الْحُمْرِ
گویا کہ سیب وقتیکہ ظاہر شد ۱۲	می خرامد در جامۂ سرخ خود
شُهْدٌ بِمَاءِ الْوَرْدِ مُسْتَوْدَعٌ	فِي أُكَرٍ مِنْ جَامِدِ الْخَمْرِ
شہد بیست جرقی گلاب امانت نہاده شده	در گو بہائے شراب منجمد
كَأَنَّمَا حِينَ يُجْتَنَى بِهِ	يُسْتَنْشَقُ النَّدُّ مِنَ الْجَمْرِ
(گویا کہ) وقتیکہ میوه چیده شود از او	بوئیده مے شود بوی خوش از شرارۂ آتش

از نسبت تام نام امرودش شیشۂ امرودی

کامل ۱۲ میوه معروف ۱۲

گلابی و حقۂ کہربا فام بہی از مشابہت جام

سرخ رنگ ۱۲ میوه معروف ۱۲ بوجہ تماثل ۱۲

نبیذ اصفر آبی - شعر

شراب ۱۲ زرد ۱۲ انگوری

ذَهَبِيُّ الْجِلْدِ فِضِّيُّ الْحَشَا	فَلَكِيُّ الْجِرْمِ مِسْكِيُّ النَّسَمِ
زرین پوست سیمیں اندرون است	آسمان جسم اسے کرویست بوئے مشک از دو است
كُرَاتٌ مِنْ أَدِيمٍ أَصْفَرٍ	أَوْ ثُدِيٌّ لَا تُرَى فِيهَا حَلَمْ
شکل گوی است کہ از چرم زرد (اصفر) باشد	یا پستان (جمع ثدی پستان) است کہ در وی سر پستان دیده نمی شود

صفائی انگور اصفی من الدمعۃ گویا از عین پرده

صاف تر از اشک

عنبیهٔ چشم حور عین پالوده گشته و دست قضا

حلاوت آنرا بالذت جان سرشته عنقود

ثریا اگر برآسمان رفته که بعنقود نهال رزش نمی

تواند رسید و آویزهای گردن بند خوبان اگر خود را

از گلو کشیده که بشبیه خوشه تاکش نمی تواند گردید شعر

وَدَوَازِقِیٌّ مُخْطَفُ الْخَصْرِ كَاَنَّهُ مَخَازِنُ الْبِلَّوْرِ

قَدْ ضُمِّنَتْ مِسْكًا اِلَى الشُّطُوْرِ وَفِى الْاَعَالِى مَاءُ وَرْدٍ جُوْرِ

لَمْ يَبْقَ مِنْهُ وَهَجُ الْحَرُوْرِ اِلَّا ضِيَاءٌ فِى ظُرُوْفِ النُّوْرِ

نار آن دیار را مزیت کلی بر نار جمیع بلدان حاصل است

و هر دانه اش در آب و رنگ با یاقوت رمانی مماثل شعر

فی کل شجر نار واستمجد المرخ والعفار

ابیات

وَرُمَّانٍ رَقِيْقِ الْقِشْرِ يَحْكِىْ ثُدِىَّ الْغِيْدِ فِىْ اَثْوَابِ رَحْوٍ

اِذَا قَشَّرْتَهُ طَلَعَتْ عَلَيْنَا فُصُوْصٌ مِنْ عَقِيْقٍ اَوْ بِجَادٍ

چوں ولایت غزنی و کابل از دهار و زمان از

امهات ممالک خراسان شمرده میشد در اوائل

ورود بقند هار مسره با میسره بایدی سفرة کرام

بوده برای تقریر بنیاد وداد مصحوب سفیر

بلیغ التقریر بجانب حضرت محمد شاه بادشاه

هندوستان اصدار و در ذیل نامهٔ نامی بکنایه و

تصریح اظهار این حرف را محرّف آزمون و

محکّ محاکات و مرداس امتحان و مرجاس تجربت

و مسبار اختبار نمودند در استطلاب الکای مملکت

حسن الوکه و الالکت را بالانت بلا اقتراح و

تحکم و اعتداء و تهکم ممهّد و مبالغه را بابلاغ نصح

لا تحسبوه شرًّا لکم بل هو خیر لکم مؤکد ساختند

با اینکه سلاطین سلیمان نگین ممالک هندوستان

از کهن دوستان ایران بودند و ان بینهم عیبة

مکفوفة محمد شاه از مصحف مصحّف خلافت

یعنی جلافت آیهٔ انا اکثر منک مالا و اعز نفرا

برخوانده بطرف تطرّف از تظرّف و بطریق

تغطرف مائل و از مضمون فسیعلمون من

اضعف ناصرا و اقل عددا و مفهوم ابیات

لا تنتشوا ابدا ما لا تقوم له | و لا تهیجن من عرّیسه الاسدا
ان الزنابیر ان حرکتموا عن کورها | اذ جعلت من لسعها الجسدا

غافل شده کمال استکبار و استکثار و استنکاف

و استنکار تقدیم و صراحی مجاوبت را بصمام

اِصمام تقدیم کرد صماخ ولسان را از اصغار

کر شدن بجامع موافقت بجرد ۱۲ — سر پوش ساختن خم بکار — گوش ۱۲ — شنیدن ۱۲

مطلب ورُدّ جواب اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوا

دو بجز طرف را ۱۲

جواب دادن ۱۲ — وقتیکه سلام کرده شوید بسلامے پس سلام کنید

بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا مُصْمَت و مُصَمّت

اسم مفعول از صمام — مفعول از تصمیت

بہتر ازآنها یا رد کنید همان الفاظ سلام را ۱۲ — کر گردیدن است ۱۲ — خاموش شدن است

ساخته سَفیر مز بور را یکسال بایسال نگهداشت

ایلچی ۱۲ — مذکور ۱۲ — یا نظر بند کرد ۱۲

و در بند آم شتی نبوده این مراسله را ناشی

صلح و نرمی ۱۲ — خط — خبر دهنده و نماینده ۱۲

از پنداشت پنداشت پیدا است که مداهنت

غرور و تکبر ۱۲ — معلوم کرده ۱۲ — ظاهر است ۱۲ — نفاق ۱۲

در جهاد و نت جز اثاره میقده اهانت و شر سر نکند

از حد بیرون مصالحت ۱۲ — دشمن کردن ۱۲ — حقیر و سبک داشتن ۱۲ — فساد — ظاهر شود

و تقاعد از تعاقد محبت جز اثاره غبار محنت

باز ایستادن از کارے ۱۲ — گره و عهد بستن ۱۲ — برانگیخته کردن ۱۲ — رنج و بلا و آزمایش ۱۲

ننماید. اشعار

اِنَّ الْخُلُوْفَ لَهَا الْخِلَافِ تَشَابُهَا

بدرستیکه مخالفت شل درخت بید است در تشابه (لفظ)

وَكِلَاهُمَا فِي الْاِخْتِيَارِ ذَمِيْمُ

و هر دو ازان در برگزیدن یا اختیار کردن بد است

لَوْ كَانَ خَيْرٌ فِي الْخِلَافِ لَكَانَ

اگر بودے خیر و خوبی در خلاف هر آئینه بودے

لَهُ ثَمَرٌ وَلٰكِنَّ الْخِلَافَ عَقِيْمُ

برائے او ثمر و لیکن درخت بید سترون است

بادشاه چون از صفحه حال حضرت محمد شاه

مضمون يَتَجَلّٰى بِالْوَرَقِ فَكَيْفَ بِالْوَدَقِ وَرَيْت

تجلی میکند از کاغذ پس چه حال باشد از نسیم مضروب ۱۲

وحمامه ورقار نامه بر را اَبْطَاءُ مِنْ غُرَابِ نُوحِ

از بیخ طوق دار ۱۲ — کبوتر و فاخته ۱۲ — که یعنی از کبوتر تیز پرواز ۱۲ — بلکه سست تر از زاغ نوح علیه السلام ۱۲

مشاهده کرد این معنی موجب انقباض خاطر

و بستگی ۱۲

و الا و انقباض اساس ولا و تحریک سلسله

جنبند ۱۲ — دوستی ۱۲ — بنیاد ۱۲

غضب و تحدید طبع همایون و تجرید سیوف

مخاصمت گشته کتائب مکتّبه و مقانب

مقنّبه و عساکر مجنّده و بواتر مهنّده و قواضب

مقرّبه و صوائب مجعّبه و هواضب مقرّبه و

سلاهب مجنّبه و سابقات محجّله و موریات

معجّله فزون از قیاس و تعداد استعداد و داد

و سرعان الدهر سریعًا مکتوبے بطرز ادب

مشحون و مطرّز بطراز این مضمون بپادشاه

والا جاه نگارش یافت که پارسال پارسال

رُسل و مُراسله مُرسله پیوند گلوی وفاق گشتیم

شاهد مراد از نقاب ارتقاب چهره کشا نگشت

و جوابے از جانب آنجناب بهجت بخشا نشد

فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِي اشعار

کتبت الیک استهدی وصالا — تعللنی بوعد فی الجواب

الا لیت الجواب یکون خیرا — فیشفینی ما احاط من الجواب

چون منیع منیع ولای والا را بگل و لای نفاق

آمیخته و جنود وهم و تشکیک از کشور خاطر

برانگیخته اند قطع و فصل کار بآن پیر خمیده پشت

که صاحب کمر گشتن سروران بمیانجی گری

بنگره　وساطت

استظهار اوست و پیر صاحب دم که هلال آسا

پشتی　کنایه از تیغ

کلید فتح و ظفر شهرها در قبضهٔ اختیار او باوصف

ظفر و نصرت　جلاد

کجنهادی در روے خصم جز براستی دم نزند

حرف نزد

و باکمال خونخواری بهنگام ملاقات عدو جز

بنوازش معاملت نکند یعنی تیغ تیز و سیف

یعنی قطع و برید کار به تیغ تیز حواله است

خونریز حواله است مهمان پذیر بود ورود

موکب قیامت آشوب را منتظر باشد که ع

لشکر

شمشیر دو رویه کار یکرویه کند - ابیات

مفعول مفاعلن مفاعیل فعل

السّیف اصدق انباء من الکتب

شمشیر صادق تر خبرهاست از کتب

فی حدّه الحدّ بین الجدّ واللعب

در تیزی او حدی است درمیان سعی و لعب

بیض الصفائح لا بیض الصحائف

جمع صحیفه

سفیدی شمشیرهاست نه سپیدی کتابها

فی متونهنّ جلاء الشکّ والرّیب

در متن شمشیرها جلاء شک و شبه است

والعلم فی شهب الارماح لامعة

و علم در ستارهائے نیزگان درخشنده است

بین الخمیسین لا فی سبعة الشهب

درمیان دو لشکر نه در هفت ستارگان روشن

و زبان حال زمان بر حال محمد شاه میسرود اشعار

زبان حالی　حالت

هیجت قمقاما من القوم بطل　لیث لیوث اذا هم فعل

برانگیخت گروهے از قوم دلیر　شیر شیر است چنانکه همت کرد بانجام

ولا یرهب الجن والانس اجل　وکثرة المنطق فی الحرب فشل

و نمی ترسد از جن و انسان بزرگ است　و کثرت گفتار در جنگ بزدلی و کاهلی و سستی است

پس در سنه ۱۱۵۱ احدی وخمسین ومائة بعد الالف

در غره ماه صفر بعزم سفر شرق غرب شمال یمین

مشرق ۱۲ اسپ تیز رو ۱۲ باد شمال و دست راست

وبرق شمال را که بر نسیم جنوب طعن هو عندی

ای الجنوب الخبیثه

یعنی برق سرخت ۱۲ بعیکه دست چپ او در تیزی فضل برق باشد ۱۲ باد ۱۲ هوای جنوبی ۱۲ و عند آن گویندم هو عندی

بالشمال میزد تقریط والجام واز راه قلات

بالیمین ۱۲ لگام دادن ۱۲ لگام بر اسپ افگندن ۱۲ نام مقام ۱۲ نام مقام ۱۲

قندهار بجانب هندوستان که صفت وراذا رایت

وچون نظر نمائی در بهشت

ثم رایت نعیما وملکا کبیرا داشت اعلاء

در آنجا خواهی دید نعمتهای عظیم که وصف نگنجد و ملکی بزرگ و وسیع ۱۲ بلند کردن ۱۲

رایت ظفر آیت نصرت فرجام کرد واز

علم ۱۲ فتح ۱۲ نشان ۱۲ فیروزی ۱۲ انجام ۱۲

قیروان جهان با قیروان موسّقی روانشد ابیات

اطراف عالم ۱۲ کاروان مراد لشکر ۱۲ دلاور و شجاع ۱۲ للمتنبی ۱۲

علی قدر اهل العزم تاتی العزائم

موافق اهل اراده ۱۲ می آیند اراده ها ۱۲

وتاتی علی قدر الکرام المکارم

ومی آیند بر اندازه کریمان بزرگیها

وتعظم فی عین الصغیر صغارها

بزرگ بنظر می آید در چشم خورد صغار الامور

وتصغر فی عین العظیم العظائم

وحقیر معلوم می شود در چشم بزرگ کارهای سترگ

ویطلب عند الناس ما عند نفسه

وطلب میکند از آدمیان آنچه در ذات اوست از شجاعت ۱۲

وذالک ما لا تدّعیه الضراغم

واین امریست که دعوی آن شیر هم نمی کند

تسخیر غزنین عزنین فتوحات گشته اهالی

اول و بهتر هر شی ۱۲

آنجا بطوق تطوّق وبطوع تطوّع

طوق معروف ۱۲ فرمانبرداری ۱۲ طوق در گردن کردن ۱۲ فرمانبرداری فریضه ۱۲ گردن ۱۲

تعنّق جستند و قلعه و شهر بحیطه ضبط در آمد

الضیاد ۱۲

گبعنی شناس ۱۲

لیکن اهل کابل کابل مائة لا تجد فیها راحلة

ناقه سواری نجیب کامل الخلقت و حسن المنظر را راحله گویند ۱۲

حُلّهٔ سلامت از خود نزع و بجساء درع وبصل

لباس — سلامتی — جان کشیدن — جامۂ چادر و گلیم — زرہ — خود و کلاہ آہنین

اکتسیٰ مِنَ الْبَصَل مکتسی گشته بمفاد وَظَنّوا انّهم

پوشیدہ تر از پیاز — پوشیدہ — گمان کردن کہ

مّانعتهم حصونهم بر کانت جدار و رزانت

محافظ شان قلعہ شان است — وقار و گرانی و پختگی — مضبوطی و وقار

حصار و حَصانت دیوار استظهار جسته

محکم و استوار کردن — یاری خواستن

بحصانت شهر پرداختند و طریق مناکرت

مراد از حفاظت — کارزار و جنگ کردن

پیش گرفته مسلک مطاوعت مسدود و

راہ — فرمانبرداری — بند

سُلوک مخالفت مشدود ساختند بحکم بهالوین

استوار کردہ شدہ و مضبوط شدہ — نادر

فوجی از اکراد اکراد خراسانی که با صلت صقیل

قوم شبانی کنندہ — شمشیر صیقلدار تیز — صیقلدار شمشیر

صخرهٔ صُلب ثقیل را دو نیم میکردند و زال زابلی

سنگ بزرگ — سخت — گران — پہلوان رستم

لائق پسر سہراب

وسهراب کابلی را از زال زبون و بنده کمین می

نام پادشاہ کابل معنی ترکیبی — آن آفتاب روشن — پیر فرتوت سفید مو — کمینہ و کمتر

شمردند در مکمن کمین و مکان کمین بکمین گشته

پنہان شونگاہ — کینہ — ای کمینگاہ — دشمن — پنہان شدن از قصد — ساکن و قائم

صبحگاهان که سر جنگ ترک جوشن پوش سپهر

بروزن و معنی سرہنگ کہ پیشرو لشکر باشد — اضافت بیانی

برای دفع سپاه ظلام از سر جنگ با سر جنگ

تاریکی — خیال کارزار — مراد از کفش

سر خنگ مهر بعرصهٔ اُفق بر انگیخت جمعی بجوالی

فرس شب از منتخب تحت لفظ شب — میدان — کنارۂ آسمان — گرد

قلعه در آمده برسم خِداع معرکه آرای مشار

مراد میدان — براہنگیختگی جامے — بلند شدن غبار — حیلہ و فریب

نزاع و قراع شدند قلعگیان نیز دمیسبون انهم

جنگ — شمشیر زدن — باشندگان قلعہ — وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بھی

علی شئی پذیره رزم گشته بدیزه جلادت

کچھ ہیں — قبول کنندہ — اسپ سیاہ سبز یال

راکب و با جترا و اجترا درا غب گشتند دلیران

دلیری — شمشیر کشی

کرده کار کردگار را یاد کرده از کمین گاه تگاور

انگیخته چون گرد آن گردان گردان گرد آس

ناحیه آهنگ گردون گردان گرد گرد و کرد

آن گروه مبهوت و مهبوت ان یریدون الا

فرارا از مقام قرار انفضاض و شیر شکاران

عجم که اغربهٔ عرب را بترکتازی صید مصاید

جلادت می ساختند با وجه با سر بسان

عقاب کاسر جایع و نایع از موضع انسراب

بوع و انقضاض یافته کاسر جمعیت ایشان

شدند و جمعی را گرفتار کلالیب شهامت ساخته

از لحوم افواج کابلی بابلی گرفتند بقیه چون

صید متشرم متشرد و متبدد بر گشتند و مانند

طیر منفر فر بر مفر بی مقر فرار آغاز کرده با حزن

و بلابل قرین ویل و شجا بکابل برگشتند روز

دیگر امر خدیو بهرام قهر باحاطه خطه شهر اصدار

یافت دلیران یل قعلگیان را مظهر احاطت

به خطیئه ساختند و جلادت کیشان از

سحاب قوسی کمان به تیر باران ژاله پیکان

کابل را آب باران کردند پس توپهای قوارع

انگیز قارعه آشوب را بر فراز کوه عقابین که

با نسرین دم از مواسات میزد و هو عقاب فی عقاب

نجم فی السحاب و هامة لها الغمامة عمامة و انملة

اذا خضبها الشفق کان لها الهلال قلامة کانه

وکر العنقاء و منزل العواء و برج فی السماء کشیده

بزور صهبای آتشین خمپره خمپره کرخم مینای

سپهر از قطرات شراره اش لبریز بودی بیت

قلعه را مانند خراباتیان مست و خراب از پا

افگندند و بنقل و گزکی که بندق اندازان

و توپچیان از حقه و گلوله در کار پایداری حصار

میکردند گرد قلعه را از وجد بچرخ در آورده بنابای

آنرا مستانه بر روی هم غلطان ساختند پس محاصره بمحاصره

و محاصره انجامید قلعگیان چون خود را در ورطه

معاطب و بمصب بلای ولقذفون من کل

جانب دحورا ولهم عذاب واصب و اصب

دیدند از هستی خویش خائب و عاقبت

جانب عافیت را طالب گشته خاتم اختیار

دار الملک کابل را بکلیج بندگان این دولت

سپردند و با قالید سیوف و مقالید قصبات

رماح قصبات و صقبات آن ضلع افتتاح

یافت و از انجا پرگنه بهار من اعمال جلال آباد

از نزول موکب جلال رشک بهار و بهره بخش

ساعات لیل و نهار گشته بموجب فرمان

همایون شاهزاده رضا قلی مرزا نیز از بلخ وارد

آن منزل بهجت نمون گشته تیمن بیمن تقبیل

یمین میمون و تشرف بشرف تلثیم بساط سعادت

مقرون جسته در غره شعبان در ساعتی دور

از شنار و وبال و زمانی مبرا از مشاین

عین الکمال بنیابت ایران بهره مند و باد شاهزاده

نصر الله میرزا بعطای جیغه گوهر نگار سر بلند

گشته خاقان والاگهر آن دو سرور را چنانکه

معهود ولیعهد انست بدست یمین امین الیسر

افسر بجانب الیسر زده رضا قلی مرزا را روانه

ایران و نصر الله میرزا ملتزم رکاب ظفر گستر

و عزم صوبه پرشاور فرمودند ناصر خان صوبه دار

کابل در حدود پرشاور از شعب و شعب شعب

شعب شعب و شعث بشغب و بعث شعب

کرده در جمرود از کمال وحشت و دهشت آماده

مجاحشت گردید چون کوهستان خیبر که با چرخ

چنبری لاف همسری میزد مسکن افغانان

خیبری هیأت بود خدیو بیجال بار شاد ضمیر

خبیر کار ایلغار ایشی را مُعدّ و خبیر ساخته از ان

راه منحرف و بجانب کوه مشهور بسه چوبه که از کوهه

اش چرخ برین کوه پشت بود منصرف گشته

از روی اختبار و اختیار احتیاط اختیار و یک

شبانه روز ایلغار و مُعنّقات عنقا مقام را

سوطای معانیق تیز رفتار نموده بصعوبت

بر صعود آن کوه صعود و بآن بحر خونخوار محیط

آسا احاطهٔ جمرود کرد ناصر خان چون امارت

نسماله من محی و ولده ناصر در ناصیه حال منصوص

دید براذین صرصر شتاب را زین کرده بار گریز

بر بست و بر پشت تگاور برنشست دلاوران

چیره دست با آن فوج خیره سر در آویخته

ناصر خان را با چهل تن از رؤسای جهل سگال

وفوجی از جنود پرشاور در لواصر و تلال گرفتار

شکال و عقال ساختند بقیه از بیم جان نیم جان

خُلّی لو کجدٌ ناصراً گویان بلطاط قنان و انیاق

جبال کشیده ساحت با فسحه پرشاور مقر

فسطاط نبالت و فسطاط جلالت گردید۔

بعد از چند روز نا بیوسان و نا نیوشان خبر

بغی لکزئیه داغستان بوسناد و مسالکهم و

نعی ابراهیم خان طیّب الله عفاه و عفی عنه

حالی گوش صدیو و الا گهر و در مسامع همگنان حاکی

از مضمون وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْأَنْبَاءِ مَا فِيهِ

مزدجر گشته انشوطه رشته نشاط شد

و اسداف حجب ملال در کلاکل و اسجاف

کلال کلال در صدور گل کلاکل صدور نموده

مشرب مسرت بلای بلای این داهیه آسیخت

و خورشید شادمانی بغیم خفا جمال پوشید۔ ع

دَاعِيْ نَعِيْمٍ لَا يُكَدِّرُهُ الدَّهْرُ تفصیل این اجمال آنکه

در ایامی که خان مغفور بدارائی آذربایجان

اشتغال داشت لکزئیه جار که ولایت شروان

همسایه

را مصداق والجار الجنب والصاحب بالجنب

همسایه اجنبی و همنشین بر پہلو نشسته

بودند اشرار داغستان را نهب و یغما و سفک

غارت کردن — خون ریختن

دماء و سبی اماء اضرار و اصرار تمام باضرار

خون — اسیر کردن — ضرر رسانیدن

نفوس اغواء و اغرار میکردند و اذ زین لهم

گمراه کردن

الشیطان اعمالهم وقال لا غالب لکم الیوم

من الناس و انی جار لکم خان مذکور با لشکر

بسیار عزم تسیار کرد که آب آتشبار نایره

اراده — رفتن

رماح و غمام سیوف باتره اطفاء نایره فتن

نیزه‌ها — ابر — برنده — خاموش کردن — آتش — جمع فتنه

ثایره نماید در معرکه قتال و معرکه جدال بدست

منتشر — جای قتال — جنگ — جنگ

لکزئیه از پا در آمده راه بقا را بحکم سرنوشت

افتادن و عاجز شدن — نوشته تقدیر

با سرنوشت خدیو بیمال هر چند که عارض خورشید

بی‌نظیر — رخسار

مراد را چون دل ناخورسند اعدا مغموم یافته

پوشیده شده

بادی الرائے در باب عود و ذهاب بادیه پیمائی

بازگشتن — رفتن و گذشتن — صحرا — صحرانوردی

طریق تردد گشتند لیکن چون تسخیر

راه — مطیع کردن

دار الخلافت قصایای عزم و قصارای همت

مراد دہلی — نهایت و پایان کار

بود این قضایا باعث نقض آرای جہان

جمع قضیه یعنی حکم و خبر — شکستن — جمع رای

آرای ملوکانه نگشته عزیمت نهضت

آراسته شده — قصد — برخاستن و کوچ

راتب و انتقال لشکر بر ایاب و اعتناب

ثابت و قایم ۔ از جای بجای رفتن ۔ باز گشتن و بوطن رفتن ۔ گردیدن

غالب و قائد توفیق زمام توجه را در هر حالت

کشنده ۔ غالب

بجانب مقصد جالب آمد بمضمون لِکُلِّ نَبَإٍ

کشنده ۔ برای هر خبر

مُسْتَقَرٌّ و باشارت اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا

جای قرار است ۔ علم قیامت پیش رب منست ظاهر نمیکند آنرا

لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ تدبیر تتبیر و تدمیر آن گروه موقوف

هلاک کردن ۔ هلاک کردن

بانجام کار هند گردید مَنْ قَصَدَ الْبَحْرَ اِسْتَقَلَّ السَّوَاقِيَا

هر که قصد بحر کرد حقیر دانست نهرهای خورد را

و بحکم وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ

صبر کن و نیست صبر تو مگر بخدا و غم مکن

عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ بدول

بر مردم کافر و مشو در تنگی از آن چیزیکه مکر میکنند

دُنیت در عزم و نیت اشقر همت را به لگام

بغیر ۔ نزدیکی و فرومایگی و خساست ۔ اراده ۔ اسپ کمیت

اُشدّ دُحیا زیمک لذالک الامر ملجم نموده عجالة

محکم کن تنگ را ای اسپ خود را برای این امر ۔ لگام کرده شده ۔ آنچه کو

الوقت چند تن از انجاد جُند نجید نجدت

فوراً ۔ جمع نجد ۔ صاحب شجاعت ۔ کار زار و شجاعت ۔ مستعد شوند

را با سپه داری همت سمت آذربایجان

و گرجستان مامور ساختند که دران حوالی

با اشعهٔ عوالی بامحاء ظلام غوایل و عوالی

جمع شعاع ۔ جمع عالیه سنان نیزه ۔ محو کردن ۔ تاریکی ۔ جمع غایله یعنی بلا و سختیها

پرواز ندو باشمشیر چون شم شیر افاوج

ناخن ۔ جمع الجمع فوج

اعدا را فرایس فرائس نقمت سازند تا خورشید

جمع فریسه یعنی شکار ۔ کینه

موکب فیروز از افق هندوستان طالع و

لشکر ۔ فتحمند ۔ کناره

کوکب کوکبه گیتی فروز مجدداً از جانب

ستاره ۔ لشکر ۔ از سر نو

شرق لامع شو و ارسل علیهم لهذه العارضة

عرضا عریضا کعارض ثجاج وبحر عجاج و یم

مواج وبالمناصل والنواجل ذی امواج وفی

ضحوة النهار لیل داج وفی غیهب اللیل نجم

وهاج پس با افواج کلاهور زور بعزم تسخیر

دار الملک لاهور از رود خانهای پنجاب

که هر یک بحر زخار عمیق و یم خونخوار معیق

بود و آبش از قرطاط براذین یل بل از قرط

آذان تجاوز کرده بیاد باد قوایم بادپایان

کسفن هزات من السوافن گذشتن عرصه

لاهور از شعشعه ماهچه لوای منصور که نور بخش

ساهره و ساهور و فروغ افزای قرون و

دهور بود رشک منزل هور گشت زکریا خان

صوبه دار آن ملک از اتیان انزال و اقامت

و اقامت رسم اطاعت تقاعد نجسته بلا تفاوت

فدویانه بسده سپهر مثال شتافت و مهر جهانتاب

اشفاق خسروانه بر ساحت حالش تافت

از تقبیل آستان نبیل منیل مرام فایز گشته

باز ایالت لاهور با ومحوّل و باخیل و خول از
عواطف شاهانه محوّل شد و فخر الدوله خان ناظم
سابق کشمیر نیز که در لاهور توقف داشت بامنشور
حکومت بصوب صوبه خود کشمیر یافت بعد
از ورود موکب مسعود بسرحد هند جواسیس
خبرت دثار نجباً سوانح خلال الدیار معروض داشتند
که حضرت محمد شاه فرمان سامی معظّمن از
مضمون ان اماحی سالا اسامی صوبه داران صناب
رای اقطار و نواحی و ولات ولایت آرای

آفاق و ضواحی اصدار و همگی را از اقصای ممالک
هند باجنود بی احصاء و احصار احضار و تهنید
سیف عزم و تشحید تیغ رزم و توطیش جند
پرطیش و تعتید جیش دریا جیش کرده نظام الملک
هم از ملک دکن فوجی که در صید گاه دشمن شکاری
تیز پر تر از عقبان دکن و از دلاص درع دلاص
درخشان تر از اختران در لیل ادکن بودند جمع
آورده در محل موسوم بکرنال موئلی منیع و معقلی
رفیع افراخته سیصد هزار سوار مسالح از مسالح

مملکت با مصالح مکاوحت و مکاوحت و لوازم

روے یکدیگر خراشیدن
سامان ۱۲ باہم جنگ کردن ۱۲ دشمنی و کاسے کردن ۱۲

مکالحت و مکافحت و آلات مکاشفت و

باہم سختی کردن ۱۲ جنگ و قتال کردن ۱۲ جمع آلہ ۱۲ دشمنی ظاہر و جنگ کشکارا کردن ۱۲

مکاشحت و سہ ہزار عرّادہ قوارع رعّادہ و دو ہزار

دشمنی کردن ۱۲ توپ ۱۲ غرندہ و ترسانندہ ۱۲

فیل مست مُعَدّ و مستعد و آمادہ ساختہ خدیو والاجاہ

از فرحت ساختہ
وتیار و مہیا ۱۲ آمادہ و مہیا ۱۲

چون خبر نہضت آں بادشاہ عالیشان رابمقابلہ

حرکت ۱۲

خود شنود خوشنود گشتہ بہ تبریک بخت سعید

شنید ۱۲ مبارکی ۱۲

باظہار ذالِکَ مَا کُنَّا نَبغِ پرداخت و مقارن انجال

این است کہ می خواستیم ۱۲ متصل و نزدیک ۱۲

جَاءَ مِنْ اَقْصَی الْمَدِیْنَۃِ رَجُلٌ یَّسْعٰی وَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ

آمد از انتہائے شہر مردے دوان و گفت اے مردمان برائے شما

قَدْ جَاءَکُمْ بُرْھَانٌ یَعْنِیْ مُسْعِیْ سَاعِیْ اَسْرَعُ مِنَ الْمُسْعِ

دلیل و حجت و برہان الملک ۱۲ شتابندہ ۱۲ اسم الشنی ۱۲ جنبش نماید ۱۲ تیز تر ۱۲ از باد شمالی

کہ بتفتیش و حوائث جوائب جوانب رفتہ

تفتیش و جستجو ۱۲ از مادہ حث خراہم
کاوشش ۱۲ آوردن ۱۲ گشتہ الالفات خبرہای تازہ از مادہ جوب ۱۲ اطراف ۱۲

بود بر گشتہ خبر رسانید کہ برہان الملک نیز

سعادت خان بانی سلطنت اودھ ۱۲

از احشام با احتشام احتشاد عِدّتے بی عَدّت

شوکت ۱۲
جمع حشم ۱۲ پر غضب و خرم ۱۲ جمع کردن ۱۲ گروہ ۱۲ بیشمار ۱۲

و تجہیز گروہے با عُدّت کروہ بہ پانی پت دہ

اسباب لشکر طیار کردن و سامان گران ۱۲ ساز و سامان ۱۲

گروہی گرنال آمدہ بحکم ہمایون از آلاف لشکر و

ثلث حصہ فرسخ یعنی سہ ہزار گز ۱۲ نادر ۱۲ جمع الف بکسر یعنی یار و دوست ۱۲

سُلاف عسکرِ بلیت

مقدمۃ الجیش ۱۲

ھم کالاسُود السُود فی حومۃ الوغا

آنان مثل شیران سیاہ اندر میدان جنگ

و عزّ لیسھم فیھا القنا و القنا بل

و ہمیشہ آنہا در آن میدان نیزگان و اسپانند

جمعے از دلیران سرافراز افراز و با افراز جنگ

سرکشندہ ۱۲ سرکش ۱۲ آلات ۱۲

وساز رزم دمساز و در کمالِ شوق وغَرام وشور

سامان — شیفتگی و آزرومندی — تیزی

وعُرام بِاَلسِنهٔ اَسنّه بتراشهٔ هاتُوا بُرهانکم اِن کُنتُم

کثرت لشکر — زبانها — جمع سنان — بیارید دلیل خود اگر شما

صٰادِقِین نوا پرداز گشته بطیش وبطش بطیش

صادق هستید — سبکی — دلیری وحمله آوری — شدید

بطش سریع آغاز کردند تا بے تابی وتابی پانی

حرکت — تاخیر — تعرض واکراه و سر باز زدن از چیزی

پت را جلوه گاه خیول گیتی نورد ساخته برہان

نام شهر — اسپان وسواران

الملک را به برهان قاطع شمشیر تیز از شبهٔ هستی

سعادت خان میر محمد امین — صوبه دار اوده — دلیل

برهانند و برهانت ضرب فرند فرید آمود گوهر

خلاصی دهنده — گردادن — شمشیر — گوهر

حیات اورا بسریع ازو باز ستانند چون برہان

الملک از استیلاء هراس وغلبهٔ خواس جواس حواس

غلبه — خوف — خوف وبیم — جمع جاسوس — لفظ فارسی است

رابیش از وقت باستعلام حال واستفحاص مجال

مقام — جستجو — آگاهی

مُشَمّر الذیل وشمرّی تنگ ساخته مجال مقاومت

دامن بر چیننده و آماده و مستعد کاری — تیز و چالاک — قوت — مقابله و برابری

مُحال می پنداشت تا وصول افواج قاهره دون

دشوار — غالب

مکث و مکث از بیم خوف وخوف جان باز حوف

درنگ — اقامت — توقف — قتل — ترس — جمع زحف لشکر عظیم

مرجوف در جوف اللیل فی لیلٍ یحول بین الکلب

لرزان — میان — در شبی که حائل مے شود درمیان سگ

وهریرهٖ والاسدِ وزئیرهٖ والماءِ وخریره و

و آواز سگ و شیر و آواز او — و آب — و آواز آب

الطیرِ وصفیرهٖ والباب وصریره متسارع گشته

و پرنده — و آواز او — و دروازه — و آواز او — شتابی کننده

باپیکر نال تمثال نال همچو نال بکر نال پیوسته

جسم — مانند — ناله کنان — بصورت غضبان نی آخر — نے و مزمار — نام مقام

وجمعی از متابعانش در مسالک رفتار گرفتار

پیروانش — راهها

شدند پس موکب والا روز چهاردهم ماه ذوالقعده

از پل رود خانه فیض گذشته از محاذات کرنال

بسمت پانی پت که ما بین کرنال و شاهجهان آباد

واقع است باعزم جزم منحرف گشته اگرچه

ماسورین عدت مخالفان را شفاهاً سقیماً بعید علم

بعرض رسانیدند اما چون اکذب من اخیذ الجیش

بودند خدیو نیکوسیر آنرا معتنی نداشته بفحوای

لیس الخبر کالمعاینة با چندتن از یکه تازان هرگرد

دهر که هر یک آشوب جهان و جهان آشوب

بودند تا حوالی اردوی محمد شاه رفته برای العین

بر اطلال و اطلاع اطلاع یافته و مکان نزول

و مقام نزال را معین کرده بمعسکر والا برگشتند

روز دیگر صبحگاهان که خسرو شرقی نژاد بعزم دفع

افواج هندی ظلام تیغ زرین نیام بر میان بسته

بمیدان سپهر خرامید خدیو بهادر که دریای جلادت

را لی بهادر بود حفظاً من کل شیطان مارد از فرق

با فر وجود خود خود را فرقد سا و از تن وتن نثره

را نثره آسا ساخته بر تکاور صبا سیر صباح الخیر

مجرّہ عنان ثریا نشان ہلال سُم جوز ہر دم جوزا

کہکشان۱۲ در فارسی زغنہ گویند۱۲ عقدہ راس ذنب۱۲

تنگ آسمان آہنگ از حسامیۂ حمید تیز تر

نام اسپ حمید بن حریث الکلبی۱۲

واز براق حجم فلک خیز تر واز برق ابن العرقہ

تحت حضرت سلیمان علیہ السلام۱۲ نام اسپ ابن العرقہ۱۲

جہندہ تر واز طائر قتادہ پرندہ تر چوں احجار ہمام

نام اسپ قتادہ بن جریر السدوسی۱۲ نام فرس ہمام بن مرۃ الشیبانی

سخت رو و مانند غزالہ محطم تیز دو بسان ثور

نام اسپ محطم بن ارقم۱۲

عاصی جہان گرد و برنگ بیضای قعنب آسمان

نام فرس عاصی بن سعید۱۲ نام فرس قعنب بن عتاب۱۲

نور و کہ در زمان رہان از یحموم نعمان گرد برد

رہان اسپ تازی عرب۱۲ نعمان بن منذر۱۲ نام اسپ سبقت بردن۱۲

و سرحان عمارہ را روباہ لنگ شمرد صبیح اسد طائی

نام فرس عمارہ بن حرب البحتری۱۲ اعوج۱۲ فرس سید بن صبیح الطائی۱۲

راسقیم کرد و برلاحق غنی سابق آمدے بر اعوج

بلاد۱۲ فرس غنی بن اعصر۱۲ سبقی گیرندہ۱۲ فرس بنی ہلال۱۲

بنی ہلال راست روی ارشاد نمودے واز

نام فرس بنی ہلال۱۲ راہ حق نمودن و ہدایت کردن۱۲

ورّاج بنی عامر برتر پریدے بر نشستند شعر

نام اسپ بنی عامر۱۲ سوار شدند۱۲

اَلَا اِنَّمَا الْخَطِّیُّ فِیْ مَتْنِ کَفِّهٖ کَرَ قُشْتَاعٍ فِیْ اَنْیَابِهَا السُّمُّ نَاقِعُ

کَاَنَّ مِثَارَ النَّقْعِ عِنْدَ اشْتِدَادِهٖ وَ هِنْدِیَّةٌ کَالْبَرْقِ فِی اللَّیْلِ لَامِعُ

گویا کہ بر خاستن غبار وقت دویدن او شمشیر مثل برق در شب درخشندہ است

چوں مابین کرنال و پانی پت مقر جنود مغشم مخیم

جائے قرار۱۲ لشکر۱۲ دیرہ۱۲ خیمہ۱۲

حشم محتشم بود فی الحال برہان الملک و صمصام

لشکر۱۲ با حشمت۱۲ سعادت خان صوبہ دار اودھ۱۲ خان دوران۱۲

الدولہ قالوا من اشد منا قوۃ با جول کثیر الصولہ

گفتند کدام از ما قوی تر است۱۲ لشکر عظیم۱۲ حملہ۱۲

با شتیاق استباق و استیاق جلوہ گر میدان طرد

شوق۱۲ پیشی گرفتن۱۲ راندن چارپایہ۱۲ راندن۱۲

جولگشتہ دران قاع صفصف ہفف قفف

زمین ہموار۱۲ زمین ہموار کنارہ کوہ۱۲ قطعہ زمین۱۲

ترصیف صفوف مصاف کردند محمد شاه
نیز بمعاضدت ایشان با امرائی ہندس ہندوستان
از قورغان خویش تنزلق یکران دلاوری کرده
عرضی پہناور کہ طولش کعرض السماء والارض و
عرضش خارج از حیز وہم و فرض بود بمعرض عرض و
آورد و قول را بیلان متبسل و پیلان مست
متبسل استوار ساخت غافل ازیں کہ در جنب
سیف مصری دلیران کتارهٔ ہندی از خودنمائی
کناره گیرد و با ضرب دست یلان شلشل شل و

شلجاء چوں دست شل سستی پذیرد در مصاد
مصادمت و مصاولت سنقره را با سنقر و بازی
قدرت بازی نیست و در مطار مطاردت و مطاولت
صعوه را پیش طغرل و شاہین مکنت بلند پروازی
نہ بحکم داور گیہان خدیو افواج نیو بر مراکب سیّار
مبارک یسار میمون یمین کہ از شانہ با صبا ہمدوشی
نموده و از یال و بال و شانہ بر خنگ فلک یال
بستہ سوار و از ساق و ساقہ و شول و سالہ با صطفاف
صفوف صنوف و استواء الفوف الوف پرداختہ

مُسْتَجر آتش قتال و مُسْتَعر نیران کارزار گشتند و

شاہزادہ نصر اللہ میرزا با مبارزان اژدر فش

در زیر ظل درفش مہر درفش دُر فشان قرار

و میمنہ میمنت قرین و میسرہ میسرہ آئین نیز

بوجود خوانین والالواء استقامت و استقرار

گرفت رتب العسکر ترتیبًا وبوبہ تبویبًا و

عبّاہ بعیدًا و قریبًا و قرّر لکل امیر امرًا

ولکل مقدام مقامًا ولکل موقف موقفًا و

لکل مکین مکانًا و لکل قرن قرانًا و لکل زند

موریًا و لکل حد مُمہیًا و لکل قضیۃ حکمًا

و لکل جنیۃ سہمًا و لکل یمین مقبضًا و لکل

یمان مقبضًا و لکل ضامر مضمارًا و لکل مغوار

مغارًا و لکل رام مرتمی و لکل نام منتمی و لکل

اسم مسمّی والجد یحرضہم والجد یستنہضہم

والظفر یدہم والقدر یحرکہم پس

افواج جانبین کہ ہریک باژدہا بود و اژدہا

وجنگ واژدہا با ژدہا چنگ جنگ یازیدی

و برمش و غمر تا زیدی بتکاوح و تناطح و تطاوح

وتوالطح پرداخته آغاز مناجدت ومناهدت و

بنیاد مناکدت ومبالدت کردند دلیران نهنیک

نهنگ پیکر ازدوی تهوک وتهتک بهتک

اسدال صفوف روی آوردند از سم بدر آسای

تازی نژادان هلال زمین برابروی هلال آسمان

حاجب گردید وعین الشمس از علت ناخنه دیده

فروبست میدان وسیع بر جلو اسپان وسیع تنگ

شد و اجل با اخس و اجلق در جنگ از سهم صولت

دلیران شیر سهم ومبارزان فلک چرخ چرخ

وگرد از چرخ وگرد برآمد و سرادق هامون از سرادق

گردون برتر گیر و دار مردان کار در بوم هند و بهمن

در انگنده و در دار طبل رزم در دار دهر زلزله

در انداخت غریو خم هفت جوش در خم خم نطاق

و بر سپنجی آثار یوم ترجف الراجفه پدیدار ساخت

صدا و کوکای گورگاه و کوس گوش خصم رزم کوش را کر

کرد و دبدبه دمدمه و بوق بمصداق فدمدم

علیهم ربهم بذنبهم و دمادم از بوق و دمدمه

اعدا خبر داده آواز طبول و کبار بصغار و کبار

طبول آوازه فتح بمشنوانید و آوای صرنا لوای

اللّهمّ انصرنا بصدقه جانبازان عقیدت سنج

میرسانید تو بپهای تنین تن گردون وطن چون

شیر غرنده غریده و طنین میکرد و کمان زنبوری

وزنبوره جان جانی شانی عسل رابسان جان زنبور

وشان عسل مشبک می ساخت شمشیرهائی کج

وزخم راست یلان دژخم ازهلال و مجره یاد میداد

وخنجر ذنب پیکر دلاوران بمجاسده از عقده راس

گره میکشاد از بیم تیغ برنده مهر درخشنده از چرخ

ترسی سپر بر سر کشیدے واز برقِ حسامِ اجسام

شمشیر — جمع جسم

سوز آتش بجز منِ سنبله و کهکشاں افتادے

از شعشعهٔ خود و خفتان اشعهٔ آفتاب قیامت

جمع شعاع

بیتافت واز لمعهٔ سیفِ آتشناک ابدانِ خاکی مبارزان

درخشانی

درعرصهٔ انسلال و اختزاق احتراق و اختراق می

یافت در زمینِ کارزار لالهٔ زار از دم تیغ دمبدم از

جنگ — تیزی

دم بر مسید مید و بنانِ جانستان بستانِ شقوق

بوستان

شقائق از هر طرف در طرفة العین ظاهر میگردید

چشم زدن

دراں روز از تاب برگستوان برکس توان وتاب

باهم جنگ کردن

نماندی و هاتف قضا بر فوج مخاصمان جزای تلاحی

خصومت کنندگان ۱۲ سزا ۱۲

و تخاصم را جزو آیت لا عاصم الیوم من امر الله نخواندی

باهم خصومت کردن ۱۲ هیچ بچانے ۱۲ امروز از حکم خدا کسے محفوظ نیست ۱۲

عقاب تیر تیز پر نیز از هر سو سوی دلها پران

بود و خنجر پهلو شگاف بهادران دران معرکه سینه

و جگر دران ضرب تبرزین مبارزان از فصم و قصمی

دراز بود ۱۲ نوعی از تبر ۱۲ شکستن بی جدا شدن ۱۲ جدا شدن

که در مغفر و مفرق دلاوران بکار میبرد کام جان عدو

خود ۱۲ سر ۱۲ بهتری تا او ۱۲

آب دندان را لذت چشش قند تبرزن میساخت

قند سپید و نبات شفاف ۱۲

و تیر باران رزم آوران از گلهای جروحی که بقطرات

کثرت بارش تیر ۱۲ جمع جرح یعنی زخم ۱۲

ژاله پیکان آبدار در ساحت کارزار شگفته میکرد

پیکان چون ژاله ۱۲ چمکدار ۱۲ میدان ۱۲

فوج هندیه را کمثل غیث اعجب الکفار نباته

مانند باران که خوش می آید بزرگرها روییدنی او

بشگفت می انداخت کند آوران کیند آور بهر جانب

در تعجب ۱۲ پهلوانان و دلیر و سپاه سالار ۱۲ جنگ آور ۱۲

که حمله ور میگشتند مانند غضب غضبناک از دم

شیر ۱۲ خشمگین ۱۲ تیزی ۱۲

غضب دم غضب می افشاندند و بهادران جنگجوی

شمشیر بران ۱۲ خون ۱۲ نهایت سرخ ۱۲

بهر طرف که روی می آوردند با سیف مهند سرهای

متوجه می شدند ۱۲ هندی ۱۲

هندوان را چون هندوانه ابو جهل اکثر من الدبا

ساکن هند ۱۲ هندوانه ابو جهل بعربی حنظل گویند ۱۲ کدو ۱۲ زیاده تر از کدو ۱۲ مجمع الامثال

در صحرا غلطان میکردند از تواتر بواتر و تیر نواتر نوایر

پی در پی ۱۲ جمع باتره یعنی کاری شمشیر ۱۲

نوایر می افروختند و بر قوام بی قوام و اندام

قد و قامت ۱۲ نظام ۱۲ جسم ۱۲

بی اندام دشمنان با داثر و دابر قبای فنا می بریدند

وسید و خفتند از تیر آن جنگ لہبات نیران بر

حرف قسم ۱۲ شعلہائے آتش ۱۲ جمع نار ۱۲

نیران پیوست واز خون شفق گون پیر و برنا پنجہ

دو ستارہ مراد از آفتاب و ماہتاب ۱۲ سرخ رنگ ۱۲ شیخ ۱۲ شباب ۱۲

آفتاب بر چرخ پیر برنا بست رخش یلان تہمتن

دست خورشید ۱۲ کہن ۱۲ حنا ۱۲ بران نام اسپ رستم ۱۲ دلیران ۱۲ لقب رستم

تن از ناوک وژدمین ولدل شد وشبدیز دلاوران

نیزہ کوچک دو شاخہ ۱۲ خار پشت ۱۲ ہم اسپ خسرو کہ سیاہ رنگ بود ۱۲

خسرو شکوہ از زخم سیف وسنان گلگون گردید

سرخ رنگ ۱۲

کرۂ زمین گوئی گوئے بود در خم چوگان قوائم

حرف تشبیہ ۱۲ ہندی گیند ۱۲ دست و پائے ستور ۱۲

مراکب و آسمان بخارے از بحار فتنہ راجل و رکب

جمع مرکب یعنی سواری مراد اسپان ۱۲ دھوئے ۱۲ جمع بحر ۱۲ پیادہ ۱۲ سوار ۱۲

دران بحر پر آشوب امواج دما از سر سروران بحیرا

جمع موج ۱۲ خون ۱۲ یک لخت ۱۲

یک سرو گردن برتر گذشت وازدم ناچخ وتبر

باندازہ یک مرد گردن ۱۲ تیزی ۱۲

خون چون تبر خون رنگ بر ابطال ببر جنگ

ترجمہ دوم ۱۲ مانند ۱۲ چوب بقلم ۱۲ از تبسم ۱۲ دلیران ۱۲ جنگ کنندہ چون شیر ۱۲

تیز چنگ جاری گشت تو نصبوا وتصبروا و

جبر زیادہ شدند نگاہ داشتند و انتظار کردند ۱۲ و صبر کردند ۱۲

تحوشوا وتستروا وفروا وقروا وفروا وادخروا

پوشیدہ شدند قرار و ثبات خستہ کردند حق تمام کردند

وتاهبوا وتاهبوا وتوثبوا وتاشبوا وباشوا

وتناشبوا وتهامشوا وتهاوشوا وتمرعوا

باہم تفاعل

وتمرغوا وترادعوا وتراوعوا واخلسوا و

آلودہ بخون شدند ترسیدند از مادہ ردع

تخالسوا واخرنوا واحتربوا واسهلوا واحزنوا

واهربوا واكربوا واتعبوا والعبوا واحصروا

تعب رسانیدند ۱۲

واصحروا واصخروا واضجروا واخسروا و

خسارت رسانیدند ۱۲

احضروا واهذبوا واذهبوا والفذوا والقذوا

والقدوا والعقدوا وشردوا وطردوا وماحوا

وناحوا وباحوا وماحوا وباخوا وناخوا وحاصوا

وصاحوا وشالوا وشابوا وختوا ونخابوا وجبوا

وجابوا ولبسوا وابسلوا والبسوا واسلبوا و

اعولوا اسما عليه عولوا فلم يسمع

إلا أنين الحنين وحنين المنية وهفيف

السهام لدنيف اللهام وصليل بنات الغمود

من غليل أبناء الحقود وقرع الظباة بالظباة

ووقع الشبا على الشبا وضجة الحديد

وعجة الشديد من الشديد وجعجعة

رحى الحرب وعجعجة أصحاب الطعن والضرب

وهديد حمام الحمام وزجرة قروم الاقدام

وهزيز ريح البأس وهزيم رعد المراس

ووعوعة ذياب الجدل وعقعقة اجدل

الاجل - ووعوعة الموت بالعجل ووعوعة

ضباع المصاع وهوهوة سباع القراع

وزفزفة الافواج الهابة ورفرفة المحارف

الثاقبه و زفزفة المرشّات الراشقه و

روشن — آواز رباد — تیرهای پردار — تیرراست رونده

هَيهَنةِ الطعنات الفاهقه و وعاء ذُبان

آواز آهسته — ضربهای نیزه — زخم زننده بر چیره — غروش — گرگهای

النِصال و مَعمعة لهيب الوغا و النضال و بربرة الببوه

تیغ و نیزه — آواز آتش — آتش — جنگ — تیراندازی — بجنغم — آواز کردن شیر — جمع ببر

الباسله و خرخرة النمور السالبه و جرجرة افراد الرجال و

دلیر و شیر — آواز گلوی — پلنگان — آواز گلوی شیر — اشخاص — پیادگان

قشقشة اوفاد الاجال و زمجرة الخيول الفحول

صدای رفتار — جمع مذکره — آواز — اسپان — برگزیده

و شغشغة الرُمح المصقول و طنطنة افواج البلاء

آواز نیزه زدن — نیزه — صیقل کرده شده — آواز مشابه — فوجهای سختی و غم

و طبطبه امواج الدماء و خشخشة جند الطياش

آواز تلاطم سیل — موجهای — خون — آواز — لشکر جست و چالاک

و خشخشة دروع الخشخاش و قضقضة عظام

آواز سلاح — زره های — مردم با سلاح زده — آواز شکستن استخوان

العظام و كسكسه اجسام الجسام و صلصلة

بزرگ — آواز دق الشدیده — جسمهای — بزرگ جثه — آواز

صمصام الصماصم و صمصمة صِمّيم الصلادم

شمشیر تیز — مرد سخت و مضبوط شیر — مرد تمام کننده اراده — آواز عار شیر — آواز خار پشت — جمع صمصم — جمع صلادم سخت

و طحطحة الكعاب و الكعابر و نسنسة طيور

آواز شکستن — بند استخوان — دساق دست — آواز پریدن مرغ

المطاحر و نشنشة جلود اهل الجلاد و

تیرهای دور رونده — آواز پوست کشیدن — پوستهای — دلیران و شمشیر زنان

قعقعة ادات الطعان و الطراد و هيقعة

آواز سلاح — آلات نیزه زدن — نیزه کوچک — آواز شمشیر زدن

هُذام البداد و جخجخة الجهاد في مدالث الجهاد

سیف قاطع — معارض و جنگجو — آواز کردن — جهاد کنندگان در مواضع قتال — جهاد

و زمزمة نار الهيجاء و حسيس لهبات اللظى

آواز آتش — آتش جنگ — آواز نرم — شعلهای — آتش

و نضنضة افاعي الغراص و غيطلة فرسان

زبان جنبانیدن مار — آواز مار — مارهای — نیزه و شمشیر زدن — شور و غوغا — سواران

العراص و كشيش افعوان المران و نحيح الشجعان

سپاهی جنگ — آواز مار — ماران — نیزها — آواز مار — دلیران

الشجعان و حضب اقواس الرماة و قرقرة بوم الكماة

دلیران — آواز کمان — کمانهای — تیراندازان — آواز — چغد — مرد دلاور

وصرصرة بزاة الغزاة وجهجهة الجنود الرجراجة

آواز بازان غازیان آواز لشکرهای جنبان لرزان

وهجهجة الاسود العجاجه وزهزقة الجيوش

آواز شیر شیران ذو صوت و صیاح آواز قهقهه لشکرهائی

الجرارة وهزهزة الذبل العسالة وهرهرة

ثقیلة السیر آواز جنبش نیزه نیزه لرزان ای لچکدار نقل آواز سنانها در جنگ

الهنادك ودقدقة السنابك ودبدبة الالاطيم

مردان هندی آواز سم ستور سمها آواز سم دست و پا

وكهكهة الاقاديم وقعقعة الضياغم وجمجمة الجماجم

آواز شیر شیران آواز شیران آواز سرداران و قبائل و گروه

وحمحمة الاخيال وهمهمة الابطال وغمغمة الاقيال

آواز اسپ اسپان آواز دلیران آواز سرداران

وضوضاة الافيال وهلهلة الزبر وولولة الزمر

غوغا جمع فیل آواز گوئی مردان توانا غوغا بانگ الفوج

وغلغلة المتهورين وقلقلة المتنمرين وهسهسة

آواز سرعت رفتار صاحبان شجاعت آواز پلنگی نمایندگان آواز کردن زره

الدروع وهشهشة الجموع وجلجلة المناصل

زرهها آواز حرکت گروه مردم آواز آهن تیغها

وجلجلة المناصل وقهقهة الفوارس وهقهقة

آواز تیراندازان آواز خنده سواران آواز رفتار

القناعس وعطعطة المواكب وطهطهة المراكب

مردمان قوی الجثه آواز کردن گروه روان سوار باشتر یا پیاده آواز اسپان اسپان

وقبقبة القباب وصلقمة الانياب ونعر الغالبين

غرش و خروش شیر دندان دندانها آواز بر هم زدن جوش و خروش

وصخب السالبين ولجب الجالبين وجلب

بانگ و فریاد ربایندگان آواز و فریاد اسپ تازندگان شور و غوغا

الجالبين ونهيب الاسود وقصيف الرعود

مجتمع کنندگان مردم آواز نهیب شیران شجاعان غرش رعد کنایه از توپ و تفنگ

وحشرجة المطعونين وخنخنة المغبونين و

خرخره گلو وقت مرگ ضرب نیزه زدگان آواز در بینی نفس شوریدگان

هيعة الصارخين وصيحة النافخين وزعقة

آواز نهیب خروش کنندگان آواز سخت و بلند قرنا و بوق دمندگان افغان کنایم

المستفزعين ولغقة المستنزعين وهتاف

ترسندگان بانگ نزاع کنندگان یا تیراندازان آواز کردن

المحرجين وغطيط المذبوحين وتعدبل المجهود

زخمیان آواز جوش خون مقتولین حرکت کردن سعی و جهد

حصل المقصود و کمل المراد و کلم المراد و سلب

عن المخصوم قوة الاقدام و اخذوا بالنواصی

والاقدام - شعر

روز جنگ تو شود سرخ و سیاه از خون و گرد

موج دریای محیط و اوج گردون برین

و برین منوال سی هزار نفر از لشکر هندی را در

یکدم بمهندی آبدار آتش کار سر پر باد بخاک

هلاک افتاد صمصام الدوله با پسر و برادر و اتباع

بخت برگشته گشته و برهان الملک

با جمعی از امرا از بده زنده اخیذ گردید - بیت

قد یحفر المرء ما یهوی فرکبه حتی یکون الی توریطه سببا

بقیه آن فیالق فیل افگن انهزام یافته عجالة الراکب

هزار فیل نیک فال ازان افیال فلال بمرابط

حصول پیوست هر یک آسمان زنگ خورشید

زنگ سحاب جل بدر جلجل سها چشم مجره

خرطوم هلال کجک فلک هودج هیاتش سپهر

گرونده و نعره اش رعد غرنده آئینه اش برق

رخشنده پیکرش کوه جنبنده انیابش تیغ برنده

در صلابت شیر درنده در خرام پیل پرنده در جثه

جهانے بجهانے آگنده بر فلک نازنده و با صبا

تازنده نام زندهٔ پیلان از آن زنده و زنده پیش پیش

زنگ باز زنده گویا فیل فلک سراسر میدانی با او

بمعارضه گشته که از آئینه خورشید زنگ بند گشته

و مهندس قضا از قوائم آن پیلان پیلپایه این گنبد

پیلگون و طارم نیل فام افراشته که اساسش

چنین دیر بماند از اساطین اربعه هر یک چهار

طاقیست که جفت طاق شد رواق توان گفت

و هامون نوردے که بر پشته پشتش زمزمه سبحان

ملا اعلی توان شنفت پیل سحاب در پیش هیکل

جیشش چون قطرهٔ سحاب در پیش پیل و دریای نیل

در جنب اندام ضخیمش مانند برکه در جنب دریای

نیل با ملماش کوه البرز میل و حوزه زنگارش

حوزه نشینان عرصه رزم را کفیل و لمہ یعدّ ملوک

الارض سوراً یساورهم عدای یوماً کفیل شعر

بنگری پر ز کوه ادهامول

بے ستونے روان بچار ستون

اقاصی و ادانی را بیوت آمال مالامال نال مالی
و اعشاق امید شیخ و شاب از درر خوشاب و
حلی و حلل جلبل حالی حالی شد و مطایای تمنای
جنود بر بار پر بار بتجارع اطراف و اطراف بعاع گشت و
در یک ارتداد الطرف از هر طرف طرف طریف
و ظرف ظریف و اوانی زرین و سیمین مرصع بجواهر
ثمین که بهیچ ظرف زمان و اوان در تحت اطباق
فلک سبع سموات طباقا شبیهش موجود
نگشته و از غیرت آن صحن غوری چرخ فیروزه گون

بجنون دوری مبتلا گردید و فروش کشمیری که فرو
شکوه آن در فصل ربیع فروش کوه و دشت را پامال
خجلت ساخته و بهارستان خلد در پیش بهار ما تش
از شرمساری رنگ باخته گلهای طری خود را در
عداد خار بوته های آن نشمرده بلکه از انفعال سر
سر بزیر افگنده اذل من البساط نقش قالی شمرده
مخمل از رشک آن بخواب بوده قالی از غم
در تب و تاب و باقی نفایس بقیاس بر این قیاس
بساحت حصول وصول یافت و در حقیقت

لهنّه الضیغمی از جانب هندیان نسبت باصناف
آن اضیاف منتزله که نازل بمنزله نوازل
سماوی بود بعمل آمد و عاقبت عافیت خانمان
را اضافه آن اضافه کردند محمد شاه از خوف منه زبون
بزبونی گراییده بمعقل کرنال فرار و در میان حصار
انحصار جست اقصر لمّا ابصر بامر و الا چند هزار
سوار سوار سوار که سوار ساعد جلادت و
سوار نشاه بسالت بودند سوار آسوار و اودوار
اردوی او را فرا گرفتند و مانند مژگان اشفار

عین از عین حزم با حذاق الحذاق
معسکر او بپرداختند چون دوحه غیناء و حدیقه
غلباء از نادره از جویبار نصرت نضرت پذیرفت
بادشاه ذوالاجاه بعد از مشاهده این استیلاء و غلبه
در حضرت علیه قاآنیه از باب استیلا در آمده
نظام الملک را که بندوبست امور هندوستان بود
بخدمت اقدس فرستاد که از روی اطاعت
صورت اخلاص بنماید و بیانه پیمان بپاید نظام
الملک بتکلّف شرف تکشمشی دریافته شفاعتش

بقبول مشفوع و مقرون و باصطناعات غیور
مستغنی و ممنون گشته نهال حالش از مناهل
منهل احسان احصاء و احساء بے احصار یافت
و توثیقِ عهد و توفیهٔ وعد و ضوابط استحلاف
و شرائط استخلاف بتقدیم رسانید و با دولت
مبارکه لوازم مبارکه مستوثق و مراسم مشارکت
و مشابکت متنسق گردانید و بعد از استقصاے
معاهدِ معاهدت و استقصار و استصفار اذیال
معاندت معاودت کرده محمد شاه نیز از بواقی

بوایق بواقیه الطاف خاقان موثقی توثی جسته
ترک نزوک و معادات گفت و روز دیگر برسم
مغادات با اعاظم دولت گورگانیه عازم آستان
آسمان درگاه گشت و درگاه مجی حضرتش خسرو
مهر افسر وزی گاه نادر بارگاه از غایت رعایت
آداب بتوفیر توقیر بتقدم آن قدوم پرداختند
و از روے مصادقت مصافقت و لطف موفور
از علانیت علانیت کرده آنجناب را در جنب
سریر گوهر آگین بعز مجالست قرین و مظهر لول

ذی قوۃ عند ذی العرش مکین ساختند و

تخت

بکلید سہ دندانہ سین سماحت ابواب دلجوئی

کشادہ دستی و جوانمردی

از ہر باب بر روی خاطر انورش کشادہ و ریاض

باغ — سرور

مہرجانی را از باد بادہ مہرجانی عنایت بتازگی

از سر نو — محبت علی — ہوائے

نضرت از دوئے بہشتی بخشید ند دولت گورگانیہ

تازگی

بتقریض اقبال نادری از قراضۂ قریض اخفش

در حق کسی شعر گفتن — شعر — پارہ پارہ

بن شہاب این شعر اکحلی من الثواب عراضہ

شیرین تر از شہد — پیشکش

ساخت ۔ شعر ۔ وکنت الدھر لست اطیع

بودم ہمیشہ کہ اطاعت انسانی نمی کردم

الستی ۔ فصرت الیوم اطوع من ثواب

پس شدم امروز کہ اطاعت کنندہ تر از ثواب

اخنس

و باین تقریب سیوف مخاصمت

شمشیر در نیام کردن — ملاقات

از جانبین تحقق گرفت و ہوائے مصافات

دوستی و اخلاص — جو کائنات

از ہوا زن مصافات صاف گردید و عقود

گرہ ہا — با یکدیگر بجنگ صف کشیدن — جمع ہوازن بمعنے غبار

حقود انجلا و انحلال یافت و آئینہ طباع از

کینہ — دور شدن — وا شدن گرہ — جمع طبیعت

انطباع زنگ نفار و زنگ نقار انجلا پذیرفت

نقش پذیر شدن — نفرت — لون و نقش — بیگانگی و وحشت — کاوش — دو قدح — انکشاف و روشن و آشکارا شدن

و تقارب بتقارب و تباری بباری و مقت بمقت

نزدیک گردیدن — باہم گرفتن — باہمدگر معارضہ کردن — دوستی — دشمنی — دوستی

و تجنیب بتحبیب و مساوات بمساوات و مجانبات

گریختن از دوی نفرت — دوست ساختن — عیب و بدی کردن — مصالحت — جدائی — عدل و برابری

و مکاشات و مبادات بمباداوات و مھاوات بمھاوات

باہمدگر دشمنی ظاہر کردن — اظہار دشمنی از حد — مجالست — باہم ستیزہ کردن — مدارات و صلح

و مدارات بمدارات و مجارہ برحمت و مجارت

مخالفت و دشمنی — برحمت — مہربانی — باہم برابری کردن

تجنیب

دوری

مجاسات

باہمدگر نوشیدن

برخمشت و مُخافه بمجالت و مُجاثه بمخالت و مخاوذه

بمُحاوذة و محاملت و مجاملت و مبالطة بمخالطة

و محادثت بمجادثت و مُغایرت به مغابرت و

مُعاقرت بمعاقرت و معاقرت بمنادمت

و صفح مصفحه صفح و مصافحه مُبدل شد و زمانه بر وفق مرادات

رفق و مرادات پیش آورد و گرد مثار و مبارات

و ممارات را بزلال مثار مُبارزة و ممالات تسکین

داد و غصن مُرامات را ثمار اثمار نیل مرامات

ساخت. ع هذا التَّصافی لا تصافی الحلب

در غرهٔ شهر ذی الحجه سال هزار و صد و پنجاه و یک خدیو

معدلت لوای مهر آیت بجانب شاهجهان آباد

افراخته در نهم ماه مزبور دار الخلافت دلی مخیّم آن مجلل

کوکبه انجم وافه گردید بقدم مبارک القدم متدارک

النعم عالی الهمم عالی القیم بشارت و بشارت

و ردایت و رایت و هیئت و هیبت و ثروت و ثروت

و عزّت و عزّت و عدّت و عدّت و جدّت و جدّت

و حدّت و حدّت و شدّت و شکت و روعت

و ضوعت و نخوت و سطوت و جول و حول و

بأس وصولة وصوت وصيت وشهب وكمت و

دهم ودهيم وبهم وشهم وصلاد و

صلاد و انجاب و انجاد ونجب وجلب و

بيض وثلب وبيض وبيض وسود واساود

واسود ومساعير ومغاوير ومصاليب

ومصاليت وحذ لا يكل وجد لا يمل

و در روز ورود بدار الخلافت مجلس مجالست بترک

مساجلت زینت یافت و بزم تحاسی بنغ تحاشی

آراسته گشت محمد شاه که بدعوی وان من شیء الا

عندنا خزائنه گردن مباهات می افراشت

درم و دینار نثار و ایثار کرده جمیع خزاین و قیاطین

سلاطین و اساطین را که شامل اوائل اماثل و حائز

اواخر اخایر و حاوی فواخر ذخایر و جامع طراف

و تلاد بلاد و مشحون باندوخته اجداد احداد بود

باعتذار و جئنا ببضاعة مزجاة

هديتي تقصر عن همتي وهمتي تقصر عن مالي

فخالص الود ومحض الولا مني افضل ما تهدي امثالي

در بسته بطریق عراضه عرض کرده کلید مخازن را

کلید تسلیم و تختہای بختہای گوہر نگار کہ پایہ اش
سر بر عرش برین میسود و زمین از زیب و بہائے
آنہا بر کرسی فلک طعن ثمل عروشہ میزد و ہدیہ نمود
لاسیما تخت طاوسی کہ از دُرر دُری نمار شکِ
چراغ تختِ آبنوسی و دشمن دُشمن آں کنوز قارونی
و دقیانوسی بودے و ہر نقیرے از لالیش
بر گوہر منقار اکاسرہ منقار مناقرت زدے۔ و
دُر زمین بحر و جبل را کہ انفس اعلاق خلفائے عباسی
بودے پشیزے بل بچیزے نشمردے فرا اند

فریدہ اش خاتم سلیمانی و در زیر نگین داشت و شاہ
گوہران خسرو دُرّہ یتیمہ اکاسرہ را یتیماً ذا مقربۃ
او مسکیناً ذا متربۃ می انگاشت سبحہ
رندان بصد زبان سبحہ گردان ذکر آنہا میبود
و جوہر الخلافۃ از رشک سینہ بر سنگ حسرت
میسود کو سعی تفاوت منہ انی رایت مقلوبہ
یسوک و مخلوات اثیر و نفائس بشیر و تحالیف
کثیر و وثاب و دثار و وشیر و اثواب سیر و پیر و مشیر
و مکسوات حلل و مرکوات حلل و مفوفات

رومی و مهلهلات یمنی و منمنمات چینی و مدبجات

ختنی و مسرسرات هندی و منفسات فتنی و

کلل مکتمل و اکالیل مکلل و سدول لالی و سدول

متلالی و طرائف ظروف و ظرائف ظروف و

جباه سهیل جباه و براذین پر آذین و دیابیج مدبج

بدیابیج و جمال نیکو جمال و بغال زرین نعال

و حمر نعم بیض نعم و پیلان زر با پیلان زر و

قیاطین و قناطیر گوهر و لآلی لالا و فرائد کثیر التلالو

و الاکه قرطی ماریه لالای حلقه در گوش آنها بود

و هر حبه از آن بدر و در بدر شب افروز را اضاءت

وام داوی ما لا عین رأت و لا اذن سمعت

و لک لک زر ساد و برزمه رزمه و متاع ساوی

و تنگ تنگ و دیبای تنک ارتنگ نگار

انگلیون کار و باقی نفائس از سریر و سراپرده

و خواجه سرا و برده بچندان بحیطه اعتیام و اغتنام

در آمد که حساب آن نعم بحساب یعقود انامل

چپ و راست راست آید و یا شمار آن تا روز

شمار در عقد بیان و عقد بنان محاسبان صورت

امکان یا مد یا با مداد مداد مداد ایام و مداد ممدود

اعوام و لو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام

بر فنداق افہام تحریر تواند شد و یا مستلح اندیشہ

مساحت ساحت تعداد آں تواند کرد من

ملک ایستاتر الحاصل مردمانرا از رویت

عین و ذہب ذہب عین طاری گشت و

اشخاص را از تلالو آلی عزر شخوص بصر حاصل

آمد و فحوائی و آتیناہ من الکنوز ما ان مفاتحہ

لتنوء بالعصبۃ اولی القوۃ نقش ظہور یافت

گویا مفاد ام عندہم خزائن ربک جز ایں

رنگ حقیقت نداشت *

در بیان قتل عام شاہجہان آباد و

تادیب جہلائی دون

ذلک بما عصوا و کانوا یعتدون

شب شنبہ دہم ماہ ذیحجہ در سن ہزار و صد و پنجاہ

سنہ ۱۱۵۱

و یک خسرو زرین کلاہ آفتاب برائے خاص

حمل حمل و تحویل کوکبہ اجلال کرد عیدان

اضحی و نو روز کہ در حقیقت عیدان آتش افروز

عالم سوز بود در یک روز اتفاق افتاد حمل بر حرکات
مذبوح پرداخت ثور شاخ شیخ بسری برآورد
جوزا از منطقه بانقلاب کمر بست سرطان کجروی
پیش گرفت اسد چنگ و چنگال مخاصمت
یا از ید سنبله تخم آشوب پاشید میزان از کم سنگی
سبکسری آغاز ید عقرب مقتضائے طبیعت
بکار برد قوس کمان کین چله کرد جدی بزه نیش
آهنگ فساد گشت دلو بریسمان مجره بچاه رفته
با چرخ آویخت حوت با هزار تابه ستیزه گر شد

یعنی در شب یکشنبه هنگام شام که سواد ظلمتش
شام رخسار شامت بود و مشیمه سامره را ے
صبحش آبستن فتنه روز قیامت فیمابین
یکدو تن از اهل هند و افواج ایرانی درلکّ جیش
عرّته و عوامّ بر سر نزل نزال و نزاع واقع شد
تیفاق بنفاق رسید و کار بکار دو دشنه کشید
شجر مشاجرت و شاخ پرخاش آن اوّل الشجرة
النّواة میوه فساد بار آورد و از شاهجهان آباد
که جهان آباد بود تا حد بهار و فتن از شگفتن

شگوفہائے آشوب بہار فتن شد نفط و قطن

اسرع احتراقا جمعے از رجال سائرہ خسارت

جسارت را بر خود قرار دادہ از امر واتقوا فتنۃ لا

تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ عامۃ دیدہ

تفکر را بر بستہ مرتکب ۔ شعر

امور تضحک السفہاء منہا ویبکی من عواقبہا اللبیب

شدند و بخطوات خطا مختطی از خطہ ادب و

فوجے از جنود ہندیہ نیز در لکل غانیۃ ہندہ

بہمراہی ایشان راکب مرکب جہل مرتکب گشتہ

بہادران اژدر در از رائے ردی رو ئے آوردہ

وداد رزم و آورد دادہ از درِ از دراء و دراز

دستی در آمدند و با سرہائے سرا پا کہ در سرہائے

شہر منازل نزول داشتند بمنازلت و مناضلت

در آویختند و جمعے از ان افیال برگشتہ اقبال

از راہ فیلولت بفیلخانہ در آمدہ افیال خاص

را بر دند ان الخصاص یری فی جوفہ الرقم

چوں ایں دست انداز بے ہنداز از ہندیان

سرزدہ بتادیت رسوم ریاست تادیب آن

جمع را از لوازم امر کشورکشائی دانسته همان
شب تو اچیان زحل صلابت و یساقچیان
مریخ مهابت بحکم قهرمان جهان تیغ بندان
مهیب و خنجر گذاران کیوان نهیب را گروه گروه
گرد کرده مانند احتشام کواکب منتظر ظهور فجر
گرویدند دم صباحیکه مهر جهانکشا از شفق
دم صباحی بر افشاند و لشکر هندو نژاد شب
را زمان ان موعدهم الصبح در رسید و
بنفس نسیم والصبح اذا تنفس آتش فتنه

خورشید تا چرخ والا بالا گرفت و سپهر کینه ور
مهر از دل بدر کرد خدیو فریدون فر بر افق آفاق
نورد مانند خسرو خاور بر فراز افق بر آمده باسر
سبا و نهب سبا و سبایا و تشتیت شمل مفسدین
کایدتیغ سبا اشارت رانده هاتف بلا صلای
وامتازوا الیوم ایها المجرمون در داد و
چاوشان قضا وران یوم الصباح از صیاح
جوانان پیر تدبیر او غا ادعا فساء صباح
المنذرین بگران خوابان منام غفلت رسانیدند

وافواج بحر امواج چوں سیل عرم عزم تخریب

ارادہ — ویران کردن

بُنْیَہ و اَبْنِیَہ شہر و بدون تحقیق طالع و طاغی و

بنیاد و عمارت — خانہا — خبردار — باغی

ناہش و راقی کہ فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ

گزندہ — افسونگر — کدام ازین دو طائفہ مستحق تر بامن است

خشک و تر را ضرمہ آتش قہر ساختند ذَهَبُوْا

ہیمہ — رفتند

مُتَوَشِّحِیْنَ بِوِشَاحِ الْوِشَاحَةِ وَنَهَبُوْا كُلَّ

آراستگان بحمایل شمشیر — غارت کردند

سَاحَةٍ وَّنَاحِيَةٍ بِالْوَقَاحَةِ وَمَا اَصَابَ مِنْ

ہر فضائے صحرا و ساحت دار را از بے شرمی — و نرسید از کشیدن

نَزْعِ الْاَقْوَاسِ النِّزَاعِ سِهَامُ الطُّغَاةِ اِلَّا

کمانہائے جنگ و خصومت نصیبہائے نافرمانان — لیکن

السِّهَامِ ۔ وَمَنْ تَرَكَ السِّلَاحَ لَاحُظُوْظَهُمْ

تیرہا — و از ترک کردن سلاح نصیبی نیست برائے شان

اِلَّا السَّلَامُ دار الخلافت مدخل آفت و مدار

لیکن سلامتی — جائے دخول — آسیب و زحمت

مخافت شد و آن خوان نعما کہ مشحون بشیون

خوف و ترس — مکان — نعمتہا — پر و مملو — اقسام

لذاذات اطایب و فنون جذاذات رغایب

خورش مزہ — خورش ذائقہ و خوشبو — انواع — ترشہا و زرہ — مرغوبات

بود خوان یغما گشت مردان سوار زنان

ضد پیادہ — دست برنجین

را اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا بدستبرد پرداختند

دست برنجنہا از زر و مروارید

و پیادگان دکانہا را بمدکہ قہر مصداق اِذَا

کوب — و تفتیکہ

دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ساختند ذکور و اناث

ریزہ ریزہ کردہ شد زمین — مردان — زنان — جمع انثی

سلسلہا را چون زردمادہ سلسلہ بہم بستند و

نسل و اولاد — ریڑھی چھوٹی کڑی — زنجیر

خساس و کرام را غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ علیل و غلیل

کمینگان — اشراف — بستند دستہای شان — سخت علیل — با سوز غم

در سر کوچہ بلا بیکدگر پیوستند آبائے فضایل

ارباب فضائل

کالبنائے معالی بودند با بنات الدهر قرین گردیدند

و اُمهات مکارم که در دلبری بر پری برتری

و با خوبان بربری برابری میکردند بر بر و روے

خود دره بجائے دُرّه دیدند بیا زره بیزار از

معامله دو شیزه گشتند الا فی الفتنة سقطوا

و سوقیان از سودائے سوداے شبینه گذشتند

فما ربحت تجارتهم یلان ورهی نهنهه و

دُهدهی از زجبه و رحبه اسواق بر گرفتند و پلنگ

خوریان بهبهی و رزم جویان هبهبی خوبان

یغمائی را بیغما از استال و استار در بر گرفتند

پردگیان را برده کنان از پرده عفاف در حجر

محارم در کشیدند و محصنات محتنات را

عصمه عصمت گسیختند و مخدرات عطابل

را شرم غطا ـ بل هتک غطا، شرم رو عیاطل

را عیاطل از شرم شریم نمودند مستورا تیکه

در غشوه عشوه جلوه داشتند در خلوت آغوش

فرج هتاک جا گزیدند نوجوانانیکه بقامت

موزون بر سرو کاشمری و دلبر کاشغری محجوب

غاتغر بثی طعنہ میزدند بہ تیغ جفا چون درخت

ہم شہر

کہن سال از پا درآمدند بدر وشانیکہ از سیمای

سال خوردہ — افتادند — ماہ طلعت — پیشانی

حسن شان وکفٰی نصرکم اللہ ببدر ظاہر

شادیا فیروزی داد خدا در جنگ بدر

بودے بلطمہ جور بدر وشان کلف گلفت گرفتند

تپانچہ — ظلم — ماہ رخسار — داغ — رنج

وماہ طلعتانیکہ مہر روے شان در برقع فروزان

آفتاب — روے بند — روشن

ترا ازمہر در برقع بودے آثار خسف القمر

خسوف — آسمان چہارم — دگرگشتہ شدہ

بر منقصہ حال وناصیہ احوال دیدند گلعذارانیکہ

چہرہ گلگون — پیشانی

ہزار ہزار زار در گلزار حسن داشتند چون

بلبل یار عاشق

سبزہ پامال حوادث گشتند یوسف صفتانیکہ

در جنب جیب جنت شمیم پیراہن شان

مقابل — گریبان — بوی بہشت دہندہ

بوے عزیز مصر سراز گریبان برنیاوردے

حضرت یوسف — ظاہر نشدے

ربودہ گرگان نوائب شدند ربات ربات

ذئبان — مصائب — فغان — صاحبان

رحجال بآسمان پیوست وصعود افواج آہ ونالہ

پرندہا — بلند شدن

ضعیفان راہ بر نزول جنود رحمت یزدان

فرود — لشکر — خدا

بست از دود دودہ ودود مانہا دود بکرہ آتش

گروہ — خاندان — قبیلہ — دخان — کرہ نار

رسید شرارہ این شرارت بزبان زبانہ زبانا سوز

پارہ آتش — شعلہ — منزل قمر

زبانیہ گداز ندائے ذوقوا فتنتکم براہل شہر

موکلان دوزخ — بچشید فتنہ ہای خود را

برکشید صغار وکبار از ہر کنار انین آتہلکنا

آواز ونالہ — آیا ہلاک خواہی کرد

رِيمَا تَحُلَ الْمُبْطِلُونَ سرروند وفتنه گران از هر طرف

ما البیب آن گرگوند باطلان ۱۲

طنین وَ مَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ شنوند

آواز ۱۲ — نه جزا داده خواهید شد مگر بچیزیکه میکردید ۱۲

و لعلاوه این قتل مفرط چهار صد و هفتاد تن هم که بر

بسیار ۱۲

سر فیلخانه رفته بودند تمامی از غلط کاری بورطه

هلاکت ۱۲

قتل و قلت در افتادند و ازین دیوانگی مانند

جلاکی ۱۲

شاخ بید مجنون آویخته دار سیاست گشتند

عاقبت آن گروه باغی چنار آسا باتش خویش

نافرمان ۱۲

سوختند و روز زندگی را بر خود شب تار ساختند

شب تاریکست کنایه از شب غم ۱۲

مَنْ هَبَّتْ نَارُ الْفِتْنَةِ كَانَ وَقُوْدُ الَهَا جميع

هر که برافروخت آتش فتنه — خود هیمه آن شد ۱۲

اشیا و اسباب بیوت از سُرُرٍ مَرْفُوعَةٍ وَ

تختهائے بلند

اَكْوَابٍ مَوْضُوعَةٍ وَ نَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ

کوزهائے بیدسته — بستر — گسترده

وَ زَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ تا سُفَاطه و سُقَاطه و سُفَاره

بساط ملون — گسترده — متاع خانه ۱۲ — متاع ردی ۱۲ — خاکروبه ۱۲

و سُبَاطه و نُفَایه و لُقَابه و نُسَافه و نُشَافه و

غلا افشاندن ۱۲

خاکروبه ۱۲ — نیم ردی ۱۲ — نظر قشی ردی ۱۲ — پڑشکن ۱۲ — کف مرشیر ۱۲

لُفَاضه و نُقَاضه و جُذَاذه و قُذَاذه و حِدَاد

دس تاب

هندی بهادن ۱۲ — باز شده ۱۲ — ریزه زره ۱۲ — ریزه زر ۱۲ — جامه سوگ ۱۲

و جُدَّاد و جُرَاشه و خُرَاشه و حُوَاقه و حُوَافه و مُضغه

جامه کهنه ۱۲ — هندی کنگی ۱۲ — براده ۱۲ — خاکروبه ۱۲ — پاره گوشت ۱۲

و مُضاغه دست فرسوده اختطاف و لکدکوب

خائیده ۱۲ — ربودن ۱۲

اختراف شد و از فراید سوار و رعاث تا

در ربودن تاج — یگانه ۱۲ — پاره ۱۲ — گوشواره ۱۲

شوار و رثاث و از ذوات اجفان کالجعاب

رخت خانه ۱۲ — رخت خانه ۱۲ — صاحبان پلکهاشش — ترکش کوزه سوار مشوقان ۱۲

نجعہ

دلہائے سخت — پیالہائے مثل حوض — جمع جابیہ حوض — دیگہائے

باقلوب قاسیات تا جفان کالجواب وقدور

بلند استوار — ربودہ — بکارت بردن — جدا کردن و بیرون کشیدن

راسیات خطفہ اقتضاض وافتضاض وتحفہ

آبرو ریزی — غارت

انتہاک وانتہاب گردید لکہائے سیم وزر

ترجیح لک — تکرار — ماہہا

وکرورہائے دُرّ و گوہر کہ بجرور شہور دران

فروخ — توانگری — توانگری فراخی

وسعت سرائے یسر وسعت جمع آمدہ بود

یغضب

جامہ کہنہ — جامہ کہنہ — گلیم سطبر — پلاس — لقمہ — ربودن

باسمال واطمار واحلاس واخیاش زقفہ ازدغاف

نفائس — مال نو تاج — ربودن

گشت ولطایف مطرفات از استلاب

مستطرفات

از مرگان — حوادث — شمشیر کشی — شمشیر برندہ — حوادث تاج

طوارف طوارق واستلال صوارم صوارف

بمعرض فنا در آمد و زمین آن قوم و براز کنجکاوی

تنزل ... تفحص طایفہ

دراز شدہ

...یشہ آن یغما گران صورت وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ

حرص غارت کنندگان — خالی شدہ

...وَاَلْقَتْ مَا فِیْہَا وَتَخَلَّتْ یافت وتمام بناہا کوفتہ

...انداخت

...شد و سراہا روفتہ بحیث لَا یُوْجَدُ فِیْ سَمَائِہَا

بایں طریق کہ یافتہ نمی شود زیر سقف تاج

...ہلالٌ وَلَا فِیْ خِلَالِہَا خِلَالٌ وفور افاویہ

...ل تاج — در میان آن سراہا خس — کثرت — توابل و توابع

...ندان شد کہ چندان بجائے عُود و عُود بمنزلہ

... — صندل — چوب — اگر

...طب و وقود بکار میرفت و کثرت یغما

...زم — ہیمہ خشک — غارت

...جدے رسید کہ راہگذرے متاع وقماش را

راہگیر — یا متاع خانہ — رخت خانہ

...غدر تر از متاع غرور وقماش از سرا و برزن

... — شے زبون — خانہ — کوچہ محلہ

...رفت وَمَا ظَلَمَہُمُ اللّٰہُ وَلٰکِنْ کَانُوْا

ستم کردہ بر ایشان اللہ بلکہ آنان خود

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ عساکر ایران با ہندیہ

بر نفس خود ظلم کردند ۱۲ لشکر شمشیر ۱۲

چوں روز و شب آنروز تا شب تا غب نمودہ حتّٰی توا

نہار و لیل ۱۲ یوم ۱۲ لیل ۱۲ آمیزش و اختلاط ۱۲ تا آنکہ پوشیدہ

بالحجاب بے حجاب بنہب نفائس و انعم

شدہ پردہ ۱۲ بے باکانہ ۱۲ غارت ۱۲ اشیائے مرغوب ۱۲ اسیر کردن

نفوس و ہتک و فتک و نفش و لقش و

فراشت ۱۲ پردہ دری ۱۲ ناگاہ کشتن ۱۲ پراگندہ کردن ۱۲ تیز کندن

محش و نہش و نبش و نتش و فصل و قصل و

دیوار افستہ ۱۲

سلخ ۱۲ گزیدن ۱۲ بیخ برکندن ۱۲ بریدن تاج ۱۲ بریدن تا آج

کسح و کشح و حرق و خرق و ہدم و ردم و ہذم

غارت ۱۲ عداوت ۱۲ سوختن ۱۲ دریدن ۱۲ افکندن ۱۲ سقط الجدار ۱۲ بریدن

و جذم و حذم و خذم و لکم و لتم و حطم و لطم

بریدن ۱۲ بریدن ۱۲ بریدن ۱۲ مشت زدن ۱۲ شمشیر زدن ۱۲ شکستن ۱۲ طپانچہ زدن

رتم و رثم و ہشم و ہسم و ہضم و ہصم پرداختند

شکستن بینی ۱۲ شکستن بینی ۱۲ شکستن سر ۱۲ شکستن بینی ۱۲ شکستن ۱۲ شکستن ۱۲

مدلول کریمہ باہر الادلہ اِنَّ الْمُلُوْکَ

روشن دلیل ۱۲ شاہان

اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْا

وقتیکہ داخل شدند در قریہ تباہ کردند آنرا و گردانیدند

اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً بظہور پیوست قصہ

عزیزان اہل آن قریہ را ذلیل

مقصوص چند محلہ شہر از مرور این سیل

سخن کوتاہ ۱۲ گذشتن ۱۲

راعب و لطمات این بحر راعب صفت

خوفناک ۱۲ دریائے ہایل ۱۲

عَالِيَهَا سَافِلَهَا یافتہ و بسیاری از اشراف

بلند مرتبہ و نسبت مرتبہ و دست ۱۲

وادوان دوان دوان بصحرائے عدم شتافتہ

خسیسان ۱۲ شتابان دوان ۱۲

بودند کہ ارکان دولت گورگانیہ از جانب

محمد شاہ ۱۲

بادشاہ والاجاہ سدّرہ عباب عتاب را

محمد شاہ ۱۲ منع ۱۲ راہ ۱۲ معظم السیل ۱۲ خشم

بر عتاب سدرہ جناب قاآنی کہ مغفر جباہ

آستانہ ۱۲ سدرۃ المنتہی ۱۲ درگاہ ۱۲ بے اندازہ ۱۲ جائے خاک آلودن ۱۲

جائے بوسہ دادن ۱۲ لبہا ۱۲ جائے کشیدن ۱۲ بینی ہا ۱۲ جائے سرمہ دادن ۱۲ چشمہا ۱۲

وملثم شفاه ومرغم انوف ومکحل عیون

جائے خاک آلود شدن ۱۲ رخسارہا ۱۲ بوسہ گاہ ۱۲ خوش بخت ۱۲ بدبخت ۱۲

ومترب خدود ومقبل مقبل ومدبر جہانست

اے صاحب عزت لاحق شد ما را و اہل ما را تنگی و مصیبت ضرر

بادلے یا ایہا العزیز مسنا واہلنا

دست

الضر جبین نیاز سودند و بدامان امان چنگ

پناہ گیری ۱۲ آیا ہلاک خواہی کرد مرا بانچہ کردند

استذراء زدہ بتکرار افتہلکنا بما فعل السفہاء

بیوقوفان ما ۱۲ مفاد ۱۲ بودیم ازیں غافل

منا وبودے انا کنا عن ہذا غافلین

زاری و انکسار ۱۲ الحاح ۱۲

زبان ضراعت فرسودند چوں الحاف

زاری ۱۲ از حد در گذشتن

والحاح ایشان از حد اعتدال اعتدا یافت

تیر مراد آں جمع پریشان بر نشان آمدہ

برایشان زیادہ قہر وبطش روا نداشتند

غضب و خشم ۱۲

وباشارہ۔ شعر ابوالفتح بستی راست ۱۲

خذ العفو وأمر بعرف كما

بگیر بخشایش را و حکم کن بہ نیکی چنانکہ

أمرت وأعرض عن الجاهلين

حکم دادہ شدہ و روگردانی کن از نادان

ولن في الكلام لكل الأنام

و نرمی کن در کلام با تمامی مخلوق

فمستحسن من ذوي الجاه لين

چہ خوب است از صاحب مرتبہ نرمی

بشارت لا تثريب عليكم اليوم دردادہ

نیست ملامت بر شما امروز

بشاشتہ بر حشاشہ نفوس حشاشہ بقایا

بشاشت ۱۲ رمق و بقیہ جان ۱۲ جانہا ۱۲ مردک و تنگدل ۱۲ بقیہم ۱۲

بخشودند والواب لوید اولئک لہم الامن

درہائے خوشخبری ۱۲ برائے ایشان امن است ۱۲

بر روے وجوه مملکت کشودند بمضمون

هندی بچہیا ۱۲ بیت حافظ

گر ز دست زلف مشکینت خطائے رفت رفت

ور ز هندوی شما بر من جفائے رفت رفت

تسلیه و تسکین قلوب ایشان فرمودند۔

یعنی ۱۲ آرام ۱۲

برهان الملک بنا بر غلبه اعراض اغراض

میر محمد امین صوبه دار اوده ۱۲ پا حق شدن ۱۲ تنگدلی ملال ۱۲

و اغراض و امراض در هیهان اوقات وفات

عارضه ۱۲ بیمار بیمار ۱۲

یافت لقی هندُ الاحامس و محصلی از

ملاقات کرد بموت (ای مرد یا) بدانچه ۱۲ دخول و تحصیل کننده ۱۲

از یساولان دیوان بموجب حکم والاعازم

قاصد بعید باز گشت محصل مال ۱۲

صوبه اوده و لکهنور گشته یک کرور نقد که از

مال برهان الملک در آن صوب بود با جواهر

سمت ۱۲

زواهر و نواخر ذخایر نقل خزانه عامره ساخت

روشن ۱۲ گرانمایه ۱۲ مخزونات ۱۲ معمور آباد ۱۲

و در مطاوی این طواری و مطارح این اطوار

تجدید کرده ۱۲ احوال ۱۲ جائے انداختن

درمیان ۱۲ حوادث جمع طارئه ۱۲ چیزے ۱۲ جمع طور ۱۲

رائے اقدس قرار یافت که با خاندان گورگانیه

داماد پادشاه لقب تیمور ۱۲

شاهد و داد را بتوشیح عقد موشح سازند پس

معشوق ۱۲ دوستی ۱۲ نکاح ۱۲ مزین ۱۲

تیرم کتایون قدر ارزیتون توان ناهید

خاتون بزرگ ۱۲ نام دختر قیصر زن گشتاسپ ۱۲ بهرام ۱۲ دختر شاه مغرب زن ۱۲ قوت ۱۲

نهاد چهر آزاد نژاد همائے همت منیجه

ذات ۱۲ نام دختر بهمن ۱۲ نام خواهر اسفندیار ۱۲ دختر افراسیاب ۱۲

نجابت ارنواز زاور فرانک فرهنگ

شرافت ۱۲ خواهر جمشید ۱۲ خادم ۱۲ بربان ۱۲ نام مادر فریدون ۱۲ شوکت ۱۲ نام مادر کیکاوس ۱۲

هنگ فرنگیس گیس رودابه رائے روشنک

عقل ۱۲ مخفف گیسو ملادر رستم ۱۲ دختر دارا زن سکندر ۱۲

ارنواز نواز
نوازنده ارنوازه ۱۲

گیس
گیاست و عقل ۱۲

روان پورک رکاب سو دابه داب

جان ۱۲ دختر راۓ قنوج زن بہرام ۱۲ زن کیکاؤس ۱۲ عادت و خو ۱۲

تُوشابه شان خسروزاده شیرین شمایل

ملکہ ملک بردع ۱۲ شاہزادہ ۱۲ خصائل ۱۲

یعنی دُرّه صدف گورگانیه بشاهزاده فیروز

سردار بزرگ ۱۲ مبدل منہ خوش بخت ۱۲

روز منوچهر چهر بهمن قدر اروغیر شوکت شیده شهامت

پسر ایرج ۱۲ بن اسفندیار ۱۲ بن افراسیاب ۱۲ خوف ۱۲

شیدوش وش سپهر رم سپاه شاد کام کام

پسر گودرز ۱۲ مانند ۱۲ پہلوان تورانی ۱۲ برادر فریدون ۱۲ مقصود ۱۲

گوپال پال و گوپال اردوان دوان روئین

مبارز روسی ۱۲ جسم و قوت ۱۲ پادشاہے از نسل گشتاسپ ۱۲

روان زو پین سنان سیامک مکان نریمان

پسر کیکاؤس ۱۲ پسر گیو پسر ۱۲ جد رستم ۱۲

مانند کریمان کرم نصر اللّٰه میرزا عقد کرده کنار

بحر زریان ۱۲ بہل ۱۲

دریائے جمون را عشرتکده عام ساخته

جنا رود خانه ہند ۱۲

بزمے جنت نزہت آراستند که در جنب نزہت

مجلس ۱۲ تفریح ۱۲ مقابل ۱۲ تازگی ۱۲

آں جنات اربعه سُغد وشِعب ونہرِ اُبُلّه و

بہشت اربعه دنیا ۱۲ شہر رود القمر ۱۲ شہر نزد بصرہ ۱۲

غوطه در عرق خجالت غوطه میزد وبجمع خلد زینت

شہر نزد دمشق ۱۲ شرمندگی ۱۲ بزمے ۱۲

پیراستند که در حذاء صفائے آں بہشت ہشت

مقابل ۱۲

در ششدر حیرت مے بود فضائے بہجت

ساحت خانہ ۱۲

فوایش جَنّٰتُ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ

خوبی و خوشی زیادہ کن ۱۲ کشادہ اند برائے اہل بہشت درہائے

وحاشیه نشینان کمکام کام بخش مُتَّكِئِيْنَ

مرد گرد آمدہ ۱۲ کامران ۱۲ تکیہ زنندگان

فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ

در بہشت دعوت دادہ شدہ اند بہ میوہ جات بسیار و شراب

بجمالی جمان در چمن عشرت باجامه وجمان

ساقی ۱۲ خراماں ۱۲ غزل ۱۲ پیالۂ شراب ۱۲

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ

گردش کرده پریشان بادلا سہاے بجنگ از زر و بلے دستہ

وہوا خواہان در اطراف قصر دولت جبین سائے

ترابٍ وَّعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ

خاک کم نگاه کرنے والیاں

اَتْرَابٌ محفل از محفد و طلعت زرّین کلاہان

ہم سن بزم آرائش دیدار

انجمنِ انجم نمودے و شمع مجلس افروز و مجلس شموع

مجلس شمعہا روشن کننده بزم نشستن

دلنوازے روشنی بخش دیدۂ بزم و بزم دیده

چشم اہل بزم مجلس چشم

بودے گاه در سبزه زار زبرجد فام آب لعلگون

سبز رنگ کنایہ از شراب

سبز بال از سبزک فیروزه نوشیدند و گاه صحن

صراحی سبز رنگ

سبز در سبز و تولائے سبزه بہار از سبزک یاقوت

لب نیوشیدند در یوم ایوم در کنار رود با نغمہای

شنیدند روز سخت شعر آواز شیرین

تر رود مرودند و در لیل الیل باللیلاوشان رُود

نام ساز شب دراز سخت حسین خوش نغم

سرود الحانِ مطربان بر عود بستانِ طعنہ و اخو کجا

بربط

مِنْهُمْ کُلَّ بِنَانٍ میزدند و نوائے منشدان نائے

آواز گویندگان ہزار

زنامش را از نام افگنده عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ

نام نے نواز بے اعتبار کرده

میخواند دماغ محتبان از نشاء خمر احمر مُزَرَّج

مستی شراب سرخ نشوان و مست

واجساد حُسّاد بیجا در رنگ از زردی و خوناب

اجسام حاسدان کہربا رنگ

رشک مُعَصْفَر و مُضَرَّج گشت عروس مراد

زرد رنگ سرخ رنگ زن نو کتخدا

بمُعَرَّس دولت در آمد و اجتماع نیّرین در برج

منزل فرود آمدن عروس مہر و ماه

شرف بوقوع پیوست و زمانہ بنوید این پیوند

خوشخبری ۱۲ ازدواج ۱۲

عروس شادی گرفت و شور سرور مصاحرت

متفرع و پکار ۱۲ آشوب ۱۲ سرور ۱۲ آشکارا جنگ کردن ۱۲

بمصاہرت مُبدّل گشتہ غبار نقار از وُ وایل

داماد ۱۲ دامن دار ۱۲ کینہ و عناد ۱۲ دنباله جمع ذوائب ۱۲

خاطر حضرتین و ذُیُولِ ذوائلُ دولتین زائل گردید

نادر و محمد شاه ۱۲ خواری شدید ۱۲ دور ۱۲

ھٰذَا الْعَیْشُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْهَیْشِ اِشْرَاقُ

ایں عیش است بعد آں فتنہ و فساد ۱۲ درخشیدن

بَیْضَاءِ عَقِیْبَ لَیْلٍ عَبُوْسٍ وَتِلْكَ الْعُرُسُ

آفتاب بعد شب شدید است وایں دہشت و بلا

وَالْبَیْضَاءُ اَمَامَ الْعُرْسِ وَتَسْوَدُّ الْعُرُوْسُ

قبل ولیمہ و فرحت و تزویج عروس است

لِحُسْنِ دَرَارِیِّ الْکَوَاکِبِ اَنْ تُرٰی

جمال اختر تابان آنست کہ بینی

طَوَالِعُ فِیْ دَاجٍ مِنَ اللَّیْلِ غَیْہَبُ

کہ طلوع بتاریکی لیالی تار

بعد از انقضاء و انفصام ایام جشن و سور شاہزادہ

گذشتن ۱۲ منقطع شدن ۱۲ شادی ۱۲

بتشریف حضور حضرت خسرو خسرو شان فایز

مشرف ۱۲ زمان پدر ۱۲

گشتہ موافق داب و دیدن دیدن کردِ آں

عادت ۱۲ عادت ۱۲ نگریستن و ملاقات کردن ۱۲

حضرت نیز قامت او را بہ تشریف و شرافی

خلعت ۱۲ جامہائے سفید ۱۲

گوہر آمود مشرف ساختہ در معاطف عاطفت

گوشہ جمع معطف ۱۲ مہربانی ۱۲

و مواقف اجلال سہ مربط فیل با اجلال زرتار

بزرگی ۱۲ زنجیر ۱۲ جلہائے ۱۲

و ہودج زرنگار و پنج سر اسپ مرصّع لگام

با اعلاق جواہر کہ ختامہ و ختامہ کنوز منفوش

نفائس ۱۲ تجرید بقیہ ۱۲ بقیہ ۱۲ خزانہ ۱۲ مرغوب ۱۲

در قدر و بہار و لق شکن گنج عروس خسرو کیکاوس

خوبی ۱۲ گنج اول از ہشت گنج خسرو ۱۲ انداختن ۱۲

بود علال اصطناعات ساخت او در ایام توقف

از اقاصی بلاد هندوستان حتّی اذا بلغ

مطلعَ الشمس از تمامی رایان خود رائے و

صوبه داران ممالک آرائی و سرکشان قوی

دست و کوه نشینان از باده نخوت سیاه مست

عرائض و عرائضه عرضه عرصه خلافت گشت شعر

تأرّجت الارجاءُ بعرفِ عرفهِ

بوئے نیکوئی خوش عطر گشت اطراف

وارّخت السّیوفُ فی مکارمِ وصفهِ

رقم زدند سیر در مکارم اوصاف

القادتِ القاهرةِ لامرهِ واحکمتِ الحکّامُ

مطیع شدند سرداران حکم او را مطیع شد تمام حکّام

حکام داده شدند

بحکمةِ حکمهِ و البسَ البلادُ بلاذعِ عدالتهِ

بنگام حکم او پوشانیده شدند شهرها بجامه سرخ انصاف او

وملاءَ اسماعَ الملاءِ بصیتِ جلالتهِ عظیمیّتهِ

پر شد گوشهائے گروه اشراف آوازه بزرگی او بزرگ

بالضّراعةِ کلُّ عظیمٍ وتاهّبَ له بالطاعةِ

مهیا دارد او را ابتذال هر عظیم مهیا شد برائے او بطاعت

کلُّ اقلیمٍ ورهبت منه ملوکُ الاطرافِ

هر اقلیم و ترسیدند از و شاهان اطراف

وتعلّقَ باستزادةِ الشرفِ منه املُ

و وابسته شد بزیادتی شرف از او امید

الاشرافِ وکلٌّ یطلبُ لملکهِ امانًا ولیدهِ

اشراف و هر یک طلب میکند از ملک او امان و از بخت دست

وقدمهِ من تمکینهِ وتائیدهِ امکانًا

و قدم خود بسبب وقار و تائید او قدرت و

ومکانًا فما یعودُ رسولٌ الّا باسعافِ

المسئولِ ولا یقفلُ علیهِ من حضرتهِ

مرتبه را پس باز نگردد هیچ قاصدے الا بروائی مقصد

(خواسته) پس نمی آید برادر از درگاه او

بنشینی آید

إِنَّهَا نَسَمَاتُ الْقَبُولِ فَيُقْدِمُ مُكْرِمًا وَ

يُكْرِمُ قَادِمًا وَيَخْدِمُ حَاضِرًا وَيُحْضِرُ

خَادِمًا وَيُمَهِّدُ الْقَوَاعِدَ وَيُجَدِّدُ الْعُهُودَ

وَيُشَيِّدُ الْمَقَاصِدَ وَيُؤَكِّدُ الْعُقُودَ

دربیان تفویض سلطنت هندوستان

به محمدشاه و انصراف موکب نصرت

قرین بجانب ایران زمین

إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ

چون به سبب سنوح قضیهٔ ابراهیم خان

خدیو گیتی ستان از اوقات تلبث دران کشور

و تربث دران بوم و بر هر روز سالے و هر ماه نو

گزنده تر از بلاے مینمود در کار هندوستان خوضے

نرفت و بمقتضاے شنشنهٔ شهنشاهی شاه جهان

پرور همایون فر خسرو خرم دل فرخ سیر خدیو

رفیع الشان نصرت پژوه داور اورنگ زیب

دارا شکوه شهریار حکمران کامران فرخنده اختر

المخصوص بتائیدات الملک الاکبر سلطان

اعظم و خاقان معظم جناب محمد شاه را که در موازات

رایت محمد شاه ۱۲ آهستی ۱۲ کنایه از مقابله کردن ۱۲

ماه لوایش مهر جهانتاب بنمود و نمود اگر روئے بروئے نمود و

تیغ از آهن هندی ۱۲ انجنیئر ۱۲

بنیاد ممالک را سیف مهندش مهندس بودے

دست همیشه دارد زمانه به مبارکی ۱۲

بدست یمین مبارک ما بوح الدهر یمینا

بتر کی که زیبن گویند ۱۲ نفائس بر محمد شاه ۱۲ بزرگی و کرامت ۱۲

اکلیل سروری بتارک با تبارک گذاشت

و آب آتشبار و آتشپارهٔ آبدار آئینهٔ سیماب

ازین فقرات کنایهٔ با صفت شمشیر مراد است ۱۲

گون سیراب تشنه بخون کجنهاد تند خونخوار

بوجه آب شمشیر

جنگجو صاحب طبع حدید ما صدق و

مفهوم تیز

اَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَأْسٌ شَدِیْدٌ محک

فرود آوردیم آهن را در آن خوف سخت است

امتحان مرد و نامرد همدم و پهلونشین اصحاب

نبرد اژدر مار پیکر جوهر کان و کان جوهر هلال

جنگ ۱۲ کنایه از تیغ جوهر معدنی معدن جوهر بلحاظ ترصیع خمیده

شکل آسمان رنگ صاعقه انگیز برق آهنگ

نیلگون برق افگن اے سریع ۱۲

مکور قد متر فرق عجباً لهٗ مادٌ و ماءٌ کیف

آتش افروز ۱۲ لامع ۱۲ تاج تعجب است از وکه آتش و آب او چگونه یکجاست

مجتمعانِ یعنی بلارک بر میان بست و بر دست

شمشیر ۱۲ کمر محمد شاه ۱۲ مسند ۱۲

و گاه فلک دستگاه و اورنگ آسمان فرش

تخت ۱۲ قدرت ۱۲ تخت ۱۲

وَتَرَى الْمَلٰئِکَةَ حَافِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ

و خواهی دید ملائکه را پابرهنه استاده گرد عرش

تمکین داد و قالَ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ

نشانید و گفت تو امروز نزد ما صاحب مکنت و امین هستی رتبه والا

امینٌ و بادشاهی آل کشور بدستور یکه بیاکان

هنر ۱۲ بران طور که بود

نیاگان آنحضرت تعلق داشت کماکان

اجداد ۱۲ مثل پیشتر

بحضرتش تفویض و مبانی مباینت تقویض

یافت و ولایت ہندبے وصمت مخاصمت

سمت مقاسمت پذیرفت سمت غربی و

شمالی رود اتک از بندر سورت الی کشمیر

و تبت بدولت نادرہ بادرہ شہنشاہ ایران

و لبقیہ بمملکت بالدہ تالدہ خسرو ہندوستان

مقرر گشت و روزگار بتتبیب اعداء حضرتین

سورت تبت برخواند و کسر سورت صولت

احزاب منافقین را برفع مجادلہ از فرقان

اخلاص فاتحہ فتح در داد پس در اطراف اشراف

و اتراف و ارفاد اجناد و ایجاد و ایجاز و انجاد

و انجاد انجاد آمجاد داد فتوت دادہ کرامت

از سر خوان کرامت و عطاء از باب عطا بر داشت

و ہر یک را از اصطناع طیبہ لعطیہ و فواخر

خلاع مکرمت مکرم ساختہ باکرام لوائے ماہی

مراتب رایت اعتبار شان را از سمک بسماک

سامک سمو و سموک بخشود کہ رفع سمکہا

فسویہا و مصقل مکارم زنگار زنگ زنگارو

زنگ کدورت از مرایائے قلوب زدود کہ

اِنّی لَا اُضِیعُ عَمَلَ عَامِلٍ اَنْعُمُ عَلَیْہِمْ مُخْلِجٌ

تُخْلِعُ قُلُوْبَ الْمُعَادِیْنَ وَالْوِیَۃَ وَاَیَادِیَ

تُلْوِیْ اَیْدِیَ الْمُعَانِدِیْنَ وبخوانین ایران ہم

لِکُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوْا وَلِمَزِیْدِ التَّوْفِیْلِ

فیل وقیل وتوغ وہر نوعِ جوایز مکرمت

گشت ہر چند جید جُند چندان گرانبار قلائد

فراید اطراف بود کہ مُستغنی از اطراف دیگر

بودند لیکن بتفضلات شاہانہ بعید و قریب

وبومی وغریب را اَفْنَادًا اَفْنَادًا از شوارف

کرامت مست غرب تحایف مُستغرب و

بعذوبت ما معین عین عنایت عذاب

اَلسَّفَرُ قِطْعَۃٌ مِنَ السَّقَرِ را در کام جان لشکریان

مُستعذب ساختہ جمیع مقانب را مُستغرق

مقاشب کردہ منتہائے بے منتہائے از

جود بر جود خود بر جیو د جنود لازم آورد سَکَنَتِ

اَلْقُلُوْبُ بِہٰذِہِ الْحَرَکَۃِ وَرَکَنَتِ النُّفُوْسُ

بِتِلْکَ الْبَرَکَۃِ وَسَرَتِ الْبُشْرٰی وَسُرَّتْ

گرویدند — نعمتہا و کثیر شدند — خوب شد خواب

وَدَارَتِ النِّعَمُ وَدَرَّتْ وَحَسُنَتِ السِّنَةُ

از توانگری — دنکوئی کردند — زبانہا در سپاس

بِالْيُسْرِ وَاَحْسَنَتِ الْاَلْسِنَةُ فِي الشُّكْرِ الْقِصَّهْ

سرداران بزرگ — برگزیده — جمیا نہاده

آلی منتخبات و جواہر منتجبات و بدرہ ہائے

کامل — پر — سرداران بزرگ — یگانه — دریا ہا ختم — دو پوست گاو

رَتَمِ مَشحون بدرہ ہائے یتیم رِثَم طِثَم وَ الْقَنَاطِيرِ

بزرگ کرده شده — از طلا و نقره — روشنی

الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ که درضَو

خوبان — شرقی مغربی و کنایه از آفتاب — خوب

وبہا، رونق بازار درست مغربی را درست

می شکست - ابیات

وَاَحْمَرُ يَحْكِي الشَّمْسَ شَكْلاً وَصُورَةً

و سرخ رنگ است مشابہت بہ مہر در شکل و صورت

وَاَوْصَافُهَا مُشْتَقَّةٌ مِنْ صِفَاتِهِ

و اوصاف مہر مشتق است از صفات او

فَاِنْ قُلْتَ دِينَارٌ فَقَدْ صَدَقَ اِسْمُهُ

اگر گفتی که دینار است پس راست شد نام او

وَاِنْ قُلْتَ نَجْمٌ فَهُوَ بَعْضُ سِمَاتِهِ

و اگر گفتی ستاره است پس آن ہم بعض از نشانہای اوست

بَدِيعٌ وَلَمْ يُطْبَعْ عَلَى الذَّهَبِ مِثْلُهُ

نادر است و نه سکه زده شد بر زر مثل آن

وَلَا ضُرِبَتْ ضَرَّابُهُ كَسَرَاتِهِ

و نه سکه زدند سکه زنندگان

محمول فیلان کوه تنان و افیلان فیل توان گشته

بار کرده شده — عظیم الجثه — شتران — جمع فیل بطور فارسی — پیل قوت

در سن اِثْنَيْنِ وَخَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ بَعْدَ الْاَلْفِ

سال — ۱۱۵۲

در روز شنبه ہفتم ماہ صفر با شوکت و فر و نیل ظفر

یافتن

و بلوغ وطر از روی لشکر موکب نصرت طراز

رسیدن — حاجت — افراط شادی — فتح

فیروزی اثر قرین تبہج و احتظاظ بجانب ایران

بہره مندی — شادی

اختطار و ہماذی محطوطۃ المطا و مطایای خجستہ

گام زدن ۱۲ شتر سبک رفتار ۱۲ نرم پشت در نفس المطہر ۱۲ بار گیرہا ۱۲

مُطیطًا امتطاء یافت رحل و التوق سایرۃ

رفتار ہنا رہ در سواری تیزرو ۱۲ کوچ کردہ درحالیکہ توفیق الٰہی رفیق بود

وَالتَّایید مُوازِدُہٗ وَالیُمن مُظاھِرُہٗ وَ

وتائید مددگار او ومبارکی پشت پناہ او

السُّعُود مُحاضِرُہٗ وَالعِزُّ مُسافِرُہٗ وَ

وسعادت ہمرکاب او وارجمندی ہم سفر او

الظَّفَرُ مُجاوِرُہٗ وَالاِقبالُ مُحاوِرُہٗ وَالاَلسِنَۃُ

وفیروزی ہمنشین او وخوش بختی ہمکلام او وزبانہا سپاس

شاکِرُہٗ وَاللّٰہُ ناصِرُہٗ ومناشیر باہرُ الضِّیا

گزار او واللہ ناصر او فرمانہائے ظاہر النور

مُشعِر برین فتوح بہجت بخشا و انصراف موکب

آگاہی دہندہ ۱۲ فیروزیہا ۱۲ خوشی ۱۲ برگشتن ۱۲

جہانگشا بجمیع فیوج از کنار بحر قنوج الیٰ منتہائے

زمین ہا ۱۲

رُوس و رُوم حتّٰی اذا بلغ مغرب الشّمس مرقوم

تا آنکہ رسید بجائے غروب آفتاب ۱۲

گشتہ طنطنۂ این اخبار در قصر مقصورۂ قیاصرہ

آوازہ ۱۲ دسیع ۱۲ شاہ روم ۱۲

قصور و در گُسُورِ کشور کسور سور افگند بعضے

رخنہ و خلل ۱۲ زمین ۱۲ ملک ۱۲ اکا عشر ۱۲ شکستگی ۱۲

از رُود خانہائے پنجاب را کہ باطراب قدوم

نہر ہا ۱۲ شادمانی ۱۲ آمدن ۱۲

ہمایون از التطام موج بالحانِ رُود مستانہ

نادرہا ۱۲ تموج ۱۲ نغمہ ہا ۱۲ نام ساز ۱۲

کف زنان رقص کنان روانی میکرد جسر بستہ

پل ۱۲

عبور و برخے کہ حوصلہ جسارت جسر لطمات

مزدور ۱۲ انہکہ ۱۲ ہمت ۱۲ دلیری وجرأت ۱۲ دلیر ۱۲ تلاطم ۱۲

آن بحر زرف را برنمی تافت رکوب سابحات

کشتیہا ۱۲ تحمل نمی شود ۱۲ سواری ۱۲ اسپان ۱۲

را بسابحات تبدیل و مرزود راغب لغارب

رغبت کنندہ ۱۲ اعلیٰ الظہر ۱۲ فقرۃ اللغۃ

آن مرغوب آب مردود خاک طالب ہوا۔

بندیدہ ۱۲ چہ بیشتر ہ آب بیمانہ وبر خاک نمی آید ۱۲ رفتار مشحصر بر باد است ۱۲

مطلوب آتش سمندر خصلت ماہی طبیعت

نہنگ گلو ثعبان ماہیت مستسقی مزاج آب

بستر مرقوق اندام خشک پیکر صاف مشرب

درویش سیرت کشکول شکل کاسہ چوبین ہیأت

ہواخواہ بے اہل سکندر فعل الیاس عمل کہ تا

خود را شناخت سباحت و سیاحت پیشہ

ساخت واز بدو ترکیب ہیکل مثالی شکل مجرکت

بآمیزش عالم خاک نپرداخت سبکروحے کہ

بے روح و روان روان آدید دست و پائے

کہ باشکم دوانست خشک مغز تر دامن صحراء

مولد دریا مسکن عدیم الحس متحرک الجسم بادبان

بال غراب اسم گشتہ گذشتند لیکن موسم

بسارہ و برشکال برشکال توسن عزیمت

عقلہ افزود و باران فصل فصیل راہ طلب

گشت از شدت شہطال شدرحال وحل و

ترحال دران وحل وحال بر رجال جال دم تحمل

تعذر رواز اقطار سواحی طی اقطار سوانحے

ونواحی سواحی بر شواخی شوخ جولان تعسر

یافت اَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَت

نازل کرد از آسمان آب را پس جاری شد نہر

اَودِیَةٌ بِقَدَرِهَا و در مدت پنج ماہ کہ زمان

آب وہا بقدر وسعت خود

شدت با حور و طغیان مدت بحور بود

تیزی حد زیادتی شدت گرما مدت جزر

الطواء فیافی معرورہ و قیاقی فیاح مغرورہ

جمع فیفاء صحرا زمین سخت

التوا پذیرفتہ کوکبہ مسعود را بوسیلہ باران و

تاخیر لشکر بسبب

سیل از روئے رکود و رود و ورود بکنار رود

سیلاب آرام نزول نہر

اٹک واقع و چند روز بانتظار بستن جسر آن

اٹک پل

مکان مقر الویہ بیضاء لوامع شد صبحگاہان

مقام جائے قرار علمہائے آفتاب ضیاء

کہ دُرّہ خورشید ذرّہ پرور از صدف سدف

گوہر روشن کنایہ از آفتاب صبح

پیدا و آثار و صدف عنها اللیل ہویدا گردید

کنارہ کرد ازان شب

متاکد نہضت گشتہ چون بعرض رسیدہ بود

تاکید کنندہ کوچ و حرکت فاعل نخند

کہ در یغمائے شاہجہان آباد جواہر بے احصا

غارت دہلی بے شمار

حصا آسا بدست لشکریان در آمدہ ہنگام

سنگریزہ مانند

عبور نہنگان لجۂ ہیجاء امروالا بنفاذ پیوست

گذشتن از آب دریائے جنگ جاری شد

کہ در صدد تفحص و ابتحاث در آیند چون صدر

افتحاص

چنین امر از چنان خدیو خجستہ گوہر کہ پنجہ گوہر

در پے تفتیش تجسس

پاش دریا عطایش رود پنجاب کشور دہر است

ذات

ستلج بیاس راوی چناب جہلم

بل اَخَذَ ٰی مِنَ الْبَحرِ و در نظر ہمتش قدر

لؤلؤ از کمیت کمت و پیشِ دریا دلیش یم

نموده نم مستبعد و مستبدع می نمود لشکریان

بسیارے از دُر و لآلی بدریا ریختہ مضمون

کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ راپیرایہ صدق

دادہ الکھف و لیمن مُغرقِ اللّٰدِ از روئے

عبرۂ عبرہ افشانِ حسرت عبور کردند پس

از جبل روز باصابتِ رائے صائب و ضمیر

مہر اضائتِ ثاقب بہ مملکت کشائی آں

اضلاعِ میانِ ہمت بر بستند و عمدۂ لغاۃ

آن ملک افاغنۂ یوسف زائی بودند کہ باکمال

خودرائی در کوہستانِ آن سمت قلعہ نشین

جشاش و تنحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا فَارِھِیْنَ

و غفلت گزینِ مکامنِ اَتُتْرَکُوْنَ فِیْمَا ھٰھُنَا

اٰمِنِیْنَ و مفتونِ غرور و نَعْمَۃٍ کَانُوْا فِیْھَا

فَاکِھِیْنَ می بودند و کَانَ لَھُمْ فِیْھَا حِصْنٌ

حَصِیْنٌ و مَکَانٌ مَکِیْنٌ و رُکْنٌ رَکِیْنٌ و

کُنٌّ کَنِیْنٌ و مُسْنَدٌ مُشَیَّدٌ وَ مِھَادٌ مُمَھَّدٌ

وَ رَبْعٌ وَسِیْعٌ و مَرْبَعٌ وَ شِیْعٌ و مَرْتَعٌ

خُیُولٍ وَمَسْمَعُ طُبُولٍ وَمَجَرُّ ذُیُولٍ وَمَجْرٰی
اسپان جائے شنیدن طبل ہائے جائے کشیدن دامنہا و دیگر جائے جاری
سُیُولٍ فِی الشِّتَاءِ وَالْمَصِیفِ وَالْمَلْحَمَةِ وَ
تشلاق
شدن سیلابہا در مقامات سردسیر و گرم سیر در ترکی ییلاق ودر جائے جنگ و
الْمَضِیفِ پس فوجی از دلیرانِ مُزَمْجِرْ باوجہ
در جائے مہمانی سخت خشم چہرہا
مُکْفَهِرْ بقلع وقمع آن گروہ پرداختہ ایشان را
ترشرو برکندن شکستن
کَمَاءٍ مُنْهَمِرٍ از شماریخ مُشْمَخِرٍ مُنْجَدِرٍ و مُشْفَتِرٍ
مثل آب روان سرکوہ منتخب بلند فرود آیندہ پراگندہ
و در غَمَراتِ خذلان مُنْغَمِرٍ و ایام زندگی را
شناور در آب کہ غرق کندہ بی نصیبی فرو شوندہ در آب
برایشان یَوْمَ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ و بقایا پراگندہ
روز نحس سخت منتشر
و برکندہ کَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ وَاَعْجَازُ نَخْلٍ
گویا کہ ایشان ملخہائے پراگندہ اند و شاخ درخت خرما از بن برآمدہ بیخ کندہ برہم شدہ
مُنْقَعِرٍ ساختند وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُکْرَةً عَذَابٌ
آمد نزد ایشان وقت بامداد عذاب قائم و سخت

مُسْتَقِرٌّ بعد ازین تادیبِ آن قوم زاغ یعنی
ساختند محذوف سزا کج و صراح
خیرہ چشمانِ فَزَاغَتْ اَبْصَارُهُمْ و تیرہ دلانِ
پس خیرہ شد بینائیہائے شان
فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ زاغِ زَیْغُوغت
اما آنکہ در دل ایشان کجی است غراب تجاوز از راستی و کج
از شاخسارِ درون رمانیدہ و رِیغ آریغ و
شاخ دل غبار و تلخ کینہ حقد
آزریغ از خاطر افشاندہ چہل ہزار سوارِ نامور
تنفر و بیزاری
ازان طایفہ و باقی طوائفِ افغانِ ہزارہ
نام ضلع از پیشاور
ممالک ہند برسمِ ملازمت و اطاعت اَتْبَعُ
ہمراہ بودن پس روندہ تر
مِنَ الظِّلِّ در سایۂ رایت خورشید اضائت
از سایہ علم نور و ضیاء
در آمدند٭

سلیح کردن۱۲ سزادادن۱۲

در بیان تسخیر ممالکِ سند و تادیب

سرکشان آن سرزمین

اِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ

ایشان بودند قومے نابینا (از کفر)

قوم ودح

در مسارِحِ این حالات و مسلهٔ این مقالات

آمدرفت رفتن۱۲ گفتگو۱۲

عرایض از سند رسید که عرایضِ اغراض

جمیع عریضہ۱۲ ہرشے تازہ وشگوفہ ونہال۱۲ مختی

خدا یار خانِ عباسی حاکمِ آنجا گل کرده و نهالِ

ظاہر شدن درگل آوردن۱۲ درخت نوخیز۱۲

جانش گلِ نافرمانی و اعراض بار آورده و درخت

عصیان روگردانی ازگل۱۲ روگردانی۱۲ ثمر۱۲

هراس هراسِ خار خار براه خیالش برافشانده

درخت خاردار۱۲ خوف وبیم۱۲ شوک خلجان وہیجان

بعد از ورود بکابل تحقیق یافت که راستی

نزول۱۲ استقامت۱۲

آن کج اندیش از راستی خلاف و خلاف

صداقت۱۲ ناموافق۱۲ مخالفت ونفاق۱۲

او بخلاف راست است اسپ راست

بلااختلاف اے بیشک۱۲ درست۱۲

رفتارِ ریلاں بمنع تمنّع او گرمِ مرحله پیمائی و

بازداشتن۱۲ غلبہ وتحیین۱۲ بسرعت منزل طے کردن۱۲

دیره جاتِ غازی خان و اسمٰعیل خان مدار

نام دو ڈیرہ قریب پیشاور۱۲ جائے گردش۱۲

دائرهٔ دارائی گشت بعد از انکه ماهِ لوائے

شاہی۱۲ قمر۱۲ علم۱۲

جهانگشا سیرِ درجات دیره جات نموده در ملکِ

ڈیرہ جات۱۲

شکارپور نور آشکار کرده شخت اندر زِ کریمانه

نصیحت۱۲ اقل۱۲

را مُقدّمة الجیش عزیمت ساخته بخدا یار خان

لشکرے کہ پیش فرستند۱۲ ارادہ۱۲

آگاہ‌ہندہ ۔ نوید بخیر ۔ اخبار بشر ۔ خبر دہندہ ۔ ترسانیدن ۔

فرمانے مشعر بر وعد و وعید و مخبر از ترغیب

ترغیب دادن ۔ تہدید ۔ ترغیب ۔

ترغیب و ترعید و ترغید اصدار یافتہ مقرر شد

راہ ۔ مائل ۔

کہ بجادۂ ہدایت گرائندہ و بسوئے

حرف شرط ۔

اطاعت گرآئندہ باشد انسب آنست

پرہیز ۔ جمع کردن ۔ ہمراہی و ہمسفری ۔

کہ بے احتراز احراز ملازمت نماید

مانع ۔ آنچہ از آن حذر کنند ۔ اندیشہ ۔ در دل افگندہ ۔

و محظور و محذور و مخطور ے مخطور خاطر نساختہ

دروازہ ۔ بے گزند بودن ۔ تحیۃ و کورنش ۔

باب سلامت بدندانۂ کلید سین سلام بروئے

ہرگز فائدہ نمیدہد ترا گریز ۔ بلکہ مے کشد ترا

خود کشاید لَنْ يَنْفَعَكَ الْفِرَارُ بَلْ يَسْحَبُكَ

إِلَى الْبَوَارِ وَيَقُولُ سَيْفُنَا بِلِسَانِ حَدِيدٍ

بطرف ہلاکی ۔ و میگوید شمشیر ۔ بزبان تیز ۔

ما نزدیک تر بجانب تو ۔ از رگ گردن مستقیم ۔ پس

نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْكَ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ فَتَعَالَ

بیا بطرف ما بسرعت تمام ۔ نمیخواہم کہ سختی آرم

إِلَيْنَا بَعْدُ وَسَلِّمْ رُبَّمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ

بر تو ۔ اگر بیائی نزد ما ۔ ایں برائے تو خوبست ۔ درشد

عَلَيْكَ إِنْ تَجِئْ إِلَيْنَا فَهٰذَا لَكَ أَوْلٰى وَإِلَّا

دیل است برائے تو پس دیل ہست ۔ زیادتی ۔ گمراہی ۔

أَوْلٰى لَكَ فَأَوْلٰى و او از فرط غوایت آن شد

گوز پس غلیظ ۔

بادِ حکیمانہ را در گوش بادِ سندہ بل چون قطرہ

تنہائی ۔ بجا آوردن ۔

سحاب در سندان بے اثر یافت و از امتثال

نادر ۔ دوری ۔ بوسہ دادن ۔

امر آنجناب جناب اختیار کردہ از تلثیم درگاہ

تنگ و از با ۔ نمک بنیان ای بلند ۔ تاخیر کنندہ ۔

سپہر مباہے متنابی و متنانی گشت و یک

پسر خود را با چند تن از روسا و عریضۂ مزورہ

سرداران ۔ مکر آمیز ۔

اَلْکَذِبُ مِنْ اَسْیَرِ السَّنَدِ مُشْعِرِ بر تقیید

بتقییدِ انقیاد در روانهٔ دربارِ فلکِ بُنیاد نموده

و بلا بہ گر بہائے بیش از بیش بہانہ ہائے

معلول پیش آورده بدرسِ تضرع و تذرّع

تذرّع و بجبل تحیّل تمسّک جست اما تخیّل

تحیّلِ او جز ثمر ندامت ثمرهٔ ندادہ اَحَسِبَ النّاسُ

اَنْ یُتْرَکُوْا اَنْ یَقُوْلُوْا آمَنَّا خدیو بیمال از

ورود آن تہماتہما تہما و تُہماء پنہما پنہمائے

ضمیرش را دریافتہ مواعیدِ عسّ قوبیِ اورا

بسمع تسمیع مسموع نداشتہ پیغام دادند کہ منظور

نظر این بود کہ اولاد تو بعنوانِ ارتہان چون

عرض لازم جوہر ہمراہ رکاب گوہر نگار باشند

و ایالتِ سند باز بتو تفویض یابد دَالکنتی

اُم یکتم تو ما تجہلونَ از انجا کہ بنظرِ معاملہ شناس

کالائے مکر و بہانہ را بہانہ باشد و شمع فروزان

را از مشعشعہ پروانہ پروانہ پروانہ بروانہ گشتن

لشکر اصدار یافت خدایار خان چون مداخل

مداخلت و مداحلت را مسدود یافتہ دانست

که بایں نیر نجات نیر نجات از افقِ طالعش

طالع شد فی نیست جمیع بیوت و عمارات

اللہ آباد سند را الفحولے و تذکت فی قلوبہم

الرعب یخربون بیوتہم بایدیہم ہدم و

احراق و اہالی را از بیم سبی و انتباق و ایباق

انہاق داده دران دیار و دیار و انز دثر و دثار

و آثار نگذاشت فاصبحوا لا یُری الّا

مساکنہم و از دریائے سند بگذشت و قلعۂ

عمر کوٹ را که در وادی غیر ذی زرع واقعست

و اصعب قلاع و مواضع و بیابان اطرافش

اقفر من برّیّة الخشاف و من ابرق

الخرّاف بود مامن خویش ساخت پادشاه

در حوالی شکارپور کار پوردستان را کار بسته

در ساحل آن رود بحر آشام و له الجوار

المنشآت فی البحر کالاعلام راکب بر اکب

غوجِ موجِ چموشِ خموش و سوجِ عسوج

رہوجِ رہوار زلوج سبک سیر گران رکاب

باد عنان آب نورد آتشخوار خاک مربط یعنی

کشتی گشتہ از دریا چون صرصر گذشتندو

وموماء ے وجعل لکم من الفلک والانعام

ماتركبون لتستووا على ظهوره بظهور آورده

شرى سريع الجرى جرى را ابيات

له ذهو طاوس وخطو حمامة

وتقليم باز وانقضاض عقاب

وتوثب ظبي وانجفال نعامة

واهذاب سيد وانسياب حباب

ہے شیر کی ڈپٹ تو لپکنا حباب کا

وصولة ضرغام وروغ ثعالب

حملہ جو شیر کا ہے تو ہے لومڑی کی دوڑ

ولحظ قطامي وحذر غراب

وجدل عنان وانثناء ذبالة

ودق ضرام وانصياع شهاب

وهيج أخي شول وتذفيف أخيل

وإيماض برق والتماع سراب

بجلی کی ہے تڑپ تو چمکنا سراب کا

واعصاف ريح واهتزاز يراعة

وودق لوح وانجياب سحاب

با سوط سطوت گرم خیز ساخته بتکامیشی

سی فرسنگ قعقاع وقاع وصحرا صحصاح

را بیدرنگ در یک شبانه روز سطے کردہ
در هنگام انفلاق صبح صادع بحوالی قلعه
رسیدند خدایار خان فلمّا رأوه عارضًا
مستقبل أودیتهم از معارضت عارض
خویش تافت و بهمیز بر مرکب تندر خروش
تندروش زده بهمه گریز شتافت جمعے از یکه
تازان به او دو چار گشته بسر پنجهٔ جلادت
عنان و گریبانش را فرو گرفته در قید تکبیل
تکبیل ساختند و تمام خزانه و خزاینهٔ او

بدست آمد و قرعات و خزاینیکه دران حرز
حریز و قلعهٔ رصین در اجواف زمین مکنوز
و مکتوم و مرکوز و مکنون ساخته بودند طلائے
که در نقرهٔ ارض مخبو و مخبون و مخفی و مخزون
داشت بکار خانهٔ دولت نادریه انتقال
یافت و موالی و موالی اموالی بیحد اندوختند
خدایار خان از هستی خود طمع بریده اما باز از برید
عنایت قاآنی نوید جان بخشی شنیده از
دیوان احسن العفو عند القدرة منشور

عشقِ عنق حاصل نمود و استفاد را با صفاد

مبدّل یافته طوقِ عبودیت زیورِ گردن

کرد و میانِ بندگی را بالطوع بنطاق خلاص

ورقِ ممنطق ساخته و ورقِ منشورِ دارائی

ورقِ منشورِ حکمرانی آن دیار باسم او حلیهٔ

ارتسام و حلیهٔ ارتسام و اتسام پذیرفت

وازین تسویس اراحهٔ قلب و ازاحهٔ تشویش

او شده و مارغ ارواحش از ریاحِ ریاحِ ریاح

و رباح بخشِ عنایت نشأیاب و خلفِ او

بعد از حلف و حلفِ حلیفِ رکابِ ظفر انتساب

گردید و در حقیقت این فرار و ہزیمت قرار ہزیمت

جست و از اغلال مانند سرو از اغلالِ سربلندی

و از عذابِ سلاسل عذبِ سلاسل در کام بہره

سندی دید و آقبالِ او حلقهٔ بندگیِ شاه نکوہش را

بی نکوہش دکوشش بگوشش کشید صاد خیر

تو نیش سہمًا چوں دران آوان از جانب بادشاه

والا جاهِ ہند تحفهٔ ارشال و ارسال نفایس برسم

تمہید و تحفه ارسال درگاه سپہر تمثال شده بود

از خدمتِ حضرتِ شاهنشاهی نیز از خیارِ فواکه
یعنی خربزه که دران اوقات نوباوه از بلخ آورده
بودند یک هندکه عبارت از دویست شتر باشد
بار گیر برائے سرکار بادشاه ذیجاه اهدا شد و
از وقایع صادره و صادراتِ واقعه که دران
اوقات بمسامع والا رسید اینکه چون شاه طهماسپ
در غیبتِ موکب همایونِ شاهی با شاهزاده رضا
قلی میرزا جز بر جریره و جربزه معامله نمیکرد و
مرتع عمرش در سبزوار سبزه وار پامالِ قهر و طایر

اقبالش در مرغزارِ جهان چون مرغ زار گرفتارِ دام
حادثه دهر گشته بنا سازگاری بختِ مبرج و
روزگارِ نابهره از دولتِ نابهره بهره نیافت گیاه
نوخیز حیاتِ جنابِ عباس میرزا ے ولدِ بیگناهش
نیز مانند آبِ صورتِ هشیم محتظر یافته از ظلم و
عنا نمودار فجعله غثاء احوی شد و همای
نام و نشانِ صفویه هم آشیانِ عنقاء مغرب
و روزِ دولتِ ایشان کامس الذاهب گردید
و حسین خان غلجائی هم که در مازندران پامال

روز و شب میرسانید از روی روزگار دیده برست

و پشتِ زندگی پست بدیوارِ بوار زد و الواحِ نسب

نسب و اوراقِ حسب حسب حیث حیث الحکم

قضا از نقشِ بقا پرداخته طریقِ فنا جست

در بیانِ تسخیرِ بخار او تادیبِ سرکشانِ لباب

اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَعِبْرَةً لِاُولِی الْاَلْبَابِ

هنگامیکه از اثرِ ابرِ آذاری و بارانِ بهاری

بسیطِ تراب و تودهٔ ثری چون جمالِ جمیلِ حسان

خوشی و خرمی دریافت و ذراتِ روی زمین

زیب و زیبائی سائر ساخت و ساحتِ شعب

و شُعَب صفای صافی و ضیای ضافی و طیب و

طراوت ظاهر و غرائب و عرایس غصون و غرایس از

فرائدِ فروزان قرطه و قلادهٔ گوش و گردن کرد و لآلی

متلالی نضیده و شاخ و بهای گلِ لاله و یاسمین آمد

آرایندهٔ اورنگ و افسر بختیارِ بسالت پرور پادشاه

پیروزبخت برازندهٔ تاج و تخت شمالِ ثغور جراحِ

جراحاتِ جمهور حامی حوزهٔ حمیّت خدیوِ خطهٔ خبرت

دلیلِ دیا یمِ دها ذکا ذروهٔ ذکا رستمِ روئین روان

زلالِ زواره زورِ زمان سماکِ سماءِ سروری سماحت

چدرستم، برادرِ رستم، ہم دستارِ برجِ اسد، جوانمردی سخاوت

شہریارِ شہرستانِ شوکت وشہامت صمصامُ الصَّولۃِ

قوت و بزرگی، تیغ تیز، حملہ و دبدبہ

والصَّلابۃِ ضیغمُ الضَّرغمۃِ والضَّلاعۃِ طَودُ الطَّرِدِ

سختی، شیر درندہ، دلیری، قوت و سختی، کوہِ بزرگ، راندن

ظفرِ الظَّفرِ عونُ العالمِ وعینُ العیونِ

مردِ ذی الحزم، نصرت، مددگارِ جہان، قوت بینائی، چشم

وغوثُ الغُربا وغیثُ الغیونِ فلک فیض

فریادرس، باران، ابرہا یعنی سخاوت

وفرشتہ فطرت قَدَر قدر قضا قدرت کاسرُ

ملک، خلقت، حکم وتقدیرِ الٰہی، قدرت، طاقت وتوانائی، شکنندہ

کتائبِ الکفاحِ لیثُ لیوثِ اللِّقاحِ ملاذُ

عساکر، شمشیر زنندگان، شیر، شیران، شمشیر زنندگان، جائے پناہ

الملوکِ ناصرُ النُّفوسِ والی الولاۃ ہزبرُ الہزابرِ

شاہان، مددگارِ جانہا، حاکمِ والیانِ ملک، شیرِ شیران سخت

الیمین یمینُ الیسار۔ اعنی خسروِ کامگار ازانتساقِ

دریائے توانائی، دستِ راست توانگری، نظم ونسق

ممالکِ سند وتادیبِ اشرارِ سندِ ممالک فراغت یافتہ

خوبیہا، حرامزادہ، غلامانِ جمیع ملوک

در سیزدہم محرم سنۃ ثلٰث وخمسین ومائۃ بعدَ

سنہ ۱۱۵۳

الالفِ قائدِ عزیمت بجانبِ ایران عنان تاب

لشکرکش، ارادہ

وماہِ سرِ علم چوں شُقّۂ زرّینِ آفتاب جہانتاب گشتہ

پارہ دراز جامہ

از راہِ بلوچستان بالیقِ مقصد البطریقِ لایقِ بل

بیابان

الیقِ پیمودہ در ششم ماہِ صفر قندہار را مطرح

لائق تر، جائے انداختن

اشعۂ رایاتِ مہرِ انوار ساختند بنا برین کہ در

جمع شعاع، علم

سوابقِ ازمنہ وسوالفِ آونہ اوزبکیہ بخارا وخوارزم

پیشتر، جمع زمانہ، گذشتہ، زمانہ جمع آن

بتارات بتارات تبارات خراسان اطالۂ تطاول

بگردات، تاختن بردن، خانہا، دراز کردن، دستِ تعدّی

مطاولت کرده بودند پیوسته ضمیر منیر بمُحثّات تایید

ومُحضّات حمیّت مصرع

نقش خوارزم وخیال لب جیحون می بست

بعد از ورود موکب والا بقندهار عزم تسخیر آن دو مملکت

سلسله جنبان همّت خیر ومُحرّک نهمت آسمان سیر

گشت بتجمّع سیَّدین فی غرّه کُرّه چون بسبب

سنوح سانحه ابراهیم خان بجانب شیروان جیشی

روان ساختن لازم مینمود پس فتح علی خان کوسه

احمدلوئے افشار وغنی خان ابدالی حاکم قندهار را از

رکاب مستطاب مجور وبتادیب لگزیه آن ناحیه

بامور ساخته فوجے گران بجمعیّت آن دو خان

فرستادند. شعر

هٰذا وعیدی سطوتی من ورائه

وعنوان ناری ان تبین دُخانی

واشارت رفت که هنگامه گیرودار آن گروه گرم

کرده بالمعه رُمح قاسح ظلال اهل ضلال را از دوده

از دوده اقتدار ایشان دود برآورند تا متعاقب نائره

سطوات عالم سوز سلطانی برق افروز خرمن

آثار آن طایفه گردد پس از راه هرات وبادغیش

باعیش مفارق برائے تنبیہ خصم منافق عازم
ترکستان شدند و چون پیش از توجہ کوکبہ والا
والی بلخ از موقف فرمان مخاطب بخطاب
وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا گشتہ بدستیاری
استادان صنایع پرور و صنعت پیشگان
مہارت گستر اصنع من سرفہ ہزار و صد فروند
کشتی کوہ مانند برائے حمل ذخایر راہ خوارزم
و چند کشتی مخصوص برکوب خاص در ساحل آمویہ
ترتیب داده سفن بس بس فن ہنروری

ترکیب یافتہ بود ابیات سفاین چون سفاین
ابیات دلنشین و اعلام منشآت بلسان منشآت
اعلام رنگین و متین ہر قار بے بحر زخارے و
ہر غرابے طاؤس پر نقش و نگارے توپخانہ و
ذخایر را کہ غذائے دشمن و دوست بود بحمل
جمازات بحری و سفن بری از روے آب جیحون
و بسیط ہامون روان ساختند و در بست و ہفتم
جمادی الاولی ہمائے لوائے عقاب پیکر ظل وصول
بمنزل کرکی کہ معبر بخارا است افگنده اوزبکیہ چون

خودرا درپیش ضرغام عزم وطغرل رزم شیرشکاران

گرگی دست وپابسته وگرگی مرجول پرشکسته

دیدند باحکام حصار وقرشی وکسبی واکثر عظام

بخارا وارد خدمت خدیو جهان آرا وازانجا

خارج چار جو مقر اردوئے گیهان پوگشته

جسر متینی بر آب آموبه بستند ولشکر منصور

مانند تتابع شهور وتوالی دهور باقلب جسور

بعزم مجاسرت از جسر عبور وحضر قش

برکوب بادپائے خاک پیمائے آب گردش

آتشین سنبک رابمراکب میمون النقیبه سفینه

وسنبک بدل ساخته بمقتضائے اِنّا لمّا

طَغَی المَاءُ حَمَلْنَاکُمْ فِی الجَارِیَةِ باغلامان

خواص برجواری نشسته ازان بحر زاخر وتوی

الفلک فیه مواخر گذشتند حکیم بے اتالیق که

حکمه توسن حکمرانی ابوالفیض خان والی بخارا

بود ازانجا که داء دوستی بے دوا را معالجت

درمعاجلت اولی حکیمانه بقانون اصابت

معالمت کرده ازجانب والی مذکور برائے استیثاق

از مُهاتات و استنشاق هوائے موادات مُصافات
و تمهید مهاد مُهاوَنت و مهاوات دران مقام
و لکل مقال مقام به تقبیل عتبهٔ والا فایز شده
ازین موهبت چون فایز درگاه شاهی سر رفعت
بر آسمان افراشت ابوالفیض خان نیز
با جمیع اشراف و نخاریر و رؤسائے اوعزی
سنجار مُنجار را که سنجار تصلّب وام میدادند نجار
استکبار از مُنجاری دماغ بدر کرده در یک منزلی
شهر بلفیض تقبیل سُدهٔ فلک مماس اختصاص یافت

و بعطای خلاع طلاباف و خنجر مرصع و افسر مُکلّل سرافراز
و اعیان مملکت بُخارا نیز بَنجارا و البسهٔ فاخره مخلّع گشته
از بحار الطاف خدیو نیل نوال اصداف اصداف
دُرر نیل آمال کردند و ممالک غربی لُباب کر
لباب آن ممالک بود از مُنضمات ولایات محروسه
ساخته از توران مستثنیٰ و موضوع و تاج و نگین
سلطنت ماوراء آمویه را کماکان بابوالفیض
خان مُفوّض و مرجوع نموده تارک ناهش را بافر
خطاب بادشاهی سربلندی دادند کما فی المثل

باستمالت اہالی اہالی واحسنی ایالتی وچون

بعضے از اہالی توران را ثوران غبار وحشت

غبار دیده ودل گشته راه اطاعت نمی سپردند

باستمالت واستلانت ایشان وتشدید گوشمال بد اندیشان

فوجی از جنگجویان ورزم کیشان با نوئینان

نوائین وامرائے ذیشان بسمت سمرقند

واقصی بلاد ترکستان روان کرده همگی طواغیت

از پیر وبرنا بر پائے ثریا مماس سر جبهه سا جبهه بل

واز شمول شمول احسان شامل ونا جود باجود

لطف کامل ووراف رافت واتراف وابل مستمال

بل مست مال گشته منقاد وابل شدند وهریک کاز

شاهراه صداقت روے برتافتند خود را الصداقت

مظهر ودر سیاستگاه اخذ عزیز مقتدر نتیجه طغیان

ومقت دریافتند وبست هزار تن از جوانان پیران

رائے بخارا وسمرقند وترکان ترکش کش اشکش کش

کش وکاشغر که بسطوت جوانی خاک در کاسه سر

پیران ویسه وبه نیزه خطی تنے در ناخن شیران

خیسه میکردند در سمط رهط شدید اللهط سمت

ربط یافته بجانب خراسان روان گشتند

در بیان قلع قلاع قرائی قراقیطاق

بتقدیر قهار ذو العز والبهاء

وَتِلْکَ الْقُریٰ نَقُصُّ عَلَیْکَ مِنْ اَنْبَائِهَا

چون سران طبرستان طنز و بغی اظهار کرده و دهنه

دربند را قلاع ایشان اَرْدَءُ مِنْ دَاءِ الْقِلَاعِ و

قلع آنها مکنون خاطر خورشید شعاع بود اولا بالشکر

انبوه اشعار

مِنَ النَّفَرِ الْعَالِیْنَ فِی السِّلْمِ وَالْوَغیٰ

وَاَهْلِ الْمَعَالِیْ وَالْعَوَالِیْ وَآلِهَا

اِذَا انْزَلُوْا اَخْضَرَ الثَّریٰ مِنْ نُزُوْلِهَا

وَاِنْ نَازَلُوْا اَحْمَرَ الْقَنَا مِنْ نِزَالِهَا

بتدبیر آن گروه سیه مغز سبز چشم زرد گوش

اَشْاَمُ مِنْ اَحْمَرِ عَادٍ پرداخته تیغ کبود دلیران را شعر

اِذَا اَرَادُوا السَّنَا یَا عَارِضًا لَبِسُوْا

مِنَ الْیَقِیْنِ دُرُوْعًا مَا لَهَا زَرَدٌ

بخون ایشان سرخ ساختند و با حدید ابیض و سهم

اسود و رمح اَسْمَرَ عدو اَزْرَقَ الْعَیْنِ اَصْهَبَ السِّبَالِ

اَسُوَدُ الکبِدِ را اَبادَ اللّٰہُ خضرٰاھُم مبتلاے موت

احمر کردند پس جیش گران بسمت آق قوشہ قرقیطاق

برائے تادیب او سمی بیمان گسل بلاکسل کسیلِ

دقاقِ گسیل کردہ امر فرمودند کہ بحکم لا تدخلوا

مِن بابٍ واحِدٍ وادخلوا مِن ابوابٍ متفرّقۃ

عمل نمودہ از دو جانب اورا اشغل من ذاتِ

النحیین مشغول کار رزم و پیکار سازند بعد از ورود

نغایض ابطال جلاوت پیشہ بنقایض جبال

آق قوشہ قاضی آنجا باینکہ بشمخال منسوب و

شمخال با خامہ اجفان عین از عین اطاعت طغراکش

مثال امتثال و فتوی نویس او امر خدیو بیہمال میبود

مصداق رضی الخصمان و ابی القاضی رامتقاضی

گشتہ اجہل من قاضی جبل بارائے ناقص و دماغ

اجوف و عقل لفیف با دولت صحیح الارکان خسرو

بیمثال خصومت مہموز را مضاعف ساختہ بمراد

جہل مرکب استکتاب کتب کتایب و تسوید

کراس کرادیس کردہ اوراق آنرا باوراق کار نوشتہ

مرسّس و اجزاء حد نا شناسی را بشیرازہ غفلت

مُشَزَّز و مُتَرَّس نمودد و ابواب کتاب اختلاف کشود

صَفَّانِ مُختَلِفَانِ حِینَ تَلَاقِیَا ، آتیا بِوَجہِ

مُطَلّقِ اُذ نَاکِحٍ و فی الحال با سیف ماضی

باستقبال پرداخته فاعل شرارت شد لِیَقضِیَ اللّٰہ

اَمراً کَانَ مَفعُولًا و باہمایون دولتے کہ قضا تابع

امر و نہی اوست مسلک جحد و انکار سلوک داشت

خنجر یلان بنفی اعدا چون ہمزۂ استفہام صدر طلب

گشت و از مصادر رمح و سنان افعال خصم افگنی

اشتقاق یافت و اعیان مُعادیان باعلال خدنگ

دلدوز معتل العین گردیدند ۔ ابیات

کَتَبتُ عَلٰی جُسُومِہِم سُطُوراً

غَرَائِبُ حِبرُہُنَّ دَمٌ ہَمُولُ

یَکُونُ جَمِیعُہَا الاعَادِیَ الاعَادِی

وَیَقرَاُہَا عَلَی الحَیِّ القَتِیلُ

قاضی کہ از سطر سرنوشت خود شطرے نخوانده میدان

رزم مشحون باماثل ابطال را مجمع الامثال میدانی

میخواند و جلادتش چو ہست ۔ بیت

اِذَا مَا نَکَحنَا الحَربَ بِالبِیضِ وَالقَنَا

جعلنا المنایا والرماح طلاقها

گردانیدیم مرگہا و نیزہا را طلاق آں حرب

برزبان سیف وسنان سیراند چون خرمن بخت

رامصادف صواعق محرقه وفرق احوال امصادم

صوارم محرقه ولتوت محرقه یافت حسرت کش

یالیتها کانت القاضیة گشته صرف عنان

بنجو قاصیه گریز کرد روزے دیگر که قاضی بیضاوی

آفتاب بتفسیر سوره فجر بر مدرس افاده نشسته

کتاب انوار التنزیل اشعه برکشاده و مدرس

آسمان برائے تبیان آیه واللیل اذا دبر و توضیح

بیان والصبح اذا اسفر کشاف شفق را بردامن

فلق نهاده بحکم قاضی قضا بقصد اداء ما قضی

واستدراک جبر مامضی باخدیو یکه سرادق قدرو

ذیل فخارش درعرصه جهان منصوب ومجرور است

ورایت شوکت احباب واعدایش مرفوع ومکسور

باب استیمان مفتوح ساخت واز لقاء معاوات

ارتقاء بر سُلّم سلم رابمضمون اَسلم تسلم اسلم شمرده

سربلند به تلثیم سُدّه والاشده فی الاحضار والاسفار

من الاسفار الی الاسفار کمثل الحمار یحمل اسفارا

از سفیدی صبح تا سپیدی بعد غروب آفتاب مثل خر گوہر دارد کتابہائے بزرگ

بوسالت سفیران و نوشتهای نامها ۔ سحابی جمع مطیہ ۔ بارش حق شترکلان ۔ بار ہا

بِالْاَسْفَارِ وَالْاَسْفَادِ بامطایائے اَشفار بارکش احمال

احکام ۔ روندہ ۔ راہ ۔ اطاعت ۔ فرمانبرداری

اوامر تقضا بنیاد و سالک مسالک طوع و انقیاد گردید

درمیان چوب زنندہ و سنگ زنندہ

واوسمی خود را از دو طرف بَیْنَ حَاذِفٍ وَقَاذِفٍ

نام قلعہ قریب داغستان

دیدہ در قلعہ قریش کہ در کوہستان پُر درخت بر سر قلہ

کوہ شامخ واقع و طایر کنگرہ نشین و کنگرہ سایہ گزین

چغد ۔ بلندی

قصرش ہم پرواز نسر واقع بود ۔ اشعار

نام ستارہ

عَجُوْزٌ تُرٰی فِیْ صِحَّۃِ الْجِسْمِ کَاعِبًا

پیرزالیست دیدہ شود در صحت جسمانی زن نار پستان

وَلَوْ اُرِّخَتْ کَانَتْ مِنَ الدَّهْرِ اَقْدَمَا

واگر تاریخش نوشتہ شود از زمانہ ہم اقدم باشد

وبکر ہما منہا البعول مخافۃ

وباکرہ ایست کہ دوری اختیار کردہ اند شوہران از وی ہے خوف

فَقَدْ تُرِکَتْ مِنْ کَثْرَۃِ الْمَهْرِ اَیِّمًا

پس دوشیزہ باقی ماندہ از کثرت مہر زن بے شوہر شدہ

مُتَحَصِّن گشتہ از بیم تیغ آبدار یلان رخت بقلۂ قاف

قلعہ بلند

سَاٰوِیْ اِلٰی جَبَلٍ یَعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَاءِ کشیدہ بود

پناہ خواہم گرفت بکوہ نگاہ داشت مرا از آب

چون آن حصار بیک راہ تنگ انحصار داشت کہ

قلعہ

از ضیق ممر و التفاف شجر عبور از آن بر بر پیک

تنگی ۔ راہ ۔ درہم پیچیدگی ۔ زمین خشکی

اندیشہ دشوار بود تا بمرور سوار چہ رسد یلان فتاک

گذرندہ ۔ دلیر و جری

و دلیران ہتاک غشمشم یَغْشَی الشَّجَرَ درمیان

پشتہ ۔ درہ ۔ ای سیل وحت کہ می پوشد درخت را

اغیال جنگل و شعاب کثیر الدغل بعزم قمع اعدای

درختان انبوہ ۔ درہ کوہ و شعبہ در کوہ ۔ درختان انبوہ و تخیف

دغل وَاِنْ کَانَ اَصْحٰبُ الْاَیْکَۃِ لَظٰلِمِیْنَ تشمیر

مکاروفساد ۔ و حال آنکہ ہست کردند قوم شعیب و صاحبان غیشہ ۔ ظالم ۔ دامن چیدن

ذیل تهور کرده کاربند کارزار شدید برفراز آن قلعه

سدید شدند ضویق البلد و فویق الجلد و

احاط الرجال بارجائه ورجمت بشهب

النصال شیاطین الضلال فی سمائه وتوحل

دونه الناس وتعجل نحوه الباس والحجارة

بالحجارة تنفض وانحدر الجدار یرید ان

ینقض واتصل خروج الروح لجراح المجروح و

دام اقتراح الروح باقتراح القروح وشغلت

الرقاب تواضی القواضب وحملت احمال التواکیل

علی المناکب وضربت بمباضع بواضع الضوارب

مضارب المردة وتعاوت اسود العادیه

کعادتهم علی اولئک القردة حتی خرج سوار

السور من یدهم ولم یبق ثبات الرجل

علی احدهم سد قرار او سمی از تهاجم آن

فوج کیوان اوج وتلاطم آن بحر جهان آشوب

آهنین موج صفت قد بلغ السیل الزبی

پذیرفته منخرم وآتش اضطرارش مضطرم گشت و

شورش وسوزش بر دل پرشورش افتاده بود وگر

دران محال بخیالات محال مجال محال نیافت و
بهمراهی اعوان و کواک طریق و کوکه پیش گرفته روے
بتافت و از راه بلادت آوار آوارگی گزیده و آوار
نارِ فساد او از آب شمشیر انطفا گرفت و عموم اکریه
بلکز تادیب دست فرسودِ خذلان و مذارع و
مزارع ایشان پامال مذارع حصائن یلان گشته
حصانات و عورات که در احصان و عورات جبال
احتصان داشتند بمعرض اسر در آمده فروج آن ملک
مکشوف سیف ذکر و ایام برزن و مرد ایشان مذکر

گردید و قراے قراقیطاق با بیوت اصارم بنایره
صارم احراق و باقی مواطن آن گروه بمملکت ملکت
خدیو عیداق انطباق یافت و بمزرع خشم و مقمع
قهر خداے منان کل یوم هو فی شان شانه شان
شانی شکسته شد و دران بلاد ابلادِ فتلک بیوتهم
خاویةً بما ظلموا بوقوع پیوست و طئت جباهم
بقوایم الذهم و دهیت اماکنهم بهجوم
الدهماء و الذهم و ما وجد وا فیها عونا و
غوثا و ترکوا دارهم حوثا بوثا و حار وا

نی دوایر المذلہ خاشعۃً ابصارہم ترہقہم

دردائرہا ئے مذلت و خواری ذلیل۔ چشمہائے شان فرو می پوشد

ذِلّۃٌ وجلوا من الوجل عن الوطن والمقام الانیس

ذلت دترک وطن کردند از خوف بیرون آمدند از وطن خود و مقام خود آیا فت

اللہ بعزیز ذی انتقام بعد ازانکہ بحکم شاہنشاہ

لم یزل ییسا قچی آذار از غصون اشجار بازار و

ایذائے مَن عصا عصا بر گرفت و اسباط شباط

بسیاط سطوات نیسان نے سان بر خود بلرزید

واز عدوے خیرہ سرِدے لفر جنود ایار آثار سردی

وساز و برگ رفت اَخَذَتِ الارضُ زُخرُفَہا

گرفت زمین جمعیت خود را

خدیو گیتی ستان دران نواحی لقبض و بسط امور و

بست و گشاد مہام داغستان پرداختند تابستان

غایت

تابستان راگل سوری سورت گرما بستان افروز

زینت دہ بوستان گردید

گشتہ و داغستان زار و نزار شد و قلعہ ہائے

نام مقام واین استعارہ

قلہ ہائے گلبن یعنی غنچہ ہائے گل آتشین بتطاول

شکر آب بمثابہ خاک اوطان عداۃ طاغی بباد

رفت و بمقتضائے فصل ایلول و تشرین آب و

رنگ نسترن و نسرین مانند خزانہ وعتاد عتات

باغی از باغ و راغ بتاراج خزان در آمد و موسم

ساز و سامان

رکن و کانون رسید ثقل نقل و انتقال اثقل من الکانون

گران تر از کانون

شد در ابتدائے کانون الاول ثانی زمام عزیمت گشته

از ممالک طغاة البغی الله الآخر خارج در بند را

قرارگاه جیش زاخر ساختند رجع بعکس اعدا ام

الاعداء المکار من المکر کالمکسور وانتقل

الی اهله مسرورا بالیمن والحبور وازان مکان

خاص فولاد خان را بدستور سابق بشمخالی داغستان

و سرخائے خان را بحکومت غازی قموق منصوب

ساخته ایشان نیز از خدمت و الاحمق من

المهوره باحدی خدمتیها او من المهوره

من نعم ابیهما مرهون نعم و ممنون کرم بجانب

مقصد شتافتند ٭

در بیان قتل نادر شاه با اولاد و عقاب

لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب

بر دقیق طبعان دقیقه رس و آفتاب ضمیران

صبح نفس ظاهر است که انوار جمال قادر ذوالجلال

در مقامی که پرتو ظهور اندازد ذره ناچیز را جلوه

خورشیدی و گدای محتاج را رتبه جمشیدی و قطره

دریا را شرب عمانی و نمله بیقدر را شوکت سلیمانی

بخشد۔ بیت

بموری دہد مالش درندہ شیر — کند پشہ بر پیل جنگی دلیر

بعد ازآنکہ بفحوای اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغیٰ اَنْ رَّاٰہُ

اسْتَغْنیٰ نفس مجبول بشر بشر بسر شر عتو و

عصیان آمدہ پا برفراز طغیہ طغیان و عدوہ عدوان

و نجوہ جفوہ و بجوہ نخوۃ و قنن فتن گذارد

صرصر قہر قہرمان جلالش ورق گردان دفتر کرم

و برگ ریز بہارستان نعم گشتہ غرفہ دماغ

نمرود را بہوای جنبش بال پشہ نحیفی منہدم گرداند

و اساس فرّ و عون فرعون را باشارۂ چوب خشکی

باب رسانداً بابیل را باپیل ابرہہ بمعارضت

برانگیزد و تخت بخت بخت نصر را اوہن

مِنْ بَیْتِ الْعَنْکَبُوْتِ ارہم فرو ریزد ضحاک

را بار جزای عمل بردوش نہد و ارکان شداد

شدّاد را بعواصف مساخط دریکدم بباد دہد

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا

بِاَنْفُسِھِمْ در استرداد عطای نعمت ایشانرا

نیست مہمل وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَاءٍ کَالْمُہْلِ

نادر شاه اگرچه در مبادی حال از راهِ دلسوزی
عباد گذُبالةِ السراج تضیئ ما حولها و
تحرق نفسها خود را رشتهٔ پرپیچ و تاب
محن ساخت و فانوس آسا یکتا جامه تن تنها
بهواداری شمع سلطنت پرداخت و اهالی ایران
هم آن مصباح شب افروز را مقتبس از نورِ
الٰهی دانسته پروانه وار بگردش میگشتند و
الطیش من فراشةٍ خویش را برایش بر آتش
زده پروانه میکردند عاقبت خدیوکی فرکیفر

خدمت را بکفران ادا کرده قسط را مبدل بقسوط
واز مصعدِ انّ اللّٰه یحبّ المقسطین بمهبطِ واما
القاسطون سقوط کرده با قاطبهٔ قاطنین اقطار
و وجوه اقطاب و وجوه قاطبه پیش آورده هر چند
کشاخ شخ سرمی صاحب قرانی را بر آسمان سود اما
چه سود از مضمون کن صاحب قرانِ وقت
تکن که صاحب قرانِ غافل ماند واگرچه
مدتی در ممالک خداداد داد داد و داد ولکن بالمآل
اجفی من الدهر و اجور من حاکم سدوم

وَ اَظلَمُ مِنَ الجُلمُودِ وَ اَشَدُّ مِنَ الشَّدَّاد

شده شاخسارِ شوکتش شوکِ خسار بار آورد واگرچه

از نقش پذیرفتگان سکهٔ ہذا با طلاً و ظاہر آرایان

ھِیَ الخَمرُ تُکنٰی الطِّلاءَ یعنی طلای احمر قنطارِ ہا

بقنطرِ جمع آورد امّا در خاتمهٔ کار دین و

دنیای خود را بدان فروخت و ہر چند نقودِ بیشمار

دُرخشان تر از اختران بی اندیشهٔ روز شمار

اختران نمود آخر الامر به نسیه و نسیان و نسی شکر

اِنَّمَا النَّسِیُٔ زِیَادَةٌ فِی الکُفرِ از کف رہا کرد و میانهٔ

او و اہلِ ایران لوازمِ تنافر و تناقر متآلف و متعانق

و وسائلِ تباعد و تجانب متقارب و متلاحق آمده

بعضی مستوحشاتِ ذُنابهٔ آن تنکّرات و ذوابهٔ

آن تنفّرات گشت و این معنی مستتبعِ ذہاب

زہابِ رونقِ مملکت و مستردفِ نضوبِ ماءِ نمارِ

سلطنت گردید توضیحِ این مدّعا و تفصیلِ این ادّعا

آنکه جناب نادری در مستأنفاتِ ایّام و مستطرفاتِ

اعوام که سرزمینِ گلشنِ ایران پامالِ ہجومِ سبزهٔ

بیگانه شده به یگانه بیهالِ اتّکاد اتّکال نموده

حشیش خسیس خودروی آن چمن را و البستان کلّہ

کرفس باعانتِ بستقان بستان قضا البطش

من دو سر مانند دو سر یکسر باداس پاداش عمل یعنی

مِحصال مَحصل بدروید از ہر جا گیاہی فاسد سر برزد

آن را سر زدہ عُلقۂ شمشیر ساخت و باغ دہر را بدہر

سیاست نمونۂ غیوی باغ و گا عاد نمودہ از شوک

غضاہ شوکت عصاۃ بپرداخت و بعد از ضبط

ممالک آفتاب آسا بجہانگیری تیغ نبرد آخت

و ستیم ستم را بہ نشتر رمح از عروق دہر شتیم دفع کرد

و باگز لک صفائح نقش صفائق از صفائح ملک

سند و ہند و سند و توران و خوارزم را بصرف

ہمتِ تصرف کردہ بساطِ عدالت گسترد و در

تنظیم مشتتات و مبددات و در تقویمِ موّات

و مشردات و رفع امور ذوی نزل از شریف و

بذل نقد اوقات گرانمایہ بذل کرد انّہ لقول

فصل و ما ہو بالہزل و از یمن جدود حدود

حدودِ اقالیم را از خراشِ اظفارِ قوی دستی خصم

زمین یمین و جہاز ار شک وادی ایمن گردانید

فذلکک فی مریة انه الحق صفقای التفاتش برمصاقع

حال ضعفا تا بآن زمان تابان وتاب آن مہر انور

بر پست وبلند نور افشان ودست ودلش باعطا وتیر

تدبیرش بخطا می بود وباعامۂ ہواشات حسن مماشات

مرعی میداشت بعد ازانکہ از سفر داغستان برگشت

برگ شئامت برگشت احوالش پدید آمده نہال

اقبالش از برگشت اقبال بے برگشت وفخت بدر

بخشش رو باختلاط نہاد وعواقب وآذلال او منجر

بضلال گشته بر اذلال خویش استدراج یافت

امور الله جاریة علی اذلالها واساس برہان مماس

برمان او چون طاق کسری پذیرفت اوبر

غریزه واقبل ہریره وازفرط تخبط وتخبط سلوک

حسن سلوک راگسیخته بے اجتناب اجتباب و

اجتثاث اشجار اعمار بے گناہان را پیرایش

گلزار دولت واختثاث خود شمرد وبذیل تنزیل

کلوا مما فی الارض حلالا تمسک جسته

تعدی را لازم ومال ودماء مظلومان را برنفس

ظالم حلال چون شیر مادر بظالم دانست وبراذخار

طعامِ دنیوی حریص تر از تشنه بر خریص گشته

معارک زر را بمخازنِ سیم و اماکنِ مضاربه را

بمکانِ مضاربه بقوضا بقوضِ معاوضه زد و

روشِ و رفتارِ چرخِ جافی را شیوه نموده باسپهر

قوی دستِ مکار ستمگار انبازی در خرگاهِ جهان

مانند فلک کودن نوازی پیش گرفت و عالم را

از ظلمِ ظلم بر چشمِ ترک و تاژیک تاریک کرده

آبِ باریک معاشِ شان را باریگ آمیخت و

بهر صیغت ضیعت صنعت اهلِ هنر را معاونت

قضا قصارای زای معوج ساخت هر کاتب

زرتی کاتب زرتی شد و هر عقرب طبیعتی

مار دفتر گشت و هر ملاذی ملاذ و هر غریبی عزیز

گردید و هر فاسقی فاجر و هر فاجری فاخر آمد

ضبابه صبابه ضنانه ضیابه صبابه فضائی

درونش را فرو گرفت و قاری پیر فلک سوره

سورتِ حرص بگوش جانش برخواند و آز

بسیار نه اندک برمزاجش طاری شد و سامان

دولت را که پهلو بر خرمن ماه میزد چون خرمن کاه

بر باد داد و لذت داد را هم چاشنی طعم علقم شمرده
خون قانی ضعفا را از هر سو چون آب بخاک
ریخت و به نیش گزندگی بال اصحاب شان
را نمونه شان انگبین و خانه زنبور گرد و از افراس
و اخیال آنچه بخیالش در آمد اصب الیهن بر
آنها بر خوانده و از وعید انما توعدون لات
اغماض و اغضا نمود و برای فلسی بالغ نظران
را ماهی آسا بشبکه اضطراب انداخت و در حقیقت
پا برایاغ دولت خود زد البغی یسلب النعمة

والظلم یجلب النقمة و چون آفتاب عمرش بر
دیوار آمده بود دیو وار کج اندیشی پیشه کردان
الهوی شراک العمی و لجوا صف اعتساف
وانتساف چراغ دودمانها را انطفا و انتفا
داده آتش بیداد بر افروخت کلا انها لظی نزاعة
للشوی بالآخره شراره از آن آتش دوزخ شرر
و برق بلا تندر بر بید هستی و سرای بید دولتش
افتاد و ظلم بیحدش منتج سآمت و شآمت و
شامت رخسار شهامت گردید خسائس خصائل

قوت و شوکت و بزرگی

وخسائل خصایص اخلاقش باخلافش نیز سرایت
وسرّ آیت فجعلنا هم سلفا ومثلا للآخرین
هویدا گشت گویا دولتش ونیتش شریکی عنان
ورضیعی لبان وعقیقی رهان وحلیفی صبا بودند
تا باهل ایران قلب را دل ودل را قلب
ساخت اساس دولت را بدست دولت
برانداخت سکندر شکوهی که در آئینه پیشانی
نقش خائنة الاعین وما تخفی الصدور
میدید مانند چراغ زیر پای خود ندیدی و

دارا درایتی که از حدت ذهن وجدت فطنت
وطبع حدث از حدیث حوادث حدیث وقدیم
خبر میداد واسرار سرائر از اسرار واسار ثیر دری
یافت ودرک بدیهیات نکردی یگانهٔ که ثانی
اثنینِ عقل اول بودی وبعقل عقیله کشف
عواقیل امور ودفع عراقیل دهور نمودی چنان
در عقال حیرت اعتقال یافت که حسن مآل
از سوء ختام باز نشناخت وهوشیاری که از
نهایت نُهیه عویصات مسائل ملکی را روان

بسیاری ۱۲

چو آب سائل جواب بسائل وادی تجدی شگفت

دماغ شد که از غلبهٔ مسّ مس مسمسیه امور نمیکرد

و لمم لمم کرا الجنون فنون روز بروز تجعّدی یافت

تا بسان مجانین مجانا بی محابا سر رشتهٔ دولت

از دست داد و از طبع حرون بر توسن طالع حمارة

القدم زد اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اِزَالَةَ نِعْمَةٍ

عَبْدٍ کَانَ اَوَّلُ مَا یُغَیِّرُ عَقْلُهٗ وَ اَشَدُّ شَیْئٍ

عَلَیْهِ فَقْدُهٗ ایرانیاں کہ اورا آیہٴ رحمت انگاشته

و بر صفحهٔ دل نقش محبتش را نگاشته و نهال

ولایش را در زمینِ جان کاشته بر تمنّای اجتنار

میوهٔ مراد پیوسته بدو دست دعا از چشمهٔ سار

چشم آبیاری ریاض دولتش کرده بانتظار

بهار آن گلزار نزهت آثار شگوفه وار دیده

سفید نموده بودند آخر از احراز مدّعا حرمان

گزیده بخارِ مغیلان برخوردند و زهر گیاه و حنظل

بجای برخوردند وَقَعُوْا فِیْ عَنَاءٍ وَ شَرٍّ

طَمَعُوْا الْخَیْرَ اَنْ یَنَالُوْهُ فَاَصَابُوْا سَلَعًا وَ قَارًا

زمانِ خلافتش نخلِ آفت شد و ایامِ پادشاهیش

مع آفت و مخافت عهد مناعتش مهد متاعب

آمد و مهد راحتش مهاد مصائب و مصاعب شعر

لَيْسَ الْبَلِيَّةُ فِيْ اَيَّامِنَا عَجَبًا ۔ اِنَّ السَّلَامَةَ فِيْهَا اَعْجَبُ الْعَجَبِ

نیست مصیبت در زمان ما عجیب سلامتی البتہ درین زمان عجیب تر است ۱۲

از جملهٔ مخترعات شیمهٔ نادرهٔ کارش اینکه بمدلول

لَا يَنْبَغِيْ لِلْمَلِكِ اَنْ يَّجْرِيَ عَلٰى لِسَانِهٖ عَدَدٌ

بادشاہ سزاوار نیست کہ کم از ہزار عددے بر زبان راند

اَقَلُّ مِنْ اَلْفٍ اختراع الف کرده هر لک را

که پنجهزار تومان ایران باشد یک الف نامیده

مِنَ الْمَغْرِبِ اِلَى الْمَغْرِبِ و از ابتدای مجلس

تا انتها چون الف ابتدا و انتها ابتدا و نهای

حرف اول ابجد لطف ست در اول و آخر ہر دو لفظ الف است ۱۲

سخنش جز بذکر الف الف نبود و بمقالید اغالیط

ابواب الوف کشاده داشت و دکاکین تعدیش

را رواج و رونقی در کار پدید آمد سعات بے

سعادت در بازار مردم آزاری بارگشای متاع

متاع سعایت و باسدی و لحمهٔ سود نیت

و حابل و نابل قبح سریرت نساج منمنم نمیمت

و وشی و شایت شدند ۔ شعر

كُدُوْدُ كُدُوْدِ الْقَزِّ يَنْسِجُ دَائِمًا

وَيَهْلِكُ غَمًّا وَسْطَ مَا هُوَ نَاسِجُه

درمیان آن چیز کہ بافندهٔ اوست ۱۲

وافتراپیشگان بلطیفه المفتری لا یذوق

البُرُودَ سرما از گرما باز نشناخته لا ینقطع

بمقراض بی اندامی باندام هرکس پوستین افترا

می بریدند واو نیز امر تا تمام نمام را در محکمهٔ محکمه

عدالت بنی مرسل و حجج داحضه واقوال متناقضه

اش راکه حاکی از مضمون اِنْ هٰذَا اِلَّا اِفْکٌ

افتری بود وحی منزل و دساتیر مجعوله واساطیر

مجهوله اش راکه تزقین هٰذا بُهْتَانٌ عَظِیمٌ یافته

بود بسجل قاضی قضا مُسَجَّل دانسته تهمت

زدگان را فِی سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا

مکبّل می ساختند - شعر

مَا یَبُوحُ الدَّهْرُ یَتْلُو اُحْجِیَةً کَذِبًا

عَمْیَاءَ لَیْسَ لَهَا وَجْدٌ وَعَیْنَانِ

لَهَا شَهِیدَانِ مِنْ زُوْرٍ وَکَاتِبُهَا

هِیَ ابْنُ بَغْیٍ وَمَجْنُونُ بْنُ شَیْطَانِ

وهریک از مُفْتَرَیٰ عَلَیْهِمْ که به تهدیدات

لَأُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ مِنْ خِلَافٍ

فی الفور مفتریات خلاف مفتری را بصمت

وسکوت یعنی اقرِ صامت را اذغان و تسلیم نمیکرد
عرضهٔ تصلیم شده انکار مُؤدّی مؤدّی بفسادی بد تر دهر
حرفش بر الفِ الف نقطهٔ صفری دیگر میگشت و
از غایت غشم و خشم امر بجسم یدو خشم الف و صلم اذن
و قلع چشم و امثال و گشم و امثال آن مینمود و ترکیبی
که هیولای آن صورت درستی از فحوای کـ عینین و
لسانا و شفتین داشت باقی نمیگذاشتند و دهن فم
و اهرق دمه و هرکس که در تخلیق افترا یا تصدیق مفتری
و در زیر دندان دندنه میکرد و یا برای استشهاد یا استدعا

واسئلِ القریةَ التی کنّا فیها لب میگشاد گرفتار
نقف و دمق و صلب و دمغ ساخته سباسب
سیاست و عقبات عقوبت را بر او طی میکردند
تا آن بیگناهان نیز از راه اقتسار و اعتسار جانب
ظلم را به تعنت تعیت و انتصار نموده به تلفیق
ملفقات و تلقیف ملقفات و اجترا مصداق
عند النوی یکذبک الصادق برای هر بیوا
غرس نوای صد گونه افترا میکرد و لا جرم در زیر
فلک از جرم آفتاب جرم بر فلک اسناد میداد

ولابد بضرب چوب بر فلک محنت در افترار ابرای خوب و بد

بد و صد گونه شاخ و برگ می آراست و فقیر عریان

اَفْقَرُ مِنَ الْعُرْیَانِ وَ اَفْلَسُ مِنِ ابْنِ مُذَلِّقٍ که از

افلاس الف آسا نقطهٔ فلسی نداشت آلافِ الوف

باسم او حواله میشد اگر بایلام اسواط و عذبات عذاب بیم

دیناری حصول و صول نیافته از ماء عذب زندگی

دست می شست و از شکنجه و تعذیب اعض

به الکلالیب اعذاب و تعذیب همی جست

و بجای همیان علین همیان عین بر روی ظهور آورده

بالهبات لهیات نقد جان می سپرد معهذا اهل و

عیالش روی خلاص ندیده جایع و مغلول لو یحق

و د هیق مقید و مغلول گشته سلسلهٔ افترار المعنعن

بجار و جار مجله و محله بشهر میر سانیدند شعر

کُلٌّ مِنَ الْخَلْقِ یُمَا کُدُ مُسُهُ یَتَمَنَّی حُرْقَ الْکُدَاسِ الْاُمَمِ

و گماشتگان دیوان مجض آن استادِ بی استاد در

کوچه و برزن برزن و مردی که مصادف میگشتند

در آویخته ایشان را در سر اسواق بدون دست آویز

از پا آویخته زر مطالبت میکردند و جبار و جبار از

باجبار آن قوم جبّار و ختّار و از فرطِ تعدّی تغذّی

و تغذّی از لختِ جگر مینمودند و کبار و صغار او اکثار

صغار از تعشّی و تغشّی حرمان گزین مینمودند و سرِ تن

ضالّ مضلّ را در ما اهمّ الله بثالثة الاثافی

سه پایهٔ اوجاق آسمان شان بل چار رکن ایوان

دولت مثلّث بنیان و مصدّق کار و کردار و قائم

وجعلناهم ائمّة یدعون الی النّار ساخته

باشارهٔ فمن تبعنی فانّه منّی پیرامون حریم حضور

باز داشته بود که باطرافِ حق حقائق پیش آورده

آنچه نه صفت بصفت داشتی فی الحال بتزیین

آن پرداخته بنطاق تنطّق و ما ینطق عن الهوی

ان هو الّا وحیٌ یوحی تنطّق و بلوحت و ملاحت

او امر امرٌ من المرء والاحیش بی آلایش ارتباک

وارتیاب تمطّق میکردند واتّبعوا مالم ینزّل به

سلطاناً و بنابر قولِ راست معرّی از کم و کاست

که معرّی راست. شعر

اذا صدق الجدُّ افتری العمّ للفتی

مکارم لا تخفی وان کذب الخال

اقوال و افعال او را ممدوح و محمود و صلوٰۃ از ایجاز

والہام ربِّ وَدُود بازنمودند۔

کذٰلک زُیِّنَ لِفرعونَ سُوْءُ عَمَلِہٖ

وَزُیِّنَ لِلْمُسْرِفِیْنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

وا ینمعنی بہ تسویل آن سہ نسناس خدانشناس

قَطَعَ اللّٰہُ نَسْنَاسَہُمْ در ضمیر او بحدی ملکہ راسخہ

گشت کہ در ہیچ امر گرد حُجُبِ حُجَجْ و تحقیق نمے

گشت و آنچہ بر خاطرش خطور و بر لسانش جریان

می یافت ہمہ تنزیل حق و وحی مطلق دانستہ

تجسس و تحسس و تجسس روا نمیداشت لیس

الْمَوْلٰی وَلَبِئْسَ الْعَشِیْرُ و در ہنگام محاسبہ عمال و یوم

یَقُوْمُ الْحِسَابُ او قار عمل عُدُول را عشر عشیر عدل

عدالت خود سنجیدی و با اینہمہ بحساب بحیاب

قسطاس تمیز خود را اعدل من میزان دانستی و مکررا

نوشیروان را بالطعن اعتساف مطعون و سخن را

مُردف باین مضمون ساختی کہ شعر

یَا اَیُّہَا السَّائِلُ عَنْ مَنْ ہَبِیْ

لِیُقْتَدیٰ فِیْہِ بِمِنْہَا جِیْ

مَنَاهِجِ الْعَدْلِ وَقَمْعِ الْهَوٰى

فَهَلْ لِمِنْهَاجِي مِنْهَاجٌ ؟ ؟

وهر گاه در امری از کثیر و یسیر و عسیر و یسیر استعجاب

واستغراب میکردند نزدیکان وَاُتْبِعُوا

فِي هٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ

الْمَرْفُودُ بتصدیقات بلا تصور و رفع تردد او نموده

وقعت جرم را جزم میساختند. شعر

إِنِّي أَرَى صَاحِبَ السُّلْطَانِ فِي ظُلَمٍ

مَا مِثْلُهُنَّ إِذَا قَاسَ الْفَتَى الظُّلَمُ

فَجُمْعَتُهُ تَعَبٌ وَالنَّفْسُ خَائِفَةٌ

وَعِرْضُهُ عُرْضَةٌ وَالدِّينُ مُنْثَلِمٌ

صادرات بمناسبت مقام از واردات طبع ایراد

میشود که صُحْبَةُ السَّلَاطِينِ تَسْحَبُ بَعْضُهَا

بِالسَّلَامَةِ وَبَعْضُهَا بِالنَّدَامَةِ فَرُبَّ

قُرْبٍ قَرَّبَ مِنَ السُّرُورِ وَبُعْدٍ عَنِ الشُّرُورِ

هُوَ بَابُ الْمَحَبَّةِ وَسَبَبُ الذُّلِّ وَمَجَرُّ الْبَلَاءِ

وَدُرَّةُ الرَّحْمَةِ وَالْغِنَاءُ الْجَاذِبُ وَالرَّوْحُ الْأَرِجُ

وَالْجُنَّةُ الْحَامِيَةُ وَيُعْلِي لَكَ الْأَخْطَارَ وَكَمْ مِنْ

تقرب تقربت و تفرت منه الطباع و
للطباع والطبایع اطباع وهو باب المجنسة و
سبب الذل و بن البلاء و دوة الزحمة
والعناء الحادث والریح الدافح والحیة الحامیة
و یغلی ان الاخطار در عهد بی زنهار او زنهار و عهد
یکباره کناره گزید یصادون الناس بالفواقع
والبواقع از بیم دارائی بی مدارائی او مردم خواب
آسایش در خواب نمیدیدند تتجافی جنوبهم
عن المضاجع گرد نفرازان قوی دست را اثر

برای درهمی دست و گردن درهم می بستند و انیاب
قوم و طلائع ثنایا را اضراس طواحین از برای
دانهٔ درهم می شکستند گوهرهای اسنان در درج
دهن اطفال خورد سال و پیران سال خورده خورد
میکردند و اکسیهٔ اکسون و پرنیان را از بر تبان بر
آوردند تجبای عالیجناب را اصیل و اصیلان را
کلکل تجیبات میساختند سیمبران پاکنژاد را
بسبب دانگی لجین بر لجین می آغشتند و دلبران
چینی نژاد را بتهمت زلف خطا از گیسو می آویختند

و پریوشان را باد عائی مال دیوان بدیوان دیوانه خو
می سپردند و خوبانِ سیمتن را که چون نُقره فام بودند
پوست از تن باز میکردند خورشید طلعتان را به بهانه
زرداری مانند آفتاب بر فلک میکشیدند از بیم
همنامی طلا طلا در دامنِ دشت نگشتی و از خوف
هم اسمی نُقره نقره در بساط زمین پدید نگشتی بعلت
نام مرجان مرجان در صحرا نیارستی رُست لاله
عباسی از مواخذه شاهی در هیچ گل زمین سبز
نتوانستی شد زرافات ناس را زر آفات محنت

فزائی و نقض و ناض نضناض جانگزائی گشت
وریش و آرایش علت ریش دلها آمد کمائیذ بج
الطائوس من اجلِ ریشه ناز پروردگانی که از
بالش پر نالش کرده از فراشِ عنین عنین و به بستر
نسترن تمین بودند از فرشِ خارا بر فرش خار آرمیدند
و نازک اندامانی که بالین بالین را از نازِ حسن
خشنِ حش کرده در نهالی کمخواب کمخواب ملنمودند
همبستر سمندر گشته خاکستر و خاک ستر پوش
تن ساختند یاسمن مویانی که بجُز صدره صدره

سینه بر سینهٔ خوبان بهشت میزدند در مصادره برای

خورده زر چون گل سینه چاک زدند گل خانی

که از نزاکت طبع رائحهٔ گل و طیب سنبل بر دماغ‌شان

میخورد عارض لالهٔ زنگ را بضرب طپانچهٔ نیلوفری

و بنفشهٔ فام دیدند سبزان نمکین با تمکین که خال

ملیح و دهان شکرفشان شور ایک و بنگاله را در

حوزهٔ تملک داشت بثمن بخس بگردهٔ نحس اهل حبا

بهم مبیع شدند و بنین و بناتی که از پیش بالغ

پنجه یا نغ و المبالغ عنبغب و قراقرم خال و

چین زلف و ماچین رخسار و ملک یغمای غمزه و شهر

سبز خط و سمرقند دهان و ممالک توران را در حیطهٔ تمکین

و از لعل لب کان بدخشان را در زیر نگین داشتند

مسخر مسخرهٔ مسخ روی اوزبک و ترکمان گشتند

از هر سو دلبری با چهرهٔ فروخته خریده گشتی و در هر جانب

خریده فروخته شدی از بیع و شراء زهره جبینان بازار

مشتری رواج یافت و از تقاضای لیل و نهار

ظلمت و نور با یکدیگر ازدواج و اختر من شکله ازواج

جمعی که از تدلل سر بر فلک میسودند از تذلل پا بر فلک

دیدند و مردمی که چون مردم دیده روشناس روشن

اساس و جهان دیده بودند برنگ میل سرمه بر خاک

تیره نشستند و گروهی که در پیش گوهر حصاتشان

گوهر با حصاة برابر و در مقیاس مقباس فروغ

انظارشان حجر هم سنگ حجر بود سبک از میزان

اعتبار افتادند و زمره که دائما قطب رحای راحت

و رخا بودند مقطوع الرجا شده سنگ زیرین طواحین

طواعج گشتند آزاده که تارکش د تارکش جمجمیدی

صبح نازکش بارکش نازکش نگشتی عبد تحت شدائد

شد و مبارزی که ابا عن جد جد جد جلال

را ضیغم بارز بودی در مکمن گمنامی الکمن من جد جلال

آمد بها دران جلادت نهاد که قوس حاجب و صمصام

عمرو در دست تهور شان منبض ترانی و مخراق

لاعب بودی محجن محن گشته از کشاکش جور

مانند کمان گوشه نشین و بسان تیغ مجرد و تجرد

گزین گرویدند و شکائک شاک السلاحی که در

شبابیک دروع اشواک شوکتشان کالاسد

الشابک سهام ترک و رماح عرب و مزاریق هند

وز آناتِ دیلم و نُصُول رُوس را رونق بازار اشتهار
می شکست مانند سیف مُقرَّب و صمصام مُخلَّف
سر بگریبانِ نا امیدی کشیدند نیزه ورانِ رامح
منقبت اعزل شدند و خنجر گذارانِ مُلاعبِ الرماح
اَضَلَّ مِنْ سِنان آمدند دلیرانی که از قُحُوفِ دشمن
اقتحافِ قِحافِ عشرت کرده می نوشین می نوشیدند
عاقبت ساقیِ ذُو الخمارِ دهر خوناب زهر در کاسهٔ ایشان
کرده جام ستم را تا خطِ جور بر ایشان پیمود دلیرانی که
لیوثِ غابات غایات بسالت بودند بسالت

از چرخِ پلنگ خو یافتند لشکریانی که بموجب
و مُواجب با مُشتی خشکار همیشه دل خوشکار میکردند
بجدی از زندگی سیر شدند که نزد راکب و راجلِ اجل
اَجَلِّ مواهب مینمود و رعاة و رعایا که در شدت
و رخوت و بیم و آرمیت مُساعد و مُعاضدِ دولت
بودند بنوعی لفرت گزیدند که پیوسته از واهب
بی منّت با منیت منیّت می جستند از جذبات
جفای دهر اشراف و اَدُوان بمُلمّات و مُرمّات
افتادند و قحوافی وادی جدبِ آفات و متالف

وازگردشِ چرخِ تیر پیر چرخ کشان وتیر زنان

آرزومند پشت چرخ پیرزنان شدند رَضُوا

بانْ یَکُونُوا مَعَ الْخَوالِفِ به تخلیطِ وُشات از

مَعرُوشات ومفروشات بامَعرُوشات واز

ثیابِ مُوَشّیٰ تادواب ومَواشی واز لباس خز

تاپلاس خر واز دیبا ودبیقی تا دابوق ودباغه

برفردی باقی نمانده مفاد وما یَمْلِکُونَ مِنْ قِطْمِیرٍ

دربارهٔ صغیر وکبیر پیرایهٔ صدق پذیرفت جامهٔ

خُلقان در خَلقان واثوابِ مُردم در مَردم نایافت

شد تا بزرباف چه رسد ایادی از ایادی دور شد

وآبادی از دور مهجور یُمن ویسار از یمین ویسار

روی تافت وسرمایه وسود زیان از هر سو زیان

یافت ارباب صنائع که بسوق تسوق تشوق

می جستند معامله را بزور برور بازار قیامت گذاشتند

وگروه بازاری بآزاری از منافع ایام دولتش بدرها

دست برداشتند تجار بحار وبرار بقفر وعرار فقر و

عُرار رخت کشیدند ومستوثقین مستولقین ومقربین

مقترنین فی الاصفاد گردیدند باآنکه شاه راعی ورعیت

شناة روزان و شبان قشبان باید کز حال رمه
آگاه باشد او بر خلاف این معنی مراعی مراعی خویش
نگشته ذیابی که کهنه گرگ انفد و عمل بودند ممالک
گرا از زبان طعن را چون دندان گراز در آز
بر خود دراز کرده و از قتل رعیت و رعایت کفار
که موجب معموری بلاد و امصار بود اغضا نموده
قتل رعیت در رعایت کفار را نصب العین ضمیر
ساخت شعر

کالعین لا تبصر ما حولها
ولحظها یدرک ما یبعد

جانب اجانب را منظور داشته فحوای کم من مسلم مسلم و کم
من کافر فیما مسلم بظهور آورده گروه فلاح و اهل فلاحت
روی فلاح را ترک گفته از جور کافر گشته و کافران اسلام کیش
کفور در مکارب کروب از بزوغ الی کروب بذر افشان سرشک
حسرت گردیدند تا از جور ظالمان بیباک مزارع از قصامه
و قصاره و نسافه و عصافه پاک گشته فجعلهم کعصف
ماکول پذیرفت و حاصل معنی رب زارع حاصد
سواد بحصول پیوست و املاک ملاک با تراب
بارات تساوی جست و تری الارض هامدة

وکوهستانات نزه چون قلوب خایده از نزهت بری
گشته نزهٔ الفلات شده وتری الجبال تحسبها
جامدة وباغات وبساتین مشجر باعناب وتین
بنار او ابد صریم گشت و روزگار دولت نماینده
فاصبحت کالصریم در عصر سلطنتش مصداق والعصر
ان الانسان لفی خسر برکافهٔ ناس وضوح یافت
وخاص وعام ساکن مساکن مسکنت گشتند وعموم
بریه به بریه غموم افتادند ونیک وبد از دار غصه
سر بدار غصه فکرت نهادند شیوخ از سنوح سوانح

وسنوح فوادح بحدی قالب شیوخ را گرفتار حیرت
دیدند که رفتار طریقت ومجاز حقیقت از دست
دادند وملایان بنحوی ملان غم گردیدند که از مصحف
ضمیرشان جز مصحف سورهٔ الم یعنی سورت الم
بنظر نمی آمد علما را اعلام الم شدند وعلم علم برسوائی
علم گشت درس مدرسین حکم درس ابو البراس بنم
رسانید سادات بمیران متحصن گردیدند ومیران
بکهوف واغوار تواری گزیدند قلوب اهل سرود
از نغمه سرائی شرد یافت وخاطر ارباب دف ترانه

شخ نخشی آن تصنیفنا دانوته گردید از دل سحر خیزان

در دل شبها شهب شهباآه شهبان آسا بگردون حبتب

بیما بر میشد در روزها ناوک نالهٔ تیره روزان بچرخ

گردون سرشت می پیوست از سیاه کاریش هر روز

بر جا کران و مقربان شام غریبان نمودی واز بے

انصافیش هر شبی بر انصاف وعنید یوم عنید

بودی چون در درگاهش دادرسی نبود نیکان

بذان در کاهش دیدان نیک در نمایش بودند وعملا

املہ از عمال او ترک اعمال و آمال می نمودند در اعصار

دولتش آثار اعصار فیه تا از اثاره عدوان بر طارم

خورشید فتنه جور سید و بهتان بهتان و جور جور بنیان

حیات ملهوفان را بآب رسانید علامات نشاط

از جهان کناره کرد و این حلوقهٔ شنعا خونها در جگرو

جگرها در دل گران گرد واز شدت بواقع بقلاع سپهر

ارتفاع نقاع بقاع ویفاع مماثل آمد تتلیع بها

ذات قربت جماء و کاخ و سرای نا بسود که سر بر

میسود با کاخ سرنگون یعنی خاک برابر شد قد بلغ

منهم البلغین هجوم هجوم طمحات اکواخ ممالک

را منهجم ساخت و سختیت سخت سخط و شطط آثار صفا

از زمانه برانگیخت از عواصف صرصر صفر در ارجاء از جای

سکون اثر نمانده بر جای نغمت بر جای نقمت

پدید آمد بمکسحه ظلم و بکفره جور نفوس فتاک ساحت

بلدان کساحت بغما شده در سیف و رلیف و جیف

و خیف جنف و حیف شیوع یافت اگر قاصدی

برای مقصودی راه نورد طریق سفر قاصدی

میگشت از دوری دیار دیموت و در دائره دیمومه

حیرت مانند گردباد سرگردان میگشت که ما یادار

دودی و اگر پیکی بیکی از بلدان روان میشد برای

استرواح و استنامت بقریه معمور جای معمور نمی

یافت که لیس دوار عبادان قریة رواح تا صباح

صیاح و عجیج و ولاء و اجر با جر با جر با توصل نمی

جست و ترك التجرباما صلح و خورد و بزرگ تا جیک

و ترک بر منازل و مساکن شعر

هذا احق منزل بالترك | الذئب یعوی والغراب یبکی

بر میخوانند ترك الظبی ظله و هر کس گرفتار اتاد و

او تاد حب وطن بودی کمثل عیر عاره و تده پابست

سلسلۂ فتن گشته مُنْفَتِرِين اَشْيَاب نوائب و مُختلس

مضابث مصائب میشد شَتُّوا الْاَوْطَانِ مَا لَكُمْ

يُؤمن فيه الْقُطَّان ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْقُرٰى نَقُصُّهُ

عَلَيْكَ يُرْهِقُ وَيُزْهِقُ وَيُخْرِبُ وَيُحْرِقُ وَ

يُرْعِدُ بِصَاعِقَةِ بَأْسِهِ وَيُبْرِقُ وَرَعَى الزُّرُوعَ

وَعَرَى الضُّرُوعَ وَذَاعَ الْقُوَاعُ النَّوْعِ وَالْجُوعِ فَوَاتُ

الْقُوَاتِ فِي الْجُمُوعِ وَسَعَرَ الْغُلَّةَ لِغَلَاءِ سِعْرِ الْغَلَّةِ

وَجَاسَ الْخِلَالَ وَدَاسَ الْغِلَالَ وَقَشَرَ الْبَشَرَ وَشَبَرَ

بِشُوٍّ وَنَشَرَهَا الشَّرَّ وَغَلَبَ الْقَرَارَ مِنَ الْقُرٰى

وَالسُّكُونُ مِنَ السُّكَّانِ وَالْوَرٰى وَمَا كَانَ حَدِيثًا

يُفْتَرٰى با اینکه از کنوز و لِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوَاتِ

وَالْاَرْضِ بعطای جَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْدُودًا

وَبَنِيْنَ شُهُودًا مخصوص بود بطمع ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ

اَزِيْدَ وندای هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ باز دیده و دهان

آز باز میداشت هرچند که معده خواهش از

نفائس معده ممتلی میشد بمصداق اِنَّ الْاِنْسَانَ

خُلِقَ هَلُوْعًا التهاب و لوع نفس و لوعش بشیره

اشتطاط و اشتداد او می یافت و با آنکه حکمش چون

آبِ بسیط بر بسیطِ خاک جاری بود مانندِ مُستسقی

از آب شورِ عطش درونش فرو نمی نشست یُصْبِحُ

ظمآنًا وفی البحرِ فمه آری حائم هائم بموجِ سراب

سیراب نشود ولسانِ لهثان بلمعِ یلمع متسلی نگردد بنا بر

ارتطامِ بادِ خارِ سیم و زر نظمِ ممالک را از نظام افگند و

دُروب و رُدُوبِ مرحمت را از فرطِ تعلق باعلاق اغلاق

داد و خاکِ ایران را الغربالِ تنگ چشمی بیخته باعتقاد

خود ناقی از خیالاتِ خام و خام برائے اولاد و اعقاب

خود پخت و از مدلولِ لا اعتبار بالامورِ النادرۃ

دیدۂ اعتبار بر دوخت لم یترک لاهلِ الدیوانِ فضة

الا فضها ولا ذهبا الا اذهبه ولا فرسا الا افرسه

ولا علفا الا علفه ولا عقارا الا عقره و عقله

الا عقلها ولا ضیاعا الا اضاعها ولا جنینا الا اجتزه

ولا بزا الا بزه ولا رکازا الا ارتکزه ولا ارضا الا

رضها ولا عرضا الا عضها ولا نفائسا الا

نسفها ولا سبدا الا استبد به ولا لبدا

الا لبد به ولا غنما الا اغتنمها ولا قطیعة

الا اقتطعها ولا حالا الا احال علیه وما لا

الا مال الیبر بحیث لم یبق لهم بردة الا

الجلد و لا حلیة الا اللحیة که آنهم در دست

کشاکش محصلان مے بود. بیت

این شرح بی نهایت کز حسن دوست گفتم

حرفیست از هزاران کاندر عبارت آمد

باینحالت پادشاه باز از جفا تجافی و از تعسف

بانصاف و از غفلت قفول نجستی و بمروت

مروت و مراثی مرحمت مرور نکردی و بر مزاحمت

و مزاحمت غیظ و غنظ افزودی و مفاد لیعذب

عذابه احد و لا یوثق وثاقه احد آن یوما

فیوما اشتی واحد ظاهر نمودی از نصیحت

اتق یوما بین عند قیلک الدخوم تذبه نمی پذیرفت

و زمانه مراعات النظیر البطرها ما تملک البقیت و لا

درک علک النقیت میگفت و این داهیه تا سال عام بخاص و

عام عام و متواتر و ساحیه و سحساح خطوب و خطر بر

ساحت و صحصح ایران متقاطر بودی اهالی نیز درین

بلیت تلبث و بلیت و لعل مترجی زمان فرج و

فرج بوده بحکم واصبر حتی یحکم الله بیننا و هو

خیبة الحالمین بشدت صبر جور مثابرت و بتلخی صبر اصطبار

مصابرت میکردند کاد العروس یکون ملکاً و در هر امر مر

مرمریس دهر شور انگیز و مرارت مرارة سوز بلایا را بر ذوق

جان شیرین و گوارا میساختند تا اینکه از جفای بی

خفای آن جابر جایر دلهائی حایر حایز انواع زواجر

آمد و نفوس از سلوک آن سایس ظلم اساس آیس

و این شدت باس یاس ناس را باعث گشته

دخول و کینه ها راه دخول در سینها یافت و نفرت

بر مقیم و طاری طاری شد آرای امم از و متغیر و

متبدل و هر نفسی ازین صدمت بد دل گشت و عشرت

عشائر بازجار مایل و کار ایل و احشام از کثرت حشام

و اجشام بانضجار آئل و مشارب عقاید از گردش

چرخ زیر و بالا ابا لای بلایا کدر و آیل گردید و رغبت

رعیت و رعاة از و انتفا و خلائق خلائق از اخلاق

بی خلاق او وحشت گزید اگر شقیق شفیق بود و اگر

عدو سفیق ازین شیوه ستوه گشته رو ازو بر تافت

و اخلاص بی منقصت دولتخواهان بمبغضت خلاص

یافت دوستان از بوستان دولتش بوستان رائحه

نا امیدی گشتند و جان سپاران جانی جانور سپار جاق

شدند اهل قلم یکقلم ورق دفتر حسن عقیدت را برگردانیدند

و دبیران بمداد سیاه روئی خط باطل بر صفحهٔ ارادت

کشیدند زمانه بر خوان آلای سلطنت و الایش هٰذا

طَلَاوَةٌ فِیهِ وَلَا حَلَاوَةٌ وَ اَنَا مِنْهُ فَالِجٌ بِنْ خَلَاوَةٍ

برخواند و دهر چون در خواب غفلتش دیدبندای و

غاب کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیدٍ فتنهای خوابیده را بیدار

و آسودگان کوی زندگی را بیدارو دیار ساخت

عاقبت سر رشتهٔ اقتدارش گسست و روابصف

شوکتش شکست و بمقتضای لَابُدَّ لِلْمَصْدُوْرِ

اَنْ يَّنْفُثَ آبلهٔ دلها شگافته گشت و چون ازکبد

درونش نیک و بد ادراک آلام لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

فِیْ کَبَدٍ میکردند از تف جگر و بکل کبد حرارة الحر

کبد السماء را تافته در بگاه و بیگاه بدرگاه قهار حقیقی

با تاوه و ناله و حنین جبین استغاثه و استعانه سودند

و بالب محتاج و قلب محتاج و دهان خوشیده

و بطون جوشیده زمزمهٔ خلائق بزمزمهٔ نفرین لب

گشودند درویشان در اسحار بقطع اشجار دولتش

مشغول ذکر ائمہ شدند و مشائخ و شبان روزان و

شبان در منابر و مشابر از سوء شیم و ستم او شتم و

دشنش را ورد زبان کردند و گوشہ گیران چلہ نشین

بادعای سہم اللیل بکمانخانہ چرخ ترسی روی نیاز

آوردند حوصلہ غیرت عبرت بخش حضرت رب العزت

عزت کلمتہ تحمل آن اعتدا بر نتافت و آسمان

برحال محنت دیدگان بادیدگان انجم از شفق خون

گریست و انتقام مظلومان در حجاب تجشم بجشم

تجشم و تجشیم تجشم بجشم حشمتش نگریست و شماتتش

منقلب گشتہ شماتت شد و سیل سرشک مستضامان

جفا و غثا، جفاء و غثا را دفع نمود - بیت

گریہ آبی برخ سوختگان باز آورد

نالہ فریادرس عاشق مسکین آمد

اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ دولتش

باآنکہ سرو نوخیز بود چون چنار کہن سال از خویش

آتش درگرفت و جامۂ خیش خلافتش از خلافت

خویش بل از خلافت خویش خلاقت یافت و سلسلہ

علیہ اش بل ہم قوم خصمون سلسلہ ہائے سرش گشت علی قلی

بات یہ ہے کہ یہ لوگ ہی کچھ جھگڑالو ہیں

خان برادر زاده اش که در ذیل حفاوت و ظلّ خفارت

او بی حقارت مستجلب درر نعم و مستحلب درر احسان

عم می بود چون عم را از گروه عمین و از ناصیه حالش

ادنی خالٍ و لا مطی اعیان یافت و مفاد شعر

اقارب کالعقارب فی اذاها فلا تفرح بعمّ او بخالٍ

فکم عمّ یکون الغمّ منه وکم خالٍ من الاحسان خالی

بسا عموست که باشد غم از سبب بیت — بسا خال است که از احسان خالی

بر او جلی گردیده حال بر او گردید و در غمهای حیرت

زده شد و اشراب شراب عمّک اول شارب

را موافق مشرب ندیده خالوی مخالفت عم را

بی پرده گوش زد طبل عالم ساخت و طبل منافقت را که

در زیر گلیم میزد بنفیر عام نواخت و بقتل او اشارت راند

واعانه علیه قوم آخرون یعنی افشاریه با او موافقت

ورزیدند ربّ ربیبٍ اذا علا قلی و خان و ربّ ربیبٍ

اذا اضطرّ عطف المران و ربّ صدیقٍ للمرءِ

وهو خادعه و ربّ حامٍ لا نفعه وهو جادعه

وکم من حمیمٍ کسحابٍ ذی ماءٍ حمیمٍ وکم من

الحماة والاحباب والاقارب اضرّ من حماة الحباب

والعقارب . شعر

فَیَا عَجَبًا لِمَنْ رَبَّیْتُ طِفْلًا ‌ ‌ أُلَقِّمُهُ بِأَطْرَافِ الْبَنَانِ

أُعَلِّمُهُ الرِّمَایَةَ کُلَّ یَوْمٍ ‌ ‌ فَلَمَّا اشْتَدَّ سَاعِدُهُ رَمَانِی

در منزل فتح آباد خبوشان در شب شنبه یازدهم جمادی

الثانیه هزار و صد و شصت صیادِ اجل ماهی عمرش را

بشست در انگند و فصادِ قضا عرقِ زندگانیش

را که سنین آن بستین پیوسته بود شست زده نقد

جانش را بمزد شست گرفت یعنی پرده داران پرده

دری پیشه کردند و نمک پروردگان شور انگیزی پیش

گرفتند جمعی از افشاریه که پاسدار سرادق شهریاری و

از شعار عار عاری بودند در میان سراپرده پی بسر

او برده با تیغ الماسگون یاقوت مذاب از کان ارکان

وجودش برانگیختند و بادم باضع دم ناصع از پیکرش

فرو ریختند۔ شعر

یَا رَاقِدَ اللَّیْلِ مَسْرُورًا بِأَوَّلِهِ ‌ ‌ إِنَّ الْحَوَادِثَ قَدْ یَطْرُقْنَ أَسْحَارًا

و قهرمان قضا سر او را که هنگام طفل از سر بزرگی

بعرصهٔ جهان نمی گنجید را دُ الضحی در میدان کوی گوی

چوگان لعب طفلان ساخت و روزگار از این کار

سترگ و جسارت بزرگ که از و سر زد و کانهٔ حاء و اس

خاقان سر سرافرازی و افتخار بچرخ دوّار برافراخت

وسروری کہ از سطوتش سلاطین ہندو خواتین ترک

تارک ترک و تارک بودند سر بر سر سُو ہسر ریت نہادو

داوری کہ بادشاہانِ رُوی زمین بداوری رُو بر زمین

خدمتش میسودند در راہ مَنْ فَعَلَ مَا شَاءَ لَقِیَ مَا سَاءَ

بر خاک خذلان افتاد شرقی نژادیکہ شباہانگان ممالک

شام را بممالک مصری می بخشید وقت طلوع شمس

گردید نہفتہ در رمس کَاَن لَمْ یَغْنَ بِالْاَمْسِ و ترک

نجاری کہ باختر باختر افروز طالع فیروز خورشید

خاوری را ذرہ ناچیز شمردی بلا تاخیر تاخبر شدن

آفتاب عمرش بزوال پیوست بَدَّلَ مُجَالَاتُہٗ

بِالرَّمْسِ ۔ شعر

فَیَا ضَبْعُ کُلِی لَحْمَ امْرِئٍ طَمِعَتْ

بَاقِی فَرِیْسَتِہٖ آسَادُ ھَیْجَاءَ

وَیَا خَفَافِیْشُ بُشْرَاکُمْ فَقَدْ غَرَبَتْ

وَبِالْحِجَابِ تَوَارَتْ شَمْسُ اَضْحَاءِ

اگرچہ غثّ و سمین ورثّ و ثمین ہر ملک و دیار

را از شال تا شالنگ و از خزف تا زخرف

وازبرجد تا زبرجد واز حصیر باریا تا حصیر و باریا

در مکامن و مخازن کلات بی شریک وانبار انبار

ساخت و تکویز نکوترین اطراف از اطراف نمود

تکاوس و تکویس اثاثه کیکاوس واحتیاز واکتناز

کنوز و قیاوس کرده اسباب تجمل را تا اسباب

السماء فراهم آورده با اسباب طول امل بر هم بست

انجام کار از دفائن و دفنی بمدفن جز کفنی نبرد۔

ما اغنی عنه ماله وما کسب وازکشت وگشت

این کمن کریاش غیر پیرهن کرباس واصلش نگشت

سیصلی نارا ذات لهب وشاهباز دولتش درین

دکریاس نیار میده رمیده شنغار شد وهمان قصة

بدنامی قصته او وغصته روحانی غصة او آمد شعر

ما حال متجر مستبضع حقبا

مسکا وقتدنا یا وقار قا امناء

ویرکب البحر یبغی من مرابحها

تجر یا بین امر خاص وراغلاء

یرجی الرخاء له طوعا جوادیه

علی الرخاء بارجاء وادساء

يَشْحُوا الْفُلْكَ مِمَّا لَيْسَ يُوجَدُ فِي

قَصْرٍ لِقَيْصَرَ وَدَارٍ لِدَارَاءِ

حَتَّى تَوَلَّى لَهُ أَعْلَامُ بَلْدَتِهِ

وَسَاحِلٌ يُجْتَبَى مِنْ طَرْفِ سَرَّاءِ

بَيْنَا كَذَالِكَ إِذْ نُكِبَتْ سَفِينَتُهُ

مِنْ نَارِ صَاعِقَةٍ فِي جَوْفِ ظَلْمَاءِ

بِفَحْوَائِ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهُ

تا از خدا جدا نبود خدا با او بود چون جدائی رحمت

را بجدائی زحمت بدل کرده از حق آب شد

وضائع وحقائب دولت را باطل وضائع کرد

نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ونقش بے نقيش عمر نفيس را

بدست خويش از صفحهٔ هستی سترده سطر سطور

دولت خود نمود يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وبه ناهنجاری

سجيحه شحيحه وخيم وخيم به تيغ تبيغ انگيز خصم

خونخوار بخواری گشته از آنهمه بهمه وخيل

وخول وخيلا وخيالات جز حسرت وخسرت

با خود نبرد لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ مَا تَمَنَّى واز نبرد

رنج ومال وگنج بی رنج ومال سوائی گنج لحد نبرده و

بہرہ نیافت مَا یُغْنِی عَنْهُ مَالُهٗ اِذَا تَوَدّٰی و

باُلمِ اَلَمِ دراز ور اذ عمر فانی بدرود نمود و

کاشتۂ خویش از مزروع دہر بدرود وا ینہمہ

تعب ولغب وعنت وعتب عبث شد

اِنَّكَ لَا تَجْتَنِیْ مِنَ الشَّوْكِ الْعِنَبَ کما قال اللّٰہ

عَزَّ اِسْمُهٗ لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ شعر

تَوَلّٰی فَمَا آثَارُ الْمُعِدِّ لَهٗ

وَلَا شَكَرَ اللّٰهَ اِذْ خَوَّلَهٗ

وَصَبَّ عَلَی النَّاسِ سَوْطَ الْعَذَابِ

کَاَنْ لَّمْ یَكُنْ لَهٗ رَبٌّ وَکَلَهٗ

وَخَارَ الْجُیُوْشُ وَاَدْنَی الْحُبُوْشَ

وَصَیَّرَهُمْ حَوْلَهٗ تَمَلَّه

وَظَنَّ الْبَوَارُ تَحْمِیْ حِمَاهُ

اِذَا نَزَلَتْ نَحْوَهٗ مُعْضِلَةٌ

وَاِنَّ الْمَنِیَّةَ لَا تَهْتَدِیْ

اِلَیْهِ اِذَا قَصَدَتْ مَعْقِلَهٗ

فَلَمَّا عَتَا وَعَدَا طَوْرَهٗ

وَحَقٌّ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یَّخْذُلَهٗ

رَمَتْهُ يَدُ الدَّهْرِ عَنْ قَوْسِهِ

بِسَهْمٍ فَمَا أَخْطَأَتْ مَقْتَلَهْ

وَدَاهُ الزَّمَانُ بِأَحْدَاثِهِ

وَمِنْ حَيْثُ أَخْرَجَهُ أَدْخَلَهْ

وَلَوْ شَكَرَ اللّٰهَ نَعْمَائَهُ

لَمَا بُوحِثَتْ عِنْدَهُ مُكْمَلَةْ

وَكَانَتْ تُفَارِقُ إِذْ أَقْبَلَتْ

وَلٰكِنَّهَا أَدْبَرَتْ مُجْمَلَهْ

كَذَاكَ يَكُونُ انْتِقَامُ الْمَلِيكِ

إِذَا أَخَذَ الْعَبْدُ مَا لَيْسَ لَهْ

تتمیم ذکر بادراج بعضی کلمات وعظ و

اساس تذییل باقتباس هٰذا بیانٌ للناس

اوّل مثبت وثانی منفی (حقیقةً یا بصورت)

کیست که درباغ پرورد جهان گلبنی پرورد و خار

جفائش بر جلد نخلد زخوانِ کامرانی گسترد و خونِ جگر

باور سد زر سد بنابرین دولت دنیا بفلسی صاحب خرد

نخرد و بیرامونِ سرخ و زردش اگر بخون آغشته گردد

نگردد انّ السلامة منها ترکُ ما فیها۔

رُباعی

مقصد — خواہ اگرچہ آن مطلب

مطلب مطلب گر ہمہ خود بادشہی است

پیوستہ سر انجام طلب روسیہی ست

دُنیا

گر ماہ شود طالب و مطلوبش مہر

ہر چند کہ کاسۂ پر کند باز تہی است

نوع دگر صاحب توکل غم کلان و خورد نخورد و حریص

ہرگز صرفہ از زد و برد نبرد ز خارف دُنیا پیش دیدہ

ہستی — تعلق دنیا — زینت

وران نمود نمود ہیچ ہوشیار قلادۂ تعلق زیور کرد

غایت — گستاخی

نگرد تا سر بگریبان خمول نکشید پائے رفعت بر سر

ہیض و سجود نسود تا قامت طاعت داس آسا خم

کشت — بسبب دُعا

نکرد از مزروع زندگی حاصل درود ندرود بجاے ندامت

افتاد آنکہ عاقبت را بدیدہ دید ندید و در خسران ابد

چشم بصیرت — بینائی

بماند آنکہ در ریاست رسم داد نداد طوبیٰ لمن سعیٰ فی

عمل — مبارک باد

فکاک نفسہ قبل ضیق انفاس رباعی

چون حاصل عمر تو فریبی و دمی است

دھوکا

رو داد مکن گرت بہر دم ستمی ست

مغرور مشو بخود کہ اصل من و تو

گردی و شراری و نسیمی و دمی ست

خاک — آتش — باد — خون — آب

نوع دگر ہر کہ عاقبت کار را نگریست عاقبت کار

نگریست وہر کہ نقد اعمال خود بسوخت بناز جحیم نسوخت

وہر کہ از راہ انصاف بگردید شائستہ ہدایت نگردید

وہر کہ نقد علایق بسپرد طریق خذلان نسپرد لطوبیٰ لہم

تحلّی بالعفاف ورضی بالکفاف ۔ رباعی

در مکتب عقل خود کتاب خود باش

در فکر سوال حق جواب خود باش

در پائی حساب تا نمانی فردا

زنہار امروز سر حساب خود باش

نوع دگر حاصل سعادت برنگیری تا تخم نکو کاری

نکاری ور ستگار نگردی تا پاس نفس داری نداری و

آبروی داریں نہ اندوزی تا اشک نیاز در راہ

باری نباری تا ترک ہواجس نگوئی با محبوب حقیقی رو

بیاری نیاری چون سر بگریبان عزلت کشی تقفای خود

از خجلت بنخواری نخواری تا ضبط عنان نفس سرکش

نکنی توسن تفوق بجہانی نجہانی و تحصیل رضائی حق

باتوانی نتوانی وروی توجہ بدہر دنی عاقبت کار را

گردانی نگردانی و بلند نگردی تا خود را غبار راہ قاصی

دانی ندانی العاقل یضع نفسہ فیرفع والجاہل یرفع

نفسه فیوضع - رباعی

نے طالبِ سمور و نے اطلس باش

در دیدهٔ اعتبار خار و خس باش

خواہی که کنی سری ز منزل بیرون

چون جادهٔ پامالِ کس و ناکس باش

نوع دگر عالم سر از زمین افتادگی مانند درختی که

بر دارد و بر ندارد و عارف دلی را که بدرگاه معبود روی

شعر

نیاز آرد نیاز آرد و جز ذکر حق اگر سنگ بلائش بسر آید

نسراید و براه خطا و چین و فرنگ گر آید نگراید اِنَّ الدُّنیا

دار عنا و فناء و غیر و عبر - رباعی

دانی ز چه بے حجاب میخندد صبح

افگنده ز رخ نقاب مے خندد صبح

این غمکده چون مقام خندیدن نیست

بر خندهٔ آفتاب میخندد صبح

نوع دیگر سپاس دل ثانی بهر منفی دنیا پر تا از قید ہستی رست

گلِ مراوش رست و تا پنجه طمع نتافت نور عزت

بر او نتافت تا از علائقش نه دستار ماند نه برد بهره

جاوید نبرد و تا از شاخ بی برگی بر نخورد بکامِ دل

برنخوردو ثمرۃ الحرص الغنا و ثمرۃ القناعۃ الغنا

رُباعی

تابستۂ ایں جہانِ پُر تزویرے

از بہر نجاتِ خود مجو تدبیرے

اہلِ تجرید ہم نباشند آزاد

دارند ز نقشِ بوریا زنجیری

نوعِ دگر انسان ساغر عافیت تا خودرا بگوشۂ

گمنامی نکشد نکشد و گوی سعادت از میدان تا

دامِ علایق نبُرد نبُرد و در راہِ سلوک تا زیر پای خود

نیابد نیابد و شاہدِ توفیقش چہرہ تا کشفِ حجاب

خودی ننماید ننماید و نہالِ برخوردارِیش تا نوگلِ توکل

برنیارد برنیارد التوکل افضل عمل والثقۃ باللہ

اقوی امل ۔ رُباعی

مارا نہ نیست اختیار و نہ ہست

از ہستی ذات او ہر ہست کہ ہست

ہر ہست کہ نیست شد ہماں نیست کہ ہست

ہر نیست کہ ہست شد ہماں نیست کہ ہست

الوجود بین العدمین کالطہر بین الحیضین ...

نوعِ دیگر ۔ اول و ثانی ہر دو ثبت ساختہ تا نکہ راہِ رستگاری

نوشت و نامۂ رستگاری خود نوشت و بساطِ تعلق دہر

برچید و از گلبنِ مقصود برچید و دل از زلالِ دُنیا

برگرفت و دو شیزۂ سعادت در بر گرفت و از سر ہوا

برخواست و از دوحهٔ توفیق برخواست حُبُّ المالِ

ریشہ کٹا ہوا درخت ثمر گوشت حدیث

یُفسِدُ الْمَآلَ - رُباعی

فاسد کنندہ آل را

عارف بوجود خود چو بینا گردد
هر چیز دلش خوشت مُهیّا گردد

برخلاف مفعول فاعل

دریاب حباب را که در بحرِ وجود
پر دادخت چو دل زخویش دریا گردد

نوع دگر هر کس که آشناست بدوست رُوی آشنا

دوست دشمن خداست

و بیگانه بدوست و هر که را تجرّد شیوه و زیست با عیش

بطرف آنکس طرف خدا دوست مجرد بودن لباس

اَبد زیست هر که دین بدنیا فروخت نار جحیم برخود

ہمیشہ حیا مصاحبت آتش جہنم

فروخت آنکه در آغاز کار بادِ ریاضت کشید در

روشن کرد شروع کار برداشت

انجام آن جام راحت کشید هر که سنگ بی نیازی

برخواست
اسی طرح ابکلی
ورع صحیح الاخر
بہت ہی خاندان

بر فلک مینا زد فلک بوجودش مینازد هر که در راه

صفت فلک سبز شخص ناز میکند

صدق خرامد در هر دو جهان فاخر آمد هر که هوائی

نفس را از دست شد پایان کار از دست شد

از مرتبه افتاده بے اختیار

هر که با قضا ستیزه کرد کمان کین با خود براستی

بے شبہ جنگ

زه کرد الرضاءُ غنآءٌ والسَّخطُ عنآءٌ رباعی

قہر و غضب تسلیم

جلد خوشنودی خدا دولتمندی دشنام رنج و محنت

گردامن همت زجهان بر چینی

ترک دنیا کنی

از نخلِ اُمید خویشتن بر چینی

ثمر

بر روم اگر امیر و گر بر چینی

اگر بادشاہ اگر بر چین بادشاہ ہستی امیر ملک روم ہستی

هر بذر که کشته همان بر چینی

تخم کشتی بردار

تذنیب ای شقیق شفیق میدان جاه را بر چاه میدان

برادر ۱۲ مہربان ۱۲ وسعت ۱۲ گنجی ۱۲ مسموم گن ۱۲

و برقع ترفّع از روی آز و ہوس ہوش پرواز بردار

نقاب بلند رتبہ ۱۲ حرص صفت ہوس ۱۲

دہر یوم از نوم پندار بیدار باش و پاس بساتین نشاتین

غرور ۱۲ خیال ۱۲ دو باغ ۱۲ دو نشأت ۱۲

بدار و بداز نیک بیک نظر بی بطر بشناس و بسپاس

ناز خوش ۱۲

دادار داد آور عفوّ غفور قوی را قوی مشغول سازو

خدا ۱۲ یعنی عادل ۱۲ صفت خدا ۱۲ تو انگی دلی ۱۲ سخت ۱۲

ہوا جس را یکبارہ بکنار و نیہا کرام باکرام و باحسان باحسان

خواہش نفسانیہ ۱۲ ... بندگان ۱۲ کمینہ ۱۲ نیکی ۱۲

سلوک مسلوک دار و از عہدۂ نفس بدرای بدر آمد

چال ۱۲ صفت نفس ۱۲ بر آن ۱۲

ولآلی این سخنان سحبان پسند بند حقیقت پیوند

جمع لؤلؤ ۱۲ صفت سخنان ۱۲

را مانند دُر در گوش کش شاید در عوض از غوصگاہ

مغاص ۱۲ بدلہ ۱۲

سعادت دُرنابی دریابی و رخت راحت بمنزل

خالص ۱۲

رحب مراد از ادناس ظاہری و بری بری

فراخ ۱۲ جمع دنس چرکہا ۱۲ پاک ۱۲ پاک کردہ شدہ ۱۲ فارسی

اَقْبِلْ عَلٰی نَفْسِکَ بِالدُّ بَارِ عَنْہَا۔ رُباعی

متوجہ شو بر نفس خود ۱۲ بہ پشت کردن ۱۲ از نفس ۱۲

ہر کس کہ خدا شناس شد آزاد است

از نیک و بد زمانہ دایم شاد است

بر ہستی خویش دل چہ بندی چو حباب

بنیاد وجودت گرہی بر باد است

گرہ بر باد بودن محال است ۱۲

نوع دیگر ای برادر تر او در خلوت نفس خبیث جلوہ

نقش حبیب کی میسر آید و نوای حق را جز بینوای

میسر ۱۲ درویش ۱۲

حق کی میسر آید درم و دینار دنیا را بخرد بخرده بخرد و بخرد

و بخرد کالای سعادت کونین بخرد توشهٔ جهانی اگر

از قناعت توشه داری و دارای زمانی اگر همت

بدرر نفس داری بگماری که اِنَّ فی القنوع لغنی و اِنَّ

فی الحرص لعنی - رباعی

دنیا مطلب که رستگاری اینست

عزت مطلب که اصل خواری اینست

گر مفلسی از غنی که می باید رفت

داری اینست اگر نداری اینست

نوع دیگر نهال دل از شاخ و برگ حرص و تاپاک

تاپاک نکنی وریشهٔ نخل نخل از زمین طبع بی باک

تاپاک نکنی میوهٔ آسایش نچینی و اگر بچینی فغفور

بچینه خوری دست نیالائی از پیشانی شانی دهر

بپیشانی نه عبوسی بینی و نه چینی چون از حر و برد

خز و برد جهان چشم پوشی آنچه از دم سرد دی دی

دیدی فردا نه بینی دم را مغتنم دان کر دم دیگر نه چشم

خواهدت بود و نه بینی اَشرفُ الغِنی ترکُ المُنی رباعی

ای خواجه که از تو یافت عالم تزئین

وز رای تو شد روی زمین خلد برین

گردیده ز دارائی دنیا پوشی

هرگز نخوری سکندری در ره دین

نوع دیگر در تحصیل زاد اخروی در یکن و زود

بکوش و دین را بدنیا مده و آنرا بدین مفروش که

مائده اش مایهٔ غرور است و نعمت نگنیش اهون

مِنْ مَتَاعِ الْغُرُوْرِ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا

از لقہ حیض

يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۔ رباعی

اور نہ خدا کے بارہ میں تمہیں فریبی شیطان کا دھوکا کھانا

غره چه شوی بمسکن و کاشانه

بر عمر که هست حاصلش افسانه

همخانهٔ صرصری چه افروزی شمع

بر رهگذر سیل چه سازی خانه

نوع دیگر عاقبت دولت پر دلایش تعب عقبات

عقاب عقبی در عقب کاری آغاز کن که در

انجامش جزای خیر که جزو اخیر علت تامه نجاتست

در کنارت نهند و در آخرت اجرت اجرت دهند

تابع فیه کلما اضاء لهم مشوا فیه مشو صورت

حال را در آئینهٔ خود بینی ذالك هو الخسران المبين

مُبین و رُخ از کعبۂ صدق الیہ اُدعوا و الیہ متاب

متاب و نفس را از مخالفت امر فرما نروائے خِطّہ

کُن نہی کُن و از غم مال و منال مَنال و مآل کار را

بنگر کہ العیشُ یُحلو و یُمِرُّ والدُّنیا یُغِرُّ و یُفقِرُ و یُمیرُ

روزی دو سہ دست بر کشایند ترا

اندر بد و نیک آزمایند ترا

گرد تو فلک حصاری از آئینہ ہست

تا ہر چہ کنی ہمان نمایند ترا

نوع دگر گل ولائی تناہی حوادث لاتیناہی ست

و تباہی بدولت مُورث تباہی دست گزیدن

باعث پشت دست گزیدن است و سروری

کردن گردن بشمشیر خاریدن حرص و آز غایت غوایت

است و قطع تعلق بنہایت نہایت غیابت الجُب

حُبِ جاہ عنایت باشد و عنایت یزدان دو سرا

غنایت سبکساران از سنگباران فتنہ بر کنار مد

و عاقبت گزینان از اکلیل سروری سر گران مکن

قنع قنیع - رُباعی

نادارای این جہان زر دارای بہ

دلقِ نمد از اطلس و دارائی به

آسوده ز شغل هر دو عالم بودن

ضد رو سکندری و دارائی به

نوع دگر از باغ شوم دهر غشوم گلشن زمانه گلخیری

خیری که چید که آخر بجای گلشن دست حسرت بر سر

نزد و ازین سماط پرشور شهد نوالی که برلب رسانید

که عاقبت انگشت ندامت بدندان نگزید این

ریاض ریاضت ثمر وفا بر که گرد و از آن اقتطاف

برگ و برگه کرد این کسری و قیصر و تبع و جمو این

مَنْ اِدَّخَرَ وَ اَعْفَرَ وَ جَمَعَ الْمَالَ عَلَى الْمَالِ فَاكْثَرَ

آسوده کسی که در غم بیشی نیست

در بند تونگری و درویشی نیست

فارغ ز جهان و از غمِ خلقِ جهان

با خویشتنش نیز سر خویشی نیست

نوع دگر اگر جم هست و اگر جاماسب که جام مرگ

را در کشیدنی ست و اگر داراست و اگر داری

که داروی اجل را چشیدنی ست هر شاهِ شهد

شهدِ رحلت را نوشیدنی ست و هر جهانبانی

چشم جهان بین از جهان پوشیدنی الحاصل

عتبه عطب و فنا بوسیدنی ست و جسم بی بقا

پوسیدنی إنّ الدّنیا ظلّ الغمام وحلم المنام

والفرح الموصول بالغمّ والعسل المشوب

بالسّم سدّیة النّعم اکّالة النّعم. رباعی

چون نیست بهر چه هست جز باد بدست

چون هست بهر چه هست نقصان و شکست

انگار که هر چه هست در عالم نیست

پندار که هر چه نیست در عالم هست

هرچند طلای ناب را بزیبق مزابق نمودن مخالف

رای زنیق و سیم ساورا بامس ورودی رزوی اندود

کردن منافی طبع انیق است امّا پادشاه بخلاف

امر لا تتّخذوا بطانة من دونکم نخاس منحوس

نجاس منحوس فوجی از اجانب را که آثار

قد بدت البغضاء من افواههم وما تخفی

صدورهم اکبر از اکثر ایشان صدور می یافت

بنقد سره سر بازان روکش کرده ایشان از ترس

مترس پشت در دولت ساخته بود و آن کان

رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ

و در شبِ مذبورِ آن اُدْنَاسِ نَاس پاس سراپرده

عزّت میداشتند صبحگاهان که جهان سر بریده

خورشید را برین طشتِ سیمگون گذاشت و دامانِ

اُفق از خونِ شفق رنگین و چهرهٔ چرخ نیلوفری

از پنجهٔ آفتاب خونین شد از سرِ کار واقف

گشته سر بجو دسری و دست بغارتگری برافراشتند

دلیران قارانِ قرین نیز قارن و دارع برع

آن ماده آماده گشته ایشان را پس نشانده از پیش

برداشتند و در حین ظهورِ این داهیه دهما نصر اللہ میرزا

با شاهزادگانِ کامگار در قلعهٔ کلات و علی قلی خان

در هرات میبود و علی قلی خان بعد از وقوعِ این فتنهٔ باقره

ناقره نَاقِرَةٌ لَا خَیْرَ فِیْ سَهْمٍ زَلَجَ آهنگِ مشهد

طوس و دراوّل عَوْكِ وَبَوْكِ فوجی فرستاده کلات

را که مُورِ از مُویِ آن راه مرورِ نجستی تصرّف نمود نصر اللہ

میرزا و امامقلی میرزا جریده بجانب مرو شاهیجان فرار

کردند قوچی شاهزاده و دوست محمد نام جیجه

بهلهٔ اللہ علیه که پیوسته بهله آسا دستِ خدمت بر کمر

بستہ چرغ مرادش از دستِ باز شاہزادہ زقہ خور

نوال و طعمہ یابِ احسان میوہ ہشا ز از فلاتِ

کلات باز گردانیدہ بارضِ اقدس آورد علی قلی خان

از اندیشہ انتقال بادشاہی تقدم و تقدم کار زار بدیدہ

عاقبت بینی ندیدہ مکافاتِ احسان ما تقدم را

بقدم المجازات بالمساءآت پیش آمد و بر خلاف

مضمون و لا تعدم من ابن عمک نصر نصر اللہ

میرزا و امام قلی میرزا را در ارضِ اقدس و شاہزادہ اعظم

رضا قلی میرزا با شانزدہ تن دیگر از کلالہ مشکین کلال

و احفاد عم با حفاد و احقاد عم بلا تاثر و غم در قلعہ کلات

در یکروز در برائی دو روزہ دولت سپنجی با سیف محتفد

بجفد عدم فرستاد و نوش نوشین عمر شان را آمیختہ

نیش ذباب سیف ساخت اصابہم ذباب

لا ذع و آن نورستگان چمن زندگی را کہ حیائے

شرمشان آبروی مطر و شرم حیات شان صدرہ

از سدرہ برتر بود بی ترحم بزخم تیغ از پا در افگندہ

سلایل عزت را باغرب سیف مسلول بزجر تمام

مسلول نمودہ برائے فلزات دنیائی دون قطع افلاذ

کبد کرد و مثل شَفَیتُ نَفسِی وَجَدَعتُ اَنفِی را مستانف

گردانید و در حقیقت تخویش بخویش روا داشت

رُبَّ ابنِ عَمٍّ لَیسَ بِابنِ عَمٍّ - شعر

اَخَاكَ اَخَاكَ اِنَّ مَن لَا اَخَالَهُ

کَسَاعٍ اِلَی الهَیجَاءِ بِغَیرِ سِلَاحٍ

وَاِنَّ ابنَ عَمِّ المَرءِ فَاعلَم جَنَاحُهُ

وَهَل یَنهَضُ البَازِی بِغَیرِ جَنَاحٍ

وقضا بلسانِ حال شاهزادگان وَهُوَ اَنطَقُ مِن

لِسَانِ المَقَالِ این نکته میگفت و برگوشِ زمانه

این دُرّ می سُفت - شعر

اِذَا مَا الدَّهرُ جَرَّ عَلَی اُنَاسٍ كَلَاكِلَهُ اَنَاخَ بِآخَرِینَا

وَقُل لِلشَّامِتِینَ بِنَا اَفِیقُوا سَیَلقَی الشَّامِتُونَ كَمَا لَقِینَا

در حین هبوطِ اخترِ حیاتِ عالیشان جنابِ شاهزاده

خورشید طلعت شاهرخ میرزا هنوز کوکب بود

و کوکبِ طالعش بقاطع نرسیده از آفت کوکب

قاطعِ خصم محفوظ مانده اِن یَبغِ عَلَیكَ قَومُكَ

لَا یَبغِ عَلَیكَ القَمَرُ ۵

دربیان سلطنت علی شاه وانجام کار آن

جاہل مغرور وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰاتِ

سلطنت زمین و آسمان برائے خداست

وَالْاَرْضِ وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ

ساری باتیں خدا کے سامنے پیش کی جاتی ہیں

علی قلی خان بعد از تسخیر کلات وانجام کار شاہزادگان

در مشهد طوس براورنگ دولت عُلیا رَدَّ دغناه مُگانا

عَلِیًّا جلوس نموده صُکوک وسکک سلطنت باسم

خود رائج ساخت وبعلی شاه اشتهار یافت و بخت

از غلیان عشق می ثانی غیلان و دیو نفسش شیفته

اُلفت پریرویان گشت واز ندامت مُنادمت

فاہل وبمُدامت مُدام وعیش مُدام مائل شد خمر حرام ا

در حریم جلال وملال ودیگر تخت و در وثاق مُشتق ورواق

مزوق مُزَوّق وسرای مُرَوّق بتجرع رحیق مُروّق

عتیق مُعتّق وصهبا مُصفّق پرداخت واز خروش

بط باده صافی تراز چشم خروس بط در کشید ومی ارغوانی

از غوانی گرفته جماهره جمهوری واز اقداح رحراح راح

رعراع نوشید ودر گلستان برروی زنبق ویاسمین باگلرخان

سیمین زنبق زرد وبا اُمّ زنبق جنّت الکرم بزم معاشرت گرم کرد

وباحسان رائق مباشرت شرب رحیق رائق گشته

غلامان مراهق را بمناهی مکلف گردانید ورواح و

صباح را باغتباق صباح واغتباق واصطباح

گذرانید الحاصل از باد هوا خاک بر چشم بصیرت

انباشته آب دولت را در کار آتش سیال کرده

حاصل نام وننگ را به بیحاصلی از صحبت غانیه

وعانیه اول عانیه بریج صوصو عانیه درداد و مایه

سلطنت را به بیمزگی در مزه مزه ونطله ناطل باطل

نمود وبخیال باحسان تملک القلوب وتسترق الرقاب

ابواب کنوز نادری را بدست بی پروائی ونادروائی

کشوده از نادانی بادانی واقاصی واداوان واشراف

درصدد بتبذیر واسراف در آمد بهوای ان عطاء

المال تثنیة وان امساکه فتنة کرورهای نقد

مسکوک سره را نقس انفی المجلس درا ندک روزی

برقهقرات وخناصره مبذر ومدلول ان المبذرین

کانوا اخوان الشیاطین را سکه بر زر کرده وبهمتی

که براو تهمت بود لآلی اعلی وجواهر اغلی الجائی

سنگ سفال بر سفال سفال برافشاند وزبان

زمانه در اتلاف نکو منظران وجوهٌ یومئذٍ ناضرة

یعنی نضاره و سفید رویان خجسته سیمای وسیم یعنی سیم

بر کنوز و مخازن بفسوس ما اسرع ذهاب الذهب

والفضاض الفضة بر خواند هر چند که ناصح دهر نذل

او را در ترک این نذل بلسان حال ندای من الندامة

لا تری الندامة در داده میگفت که. شعر

الغمّ به تخفیف ما اسدیت من نعم

فکثرة الضوء تغشی ناظر المقل

و سروش قضا اخبار ما عندکم ینفد وما انتم

له بخار زین بر ذهن او القا کرده میشنوانید که شعر

اما تری الدهن فی المصباح یطفئه

ان زاد والقطر یؤذی النبت ان داما

او بیشتر گوش چشم را کر کرد و چشم گوش را کور میداشت

و مال و ممالک معمور را چون گنج بخراباتیان می

بخشید و خزاینی را که با آتش زر و آب گوهر مشحون

بود بباد دستی بر خاک تیره میریخت و فضه را چون

قضه و ذهب ابریز را بجائی آرزیز و تبر را به بهائی

صفر صرف میکرد تا اینکه کنوز سوخته را با آتش اتلاف

سوختہ ساخت وخزانۂ عامرہ را خراب غامرہ کردو
مخازنِ مُزَنّرہ را از دنانیر مدنّرہ ودراہمِ مدرہمہ قناطیر
مقنطرہ پرداخت اَتُوبُ فَنَدِّح مصرعہ
انّہ انّہ کہ تلف کرد وکہ اندوختہ بود
اگرچہ ابلقِ کامرانی را بیباکانہ درعرصۂ روزگار تاخت
امّا آخر الامر رخش برآخور سنگین بست چون بقضاء
اللّٰہِ لاحول ولا قوۃ الا باللہ اوقات السرور خلسۃ
یک حول از مدت سلطنتش سپری شد ودولتش
باشارۂ سیری اللہ عملکم ہدف سہام چرخ سپری

ابراہیم خان برادرِ کہین اُو کہ اقتباسش از فحوای
ولقد اٰتینا ابراھیم رشدہ بہرہ داشت وبرشادت
شہرہ بمصداق لا یجمع سیفان فی غمد مانند تیغ از
غلاف برآمدہ بتقدیر داور بداور درآویخت ودر
محالِ سلطانیہ فیما بین مواقعہ واقع شد از آنجا کہ
از گلزار دہر دو رنگ جز گل تعجب نروید وبر وثبات
وثبات او اعتمادی نباشد بعضی از لشکریان
علی شاہ کہ بدلالت باذلالت ھل ادلک علی شجرۃ
الخلد وملک لا یبلی مأوی ضلالت وبادی فساد

وَمُهَیِّج دَوَاعیِ استبداد او شده بودند چون گروه

لگام وا از مشرب بیباکی کالقداح وافی الفلاة آب

بی لگام خورده بودند خاک بر فرق حمیت افشانده

تیز تر از آتش لسان باد پراگنده شده تمام با عُدّت

و عِدّت از مساعدت مُساعدت جستند کمثل الشیطان

اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریءٌ منک

علی شاه که طالب راه باطل شده بود طالع منقلب

را عاطل یافته بعد از آنکه کار از دست رفت بخود

باز آمده خروش اکلتم تمری و عصیتم امری و شربتم

خمری و فسقتم امری از درون دل بر کشید

کالذی استهوته الشیاطین فی الارض حیران

یکران بجانب طهران راند گماشتگان ابراهیم خان

اورا در آنجا در قد و قید کشیده فصاد وار از نیشتر خنجر

مردم دیده کحلی او را در منظر حملاق رگ الکحل زده

مکحل ساختند و معنی و کذالک نولی بعض الظالمین

بعضا بر او معاین گردید۔

در بیان جلوس شاهرخ میرزا در خراسان بتائید مالک الملک مطلق الآن

حَصْحَصَ الْحَقُّ

ظاہر شد

بنجو یکہ سبق ذکر یافت وَقَدْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ

قَبْلُ بعد از آنکہ اولاد خاقان مغفور را از بیوفائی

اِخوان خَوّان و اعوان عوّان با صلات اَصلات

قُطْع قطع رشتۂ حیات شدہ آن شَمْل مشمول مُشمَل

جفا گشتند و از طپانچہ دَولت دُولت دُولت

دَولت نادری را بر چہرہ عارض شد علی شاہ شاہزادہ

پاک گوہر شاہرخ میرزا را در ارک مشہد مقدس

چون گوہر در کنج گنج مختفی و خبر قتل او را منتشر گردانید

عُوان — سرکش از عوان و قاموس

مُشمَل — شمشیر خورد

دَول — غبار

وَقَدْ هَذَّبَتْهُ النَّائِبَاتُ وَاِنَّمَا

و بدرستیکہ اصلاح او کرد واقعات و حوادث و جز این نیست

صَفَا الذَّهَبُ الْاِبْرِيْزُ قَبْلَهُ بِالسَّبْكِ

کہ صفائے زر خالص قبل او بگداختن است

اَمَا فِيْ نَبِيِّ اللّٰهِ يُوْسُفَ اُسْوَةٌ

آیا نیست نسبت نبی اللہ حضرت یوسف پیشوا

بِمِثْلِهِ مَحْبُوْسًا عَلَى الظُّلْمِ وَالْاِفْكِ

مثل او محبوس بودن بوجہ جور و دروغ

اَقَامَ جَمِيْلَ الصَّبْرِ فِي السِّجْنِ بُرْهَةً

پیش آورد بہترین صبر در زندان مدتے

فَاَفْضٰى لَهُ الصَّبْرُ الْجَمِيْلُ اِلَى الْمُلْكِ

یوسف قائم کرد — اضافت صفت بموصوف — یک مدت

رسانید (کشید) — یوسف را — صبر خوب از فاعل — بطرف سلطنت

چون بنفور دولت نفیر حسرت از جان علی شاہ

زمین — فریاد

برآمدہ نوبت شوکت در فراز بانام نام ابراہیم خان

نقارہ — بلندی

بلند آوا گشت خوانین و رؤسا ایلات و عموم

آواز — سرداران — جماعات مردم

جویاو تفقد کننده — آشیانهٔ مرغ سنگخواره — چوچه

اہالی خراسان متفحص مفحص جلالت گشته آن فرخ

مبارک — رخ — غالب — صفت دیگر — جمع سجیل خصلت

فرخ رخ فرخاد بخت ہمائی سعادت راکه سجایل

جمع سجیه خصلت — شاهرخ

سخا از سجایای خجسته اش ظاهر بود ان آشیان

محل شاہی — چوبرجی مشهور — فاعل

ارک بر گرفته هر چند شاهزاده از قبول سلطنت

انکار و ناشناسی — عار داشتن — خالص — دل

استنکار و استنکاف و عن صمیم القلب از

سبب — پافشاری — رؤسا

قلب اعتذارات استیکاف کرد ایشان در

غلبه — روضهٔ امام رضا — پیمان

مبالغه مغالبه نموده در آستانهٔ مقدسه بعهد و

سوگند — دست راست — پیروی — بیعت

یمین یمین متابعت و مبایعت در دادند شاهزاده

ناچار متقلد امر سلطنت گشته در هشتم شهر شوال

سنهٔ احدی و ستین و مائة بعد الالف

۱۱۶۱ھ

در ارض میمنت مألوف بر اورنگ سلطنت

زمین — مبارکی — مشهد مقدس — تخت

موروثی جلوس و دلها را به نشاط و انبساط

نمود

مألوس نمود وجود مظهرش مظهر آیات و ما

شاهرخ — نشانیها — و

جعله الله الا بشری آمد و هاتف رحمت

نگردانید او را الله مگر — شاهزاده — بشارت — شد — قائل

بدلهای پژمرده مژده رسان لکل عسر یسرا

افسرده و — مظلوم — برای هر تنگی آسانی است

پادشاهیش جبیره جروح جبر سلف شد و

شاهرخ — پٹی — جمع جرح زخم — ظلم — گذشته

از دولتش اضداد مختلف مؤتلف از هبوب

مرجع شاهرخ — موافق — صفت — جمع کرده شده — وزیدن

نسیم الطافش النجم و الشجر یسجدان و

شاهرخ — درخت بےساق و باساق هر دو سجده میکنند

مجلس شورای اسلامی

در دار الضرب ضروب احسانش الشمس
مہر و زر ۱۲

یکساں ۱۲ اقسام جمع ضرب ۱۲ شاہرخ ۱۲ ابن حوب نوشتہ ۱۲
والقمر عسجدان باآنکہ بیاض عارض کافور
ماہ و نقود ۱۲

صفت ۱۲ رخسار ۱۲ سپیدی ۱۲ در زرسکہ ۱۲
گونش از سواد خط مشکین مخطط نگشتہ بود
مسیح

شاہرخ ۱۲ سیاہی ۱۲ ریش ۱۲ باخط ۱۲
برائی اصلاح ریش دلہا حاوی محاسن
ایہام ریش ۱۲ ... نیک ہائے ۱۲
زخم دلہا و ڈاڑھی ۱۲ جمع کنندہ ۱۲ جمع حسن ۱۲

شمیم آمد و تاریخ جلوس مرغوبش
بمعنی مبارک ۱۲
مبارک صفت ۱۲
جمع شیمہ خو ۱۲

سلطان اعظم است ؛
سنہ ۱۱۶۱ھ
شاہرخ ۱۲
(ہیچمدان شادان نقوی بخاری بلگرامی)

تمت بالخیر

نوٹ:۔ شرح مرد خمیس و ترجمہ مقامات حمیدی مصنفہ حقیر شیخ مبارک علی صاحب سے ملتے ہیں ۱۲ شادان

مطبوعات دوکان شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

نام کتاب	مضمون	قیمت	نام کتاب	مضمون	قیمت
پیام مشرق (اقبال)	جواب دیوان المانوی گوئٹے فارسی مجلد	ے	مقالات فارسی ۲۳ مقالات	جو اکثر امتحان میں آ چکے ہیں	۴؍
اسرار و رموز "	خودی خودداری کے سبق پڑھے ہیں "	عیا؍	عروض سیفی فارسی	بہترین کتاب شامل امتحان منشی	۴؍
طلوع اسلام "	نظم جو حیات اسلام کے اہم پہلو [illegible]	۴؍	بحر العروض اردو عروض	بہترین کتاب شامل امتحان منشی [illegible]	۶؍
فریاد امت "	مشہور و مقبول نظم	۳	المامون	مامون رشید کے حالات زندگی	۱؍
نالۂ یتیم "	" "	۲	الفاروق	سوانح عمری حضرت عمرؓ	۴؍
چپ کی داد (مولانا حالی)	" "	۲	غزلیات نظیری	شامل امتحان منشی فاضل ایم اے فارسی	عـ؍
شکوۂ ہند "	" "	۲	رباعیات ابو سعید ابو الخیر	" "	عہ
مسدس حالی "	" "	۸؍	ترجمہ رباعیات ابو سعید ابو الخیر	" "	۱۲؍
زہر عشق (شوق لکھنوی)	" "	۴؍	مخزن اسرار نظامی	" "	۱۰؍
لمعات (روح گیاوی)	اخلاقی نظموں کا مجموعہ	۶	مقامات حمیدی	شامل امتحان منشی فاضل ایم اے اول	۱؍
مرو خسیس (از مرزا جعفر)	فارسی ڈرامہ	۱۲	ترجمہ مقامات حمیدی	" "	۱؍
حکیم نباتات "	"	۴؍	حدائق البلاغت	" "	۱۲؍
یوسف شاہ سراج (پرنسپل شرر)	ناول جدید فارسی مع ترجمہ انگریزی	عہ	البلاغۃ طبع ثانی ترجمہ حدائق	حدائق البلاغت کا نہایت مقبول اردو خلاصہ	۸؍
سرگذشت الفاظ (مولوی احمد دین)	مترادف اصطلاحات الفاظ پر محققانہ بحث	عـ؍	جہانکشائے نادری	شامل امتحان منشی فاضل	عـ؍
رباعیات سحابی (سحابی)	جدید بی اے کورس فارسی کا ایک حصہ	۸؍	ترجمہ ابوالفضل دفتر اول	" "	عہ
انتخاب مخزن حصہ دوم	مخزن کی دوسری نو جلدوں کا انتخاب	عہ	دفتر اول و سوم	" "	۱؍
" سوم	مجموعہ مضامین شیخ عبدالقادر صاحب	عـ؍	قصائد قاآنی الف ب	" "	عہ
دیوان میر درد	شامل امتحان آنرز اردو پنجاب یونیورسٹی	۸؍	عقد اللآلی	شرح اخلاق جلالی	عہ
قصائد ذوق (ذوق)	" " "	۶	حل لطیف	خلاصہ شعر العجم ۲	۸؍
نقش بدیع (ڈاکٹر حاجی حسین عنبر)	جدید لغات و محاورات پارسی کا گرانقدر ذخیرہ مجلد	عہ	خلاصہ شعر العجم ۳ (قیمت [illegible]) الا ایجاز خلاصہ شعر العجم ۵		۴؍
مطالب الغالب مکمل (مولانا سہا)	دیوان غالب کی بہترین شرح مجلد ... بلا جلد ...	ے	یادگار غالب (غالب کی زندگی کے حالات اور ان کے کلام پر محققانہ تبصرہ)		ے
اردوئے معلٰی مرزا غالب	کے تمام رقعات کا مجموعہ قیمت مجلد [illegible]	[illegible]	سرمایہ زبان اردو (قیمت [illegible]) نجم الاشتاک [illegible]		[illegible]
درۂ نادرہ [illegible]	[illegible] بلگرامی	[illegible]	رباعیات عمر خیام (قیمت [illegible]) اخلاق ناصری عا اخلاق جلالی		[illegible]

تذکرہ دولت شاہ [illegible]